﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد22 | جمعۃالمبارک 04 ستمبر 2015ء | 19/ذوالقعدہ 1436 ہجری قمری ❁ 04/تبوک 1394 ہجری شمسی | شمارہ36

ذکرِ الٰہی۔شیطان سے حفاظت کا مضبوط قلعہ

حضرت حارث الاشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ کو یاد کرو اور ذکر الٰہی کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتے رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک نہایت مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا۔اسی طرح بندہ شیطان سے بچ نہیں سکتا مگر اللہ کی یاد کے سہارے۔

(جامع ترمذی کتاب الامثال باب مثل الصلوٰۃ حدیث نمبر:2790)

21،22اور23اگست2015ءکو جماعت احمدیہ برطانیہ کے49ویں جلسہ سالانہ کا اپنی تمام ترعظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں نہایت شاندار، کامیاب اور بابرکت انعقاد

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت۔ معرکۃ الآراء، زندگی بخش، روح پرور اور بصیرت افروز خطابات

96ممالک سے مختلف رنگ ونسل اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے35ہزار478عُشّاقانِ خلافت کی جلسہ میں شمولیت

دعاؤں، ذکرِ الٰہی، شکرِ خداوندی اور اسلامی اخوّت ومحبت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل عظیم الشان، دلکش اور انتہائی متأثر کن روحانی ماحول۔مختلف دینی، علمی و تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

جماعتِ احمدیہ انگلستان کے49ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی (آلٹن) کا ایک خوبصورت منظر

اس سال کے دوران جماعت احمدیہ کا ایک نئے ملک Puerto Rico میں قیام۔اس طرح اب تک دنیا کے207ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔

گزشتہ ایک سال میں دنیا بھر میں 5 لاکھ 67ہزار330افراد کی سلسلہ احمدیہ میں شمولیت۔’عالمی بیعت‘ کی نہایت اثرانگیز اور مبارک تقریب

مختلف ممالک سے آئے ہوئے وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، سفارتکاروں، سول سروس سے تعلق رکھنے والے افسران، اخباری نمائندگان اور دیگر ممتاز سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات کی جلسہ میں شمولیت۔معزز مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت انسانیت، ملکی تعمیر وترقی میں بھرپور شرکت اور فلاحی ورفاہی کاموں کے ساتھ ساتھ اسلام کی حقیقی اور پرامن تعلیم کے فروغ پر خراج تحسین۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کے پروگرامز کی براہِ راست تشہیر۔

(حدیقۃ المہدی، آلٹن ہمپشائر، انگلستان: نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کو مؤرخہ 21/تا23اگست2015ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار اپنے 49ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کے کامیاب اور نہایت بابرکت انعقاد کی توفیق ملی۔الحمدللہ۔

محض دینی اغراض کی خاطر منعقد کیے جانے والا انگلستان میں اپنی نوعیت کا یہ سب سے بڑا جلسہ اپنی تمام تر عظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ ذکر الٰہی ، دعاؤں، اسلامی اخوت ومحبت اور خدا تعالیٰ کے حضور اظہارِ تشکّر کے رُوح پرور ماحول میں ’حدیقۃ المہدی‘ (آلٹن ہمپشائر) کے خوبصورت اور وسیع وعریض علاقہ میں بخیروخوبی منعقد ہوا۔

208/ایکڑ رقبہ پر محیط انگلستان کی کاؤنٹی ’Hampshire‘ کے قصبہ آلٹن کے علاقہ میں واقع

باقی صفحہ نمبر 14پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

میسیڈونیا، بوزنیا، کوسووو اور مانٹینیگرو سے آنے والے مہمانوں کے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے الگ الگ ملاقاتیں۔ ملاقات کے دوران مہمانوں کے سوالات کے بصیرت افروز جوابات۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت اور حضور سے ملاقات کے بعد مہمانوں کے دلچسپ اور روح پرور تأثرات۔ احمدیوں کے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے اخلاص اور محبت و فدائیت کے نہایت خوبصورت اور قابل تقلید اظہار۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

08/جون 2015ء بروز سوموار

(حصہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ان رپورٹس اور خطوط پر اپنے دستِ مبارک سے ہدایات رقم فرمائیں۔

آج مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ دس بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں ملک میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفد کے ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

میسیڈونیا کے وفد کی ملاقات

میسیڈونیا سے 62 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے آیا تھا۔ اس وفد میں 14 عیسائی دوست، 27 غیر احمدی مسلمان اور 21 احمدی احباب شامل تھے۔ حضور انور نے ان مہمانوں کا حال دریافت فرمایا۔

❁...... **حضور انور نے ازراہ شفقت مہمانوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کے جلسہ کے بارہ میں تأثرات کیا ہیں؟**

اس پر ایک مہمان (جو ٹیلیویژن کے صحافی ہیں) نے عرض کیا کہ وہ میسیڈونیا کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔

موصوف نے جلسہ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ جو محبت، بھائی چارہ اور رواداری میں نے آپ کی جماعت میں دیکھی ہے وہ اور کہیں نظر نہیں آتی۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت عمدہ تھے اور ہر کام خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔

❁...... **موصوف جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مشرق وسطیٰ سے، شام سے، پاکستان اور افغانستان کے ممالک سے کئی ہزار مہاجرین یونان اور میسیڈونیا کے ممالک میں پہنچتے ہیں اور پھر یہاں سے ہوتے ہوئے آگے یورپ کے ممالک میں پہنچتے ہیں۔ تو کیا جو یہاں کے پارلیمنٹ ممبرز ہیں وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ یہاں پر آجائیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارے ممبران بھی پہنچتے ہیں۔ جو مختلف ہیومن رائٹس کی آرگنائزیشن ہیں ان سے ہم رابطے کرتے ہیں اور اپنے ممبران کے لئے اپروچ (approach) کرتے رہتے ہیں۔ ان آرگنائزیشنز کو سب کی مدد کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے پاس حکومت تو نہیں ہے۔ بعض حکومتی لیڈروں کو ہم اخلاقی طور پر توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ کسی پلیٹ فارم پر جا کر ان کے حقوق کے لئے لڑیں۔ ایسا پلیٹ فارم ہمارے پاس نہیں ہے۔

❁...... **اسی جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور نے اپنے کل کے ایڈریس میں بتایا تھا کہ یورپ میں رہنے والے نوجوانوں کو یورپ کے کلچر میں مدغم نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے حضور کی کیا مراد ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے کہا تھا کہ ہم نے ان سب کو اعلیٰ اسلامی اقدار کی طرف لانا ہے۔ اس لئے ہم کو ایسی حالتیں پیدا کرنی چاہئیں تا کہ دنیا کو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو۔ ہم نے دنیا کو بھی اور غیروں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم کے بارہ میں بتانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں اس سے پہلے انٹیگریشن کے لئے کہتا رہتا ہوں۔ جس ملک میں جا کر رہنا ہے وہاں آباد ہونا ہے اور شہریت اختیار کرنی ہے تو پھر ضروری ہے کہ وہ اس ملک کی خدمت کرے۔ وہ اس ملک کا فرد ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ وفا کے ساتھ اس ملک کی ترقی کے لئے کوشش کرے۔

❁...... **ایک مہمان نے سوال کیا کہ احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** احمدی مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل مسیح و مہدی کے آنے کی جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب وہ آئے تو اسے قبول کرنا اور اسے میرا سلام پہنچانا خواہ تمہیں برف کی سلوں پر سے گزر کر جانا پڑے۔ چنانچہ پیشگوئی کے مطابق وہ مسیح و مہدی مبعوث ہوئے اور ہم نے ان کو قبول کیا۔

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں ہیں۔ آسمان سے کسی نے نہیں آنا تھا بلکہ مسلمانوں میں ہی کسی شخص نے مسیحؑ کی صفات کے ساتھ کھڑا ہونا تھا۔ آپ کا مثیل بن کر آنا تھا اور جس مسیحؑ نے آنا تھا اُس نے مہدیؑ بھی ہونا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہیں۔ پھر قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح و مہدی کے آنے کی علامات اور نشانیاں بھی بتائیں۔ جن میں سورج اور چاند کو گرہن لگنے کا بھی نشان تھا اور اسی طرح دوسری بہت سی نشانیاں تھیں۔ یہ سب پوری ہوتی دیکھیں تو ہم نے اس مسیح و مہدی کو مان لیا۔ جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ ابھی مسیح نہیں آیا اس نے آسمان سے نازل ہونا ہے۔ وہ مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ وہ آچکا ہے اور اس کے آنے کے ساتھ وہ سارے نشانات اور علامات پوری ہوئیں جو اس کے آنے کے ساتھ وابستہ تھیں اور اس کی صداقت کے لئے بطور گواہ تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں۔ قرآن کریم آخری کتاب ہے۔ قرآن کریم کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں ہے۔ آنے والے مسیح اور مہدیؑ نے قرآن کریم کے حکموں اور قرآن کریم کی تعلیمات کو ہی آگے چلانا ہے اور قرآن کریم کی شریعت پر ہی عمل کرنا ہے اور کروانا ہے۔

❁...... **ایک مہمان نے عرض کیا** کہ میں جلسہ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ مجھے امید نہیں تھی کہ اتنے وسیع پیمانہ پر انتظام ہوگا۔ سارے انتظام بہت اعلیٰ تھے۔ جب بھی ہمیں کسی چیز کی ضرورت پڑی فوری مہیا کی گئی۔ ہم یہاں تین دن رہے۔ میں آپ کے سسٹم کو دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں۔ آپ کا سارا انتظام ہی حیرت انگیز ہے۔

بعدازاں موصوف نے سوال کیا کہ جماعت کی تعداد زیادہ کہاں ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا پاکستان میں زیادہ ہے۔ اسی طرح افریقہ کے ممالک میں بڑی تعداد ہے۔ غانا میں لاکھوں میں احمدی ہیں۔ خدا تعالیٰ جس کو توفیق دیتا ہے وہ قبول کرتا ہے۔ ہم ہر جگہ پیغام پہنچا رہے ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سب کے دل کھولے اور لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح اور مہدی کو قبول کریں۔

❁...... **ایک مہمان نے سوال کیا کہ مسلمان ممالک میں جماعت کا سنٹر، کوئی مرکز کیوں نہیں ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدیؑ کے آنے کی خبر دی تو آپؐ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ عربوں میں سے ہوگا۔ جب آپؐ نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُم لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِم کی آیت پڑھی تو ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ تو حضرت سلمان فارسی غیر عرب تھے۔ اس میں یہ پیشگوئی بھی تھی کہ آنے والا مسیح و مہدی عربوں میں سے نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے عربوں کو جو خلافت کی نعمت عطا کی تھی ان کے اعمال کی وجہ سے یہ نعمت ان سے چھِن گئی۔ عربوں نے اس نعمت کو ضائع کر دیا اس لئے خدا تعالیٰ نے باہر کی قوم سے آنے والے مہدیؑ کو بھیجا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ممالک اس آنے والے مہدی کو قبول نہیں کرتے اور ہم احمدیوں کو غلط کہتے ہیں۔ ہم سے اس معاملہ میں بحث نہیں کرتے، بات نہیں کرتے بلکہ اپنے علماء کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ ان کے مولویوں نے قرآن کریم کی آیات اور امام مہدی کے آنے کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی جو تشریح کی ہوئی ہے اسی پر چلتے ہیں۔ پاکستان اور پھر انڈونیشیا یہ مسلمان ممالک ہیں یہاں لاکھوں میں احمدیوں کی تعداد ہے۔ انڈونیشیا میں ایک بڑی تعداد ہے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ الٰہی جماعتیں پیغام پہنچاتی رہتی ہیں اور بڑھتی رہتی ہیں۔ ہمارا ایک عربی چینل MTA3 ہے۔ سارے پروگرام عربی زبان میں نشر ہوتے ہیں۔ ہر سال عرب ممالک سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 364

مکرمہ سارہ عبدالستار احمد صاحبہ(1)

قسط گزشتہ میں ہم نے مکرم عبد الستار احمد العامری صاحب آف عراق کے احمدیت کی طرف سفر کا احوال بیان کیا تھا۔مکرمہ سارہ عبدالستار صاحبہ ان کی بیٹی ہیں۔ اپنے والد صاحب کی طرح ان کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان بھی نہایت ایمان افروز ہے۔وہ لکھتی ہیں کہ:

عقیدہ اور عمل کا اختلاف

مَیں شیعہ خاندان میں پلی بڑھی۔نوجوانی کی عمر کو پہنچتے پہنچتے میں نے نہ صرف شیعہ مسلک اور اہل سنّت کی بہت سی کتب کا مطالعہ کرلیا تھا بلکہ دونوں فرقوں کے دینی چینلز کے پروگرام بھی دیکھتی رہتی تھی۔

شیعہ حضرات کسی بھی موضوع پر بولتے تو ان کی ہر بات بالآخر مقتلِ حسینؓ سے جوڑ دی جاتی۔ پھر سارا موضوع ہی اسی محور کے گرد گھومنے لگتا اور ہر روایت کا یہ مفہوم اور یہی مقصد بیان کیا جاتا۔ان کے لیکچرز اسلام کی اس روح اور اخلاقی تعلیم سے تقریبًا خالی تھے جس پر حضرت حسینؓ اور اہل بیت ساری زندگی قائم رہے۔ بہرحال میں نے تو کبھی کسی لیکچر میں یہ نہ سنا کہ روحانی ارتقاء کے یہ طریق اور اخلاقی رفعتوں کی یہ راہیں ہیں اور خدا تک پہنچنے کے یہ راستے ہیں۔

جہاں تک اہل سنّت کا تعلق ہے تو وہ اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات کا بہت تذکرہ کرتے اور صحابہ کی مثالیں بیان کرکے ان اخلاق کو اپنانے کی بشدّت تلقین کرتے۔ان کے بیان میں ایک جذب ہوتا کیونکہ وہ قرآنی تعلیمات بیان کرتے اور ان تعلیمات کے حسین نمونے پر مشتمل واقعات بیان کرتے۔ان کا یہ فعل انہیں اسلام کے حقیقی متبعین کی شکل میں ہمارے سامنے پیش کرتا تھا۔لیکن میں جب بھی اس بارہ میں سوچتی تو ایک جگہ پہنچ کر اٹک کے رہ جاتی اور خود سے سوال کرتی کہ اگر یہ تصور درست ہے تو پھر اہل سنّت کے سلفی اور وہابی فرقے اس تعلیم پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ وہ ایسے اخلاق کیوں نہیں دکھاتے؟! اگر وہ ایسا کریں تو اسلام کو پھیلنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ پھر ان کے پُرتشدد اعمال وافعال ہمارے سامنے ہیں کہ کیسے وہ ان اسلامی تعلیمات کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے اسلام کی حسین پیشانی پر جبر واکراہ اور کشت وخون کے داغ لگا رہے ہیں۔تعلیم تو ٹھیک ہے لیکن ان کا عمل ثابت کررہا ہے کہ یہ اسلام کے سچے نمائندے نہیں ہیں۔اس کے بعد اگلا سوال یہ تھا کہ پھر سچے نمائندے کہاں ہیں اور کون ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اسلام کو بے یارومددگار کے چھوڑ دیا ہے؟ کیا یہی وہ تعلیم ہے جس کی حفاظت کے لئے حضرت امام حسینؓ نے جان قربان کردی؟ میں جب بھی غور کرتی تو میرے ذہن میں ایسے بے شمار سوال جنم لیتے۔

گو ہم صوفی ازم کے پیروکار تھے لیکن ہمارے ذہنوں میں اپنے عقائد وافکار کے بارہ میں بھی یہی خیال آتا تھا کہ کہیں کوئی کمی یا خرابی ہے جس کی ہمیں سمجھ نہیں آرہی۔

امام مہدی اور قرآن کریم کی باطنی تفسیر

جب میں قرآن کریم میں پڑھتی کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے،لطیف وودود ہے،اپنے بندوں سے ماں سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے۔ پھر جہنم کے عذاب کے بارہ میں پڑھتی تو یہی کہتی کہ اللہ تعالیٰ ایسا ظالم نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنے بندے کو اس کی چند غلطیوں کی سزا دینے کی خاطر اس کے لئے سالہاسال سے آگ کا رُسواکن عذاب تیار کررہا ہو۔

میں نے مُحی الدین ابن عربی کی تفسیرِ سورت فاتحہ پڑھی جس میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ ہم تو قرآن کریم کی ایک ظاہری تفسیر ہی کررہے ہیں لیکن جب امام مہدی آئیں گے تو وہ قرآن کریم کی باطنی تفسیر کریں گے۔اسے پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ قرآن کریم ایسے اسرار اور معارف سے پُر ہے جن تک سرسری نظر سے رسائی ممکن نہیں ہے۔لیکن ان عمیق مفاہیم تک کیسے پہنچا جائے؟ محی الدین ابن عربی کی رائے کے مطابق اس کے لئے ہمیں امام مہدی کا انتظار کرنا ہوگا۔

ہم ظہورِ امام مہدی کے بارہ میں ایک لبنانی محقق شیخ علی الکورانی کی تحقیق، کتب اور پروگرامز کی بنا پر ان سے خاصے متاثر تھے کیونکہ ہم بہت بے صبری سے ظہور امام مہدی کا انتظار کررہے تھے۔ بالآخر میرے والد صاحب کا جماعت سے تعارف ہوا اور انہوں نے بیعت کرلی اور ہم نے بھی تحقیق کے بعد اس جماعت کو سچا پایا اور خود کو اس میں شامل سمجھنے لگ گئے۔

کتب امام مہدیؑ اور تفسیرِ حقائق

اس کے بعد جب میں نے سورت فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’کرامات الصادقین‘‘ پڑھی تو اس میں مذکور اعلیٰ درجے کے روحانی معارف کو پڑھ کر مجھے شیخ محی الدین ابن عربی کی بات یاد آگئی کہ جب امام مہدی آئے گا تو قرآن کریم کی باطنی تفسیر بیان کرے گا۔یعنی اس کے عمیق در عمیق مضامین نکال کر دنیا کے سامنے رکھے گا۔اور’’کرامات الصادقین‘‘ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اس تفسیر کو پڑھ کر میرے دل میں قرآن کی عظمت اور محبت بہت بڑھ گئی۔نیز دیگر کتب کے مطالعہ کے بعد مجھے پتہ چلا کہ دراصل آگ کے عذاب کی حقیقت یہ ہے کہ گناہگار اس دنیا میں ندامت اور حسرت کی آگ میں جلتا رہتا ہے۔اسی طرح حقد،حسد، غضب اور دیگر برائیوں کی آگ ہے جو آخرت میں انسان کے لئے نارِ جہنم بن جائے گی۔اور یہ کہ نیکی، تقویٰ واخلاقِ حسنہ پر کاربند ہو کر انسان اس دنیا میں ہی اس جنت کے مزے لے سکتا ہے جو آخرت میں دائمی نعماء کی صورت میں اسے ملے گی۔

قبول احمدیت کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ساری دعائیں قبول کرکے ہمیں امام مہدی کو قبول کرنے اور عظیم روحانی مفاہیم اور حقیقی عقائد سے آگاہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

والد صاحب کا ایمانی جوش

ٹی وی پر احمدیوں کو دیکھنے اور ان کے اخلاق سے بے حد متاثر ہونے کے بعد 2011ء میں میرے والد صاحب کے دل میں احمدیوں سے ملنے کی غیر معمولی تمنا پیدا ہوئی۔ والد صاحب کہتے تھے کہ اگرچہ ہمارے ملک کے حالات کے پیش نظر سفر کرنا نہایت مشکل اور خطرات سے پُر ہے لیکن امام مہدی پر ایمان کے بعد اس کی جماعت سے ملنے کے لئے خواہ مجھے اپنا ملک بھی چھوڑنا پڑے تو میں چھوڑ دوں گا۔اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے وہ جس ملک کا سفر اختیار کرسکتے تھے اور جہاں پر احمدیوں کی ایک اچھی خاصی تعداد بھی موجود تھی وہ سیریا تھا۔ چنانچہ وہ وفور شوق سے بغیر کسی تیاری کے ہی نکل کھڑے ہوئے۔ان کا خیال تھا کہ سیریا جاکر وہ احمدیت کا نام لیں گے اور لوگ انہیں احمدیوں کے گھروں تک پہنچا دیں گے۔لیکن ایسا نہ ہوُا اور کئی روز تک وہاں بازاروں اور گلیوں کے چکر لگانے کے بعد انہوں نے مجھے فون کیا۔ چونکہ ہمیں نظام جماعت کا علم نہ تھا، نہ ہی اس بات کا اِدراک تھا کہ مرکز میں فون کرنے سے اس ملاقات کا بہت اچھے طریق پر انتظام ہوسکتا تھا۔بہرحال میں نے انٹرنیٹ پر سیرین احمدیوں کی تلاش شروع کی تو مجھے ایسے محسوس ہوُا جیسے میں کسی بڑے سے ڈھیر میں سے ایک سوئی تلاش کررہی ہوں۔ پریشانی کے عالم میں مجھے یاد آیا کہ میں نے ایم ٹی اے دیکھنے کے دوران رابطہ کے لئے سکرین پر دکھائے جانے والے فون نمبرز لکھ لئے تھے۔ یہ یاد آتے ہی میں نے فون نمبرز نکالے اور فون ملا دیا۔

آگے سے کسی نے انگلش میں جواب دیا تو میں نے اپنا تعارف کرواکے کہا کہ اگر کوئی عربی بولنے والا یہاں پر موجود ہے تو میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔اس نے کہا کہ آپ انتظار کریں میں کسی کو بلاتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد ایک شخص نے جلدی سے آکر فون اٹھایا اور بولا: میرا نام منیر عودہ ہے، بتائیے میں آپ کی کیا مدد کرسکتا ہوں۔

چھوٹی سی بات کا بہت گہرا اثر

کوئی کہہ سکتا ہے کہ مجھے کیسے پتہ چلا کہ منیر عودہ صاحب نے جلدی سے آکر فون اٹھایا؟ دراصل پہلا شخص فون رکھ کر گیا تو اس کے قدموں کی آواز بھی فون کے ذریعہ سنی جارہی تھی وہ تقریبًا بھاگتے ہوئے گیا اور جب منیر عودہ صاحب تشریف لائے تو ان کے قدموں کی چاپ سے بھی واضح طور پر محسوس ہورہا تھا کہ وہ بہت تیزی کے ساتھ آئے۔ یہ بات بظاہر بہت معمولی معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا اور میں نے کہا کہ یہ لوگ مجھے جانتے بھی نہیں پھر بھی یہ خیال مدّنظر ہے کہ فون کرنے والے کو انتظار نہ کرنا پڑے اور جس قدر جلدی ہوسکتا ہے اس کو جواب دیا جائے۔

سیرین احمدیوں سے رابطہ

بہر حال میں نے منیر عودہ صاحب کو اپنے والد صاحب کے بارہ میں بتایا اور سیریا میں جماعت سے رابطہ کے لئے درخواست کی۔ایک دو روز کی فون کالز کے بعد بالآخر والد صاحب کی واپسی سے ایک روز قبل یہ رابطہ ہوگیا اور سیریا سے عبد القادر عودہ نامی ایک شخص والد صاحب سے مل کر انہیں مرکزِ جماعت لے گئے۔ وہاں انہوں نے اور ابو احمد نامی ایک اور احمدی نے میرے والد صاحب سے کہا کہ اپنی بچیوں سے فون کرکے کہو کہ وہ ہماری بیٹیوں کے ساتھ فون پر بات کریں تا یہ محبت اور الفت کا تعلق مزید پکا ہوجائے۔ چنانچہ عبد القادر صاحب کی بیٹی کے ساتھ میرا رابطہ ہوا جو محبت کے ایسے مضبوط تعلق میں بدل گیا کہ ہم ابھی تک آپس میں مسلسل رابطہ میں ہیں۔

والد صاحب ایک دن کی ملاقات کے بعد واپس آگئے اور ان کی باتوں سے ہمارے دل بھی امام مہدی علیہ السلام پر گہرے ایمان اور آپ کی جماعت کے ساتھ الفت ومحبت کے جذبات سے معمور ہوگئے۔

میرا سفرِ شام

ان جذبات سے مجبور ہوکر میں نے والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بھی اپنے احمدی بھائیوں سے ملانے کے لئے لے جائیں۔ چنانچہ محض چند ماہ کے بعد ہی جولائی 2011ء میں والد صاحب نے دوبارہ شام کا سفر اختیار کیا اور اس بار مجھے بھی ساتھ لے گئے۔جس روز ہم وہاں پہنچے وہ جلسہ سالانہ برطانیہ کا آخری دن تھا اور عالمی بیعت ہورہی تھی۔ میں وہاں پر ایسے احمدی بھائیوں اور بہنوں سے ملی جن کے اخلاص، محبت، قوتِ ایمان اور خلافت سے ان کی محبت کو مَیں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتی۔ گو مَیں خود کو 2010ء سے ہی احمدی سمجھتی تھی لیکن ابھی بیعت فارم پُر نہ کیا تھا۔سیرین احمدیوں سے مل کر ایمان کی لذّت نصیب ہوئی اور مجھ سے رہا نہ گیا لہٰذا میں نے یہیں پر ہی بیعت فارم پُر کردیا۔اگلے روز ہم واپس آگئے۔ اور جب گھر والوں کو اس ایمان افروز سفر کی داستان سنائی تو وہ بھی روحانی طور پر بہت محظوظ ہوئے۔

استجابت دعا اور سکالرشپ

2012ء میں مجھے کیمسٹری میں ایم اے کرنے کے لئے بغداد سے دُور ’’تکریک،، نامی شہر میں داخلہ مل گیا۔ اہل تکریک بغداد سے بہت مختلف ہیں۔ یہ دوسروں کی رائے کا احترام کرنے والے اور زیادہ مؤدب ہیں۔میں نے یہاں پر اپنی کلاس فیلوز میں تبلیغ کی اور کئی ایک نے اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا اور دینی اختلاف کے باوجود عزت واحترام کا تعلق قائم رہا۔جبکہ اہل بغداد کی طرف سے ایسا سلوک دیکھنے کو نہ ملا۔

یہاں تعلیم حاصل کرنے کے دوران دوسرے سال میں اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک جانے کا معاملہ بھی زیرِ غور آیا۔کسی یورپین ملک میں اعلیٰ تعلیم کا حصول میرا خواب تھا اور جب احمدیت قبول کی تو حضور انور کے لندن میں قیام کی وجہ سے یوکے میں تعلیم کی غرض سے جانے کی خواہش بہت بڑھ گئی اور میں نے اس کے لئے بھرپور کوشش شروع کردی۔اور خدا جانتا ہے کہ اس سے میری اصل غرض یہی تھی کہ خلیفہ ٔوقت سے ملاقات ہوجائے۔ میں نے اس خواہش کی تکمیل کے لئے دن رات دعائیں شروع کردیں نیز اپنے اندر ان تبدیلیوں کی بھی کوششیں تیز کردیں جو حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔لوگوں نے بارہا مجھے کہا کہ تم محض اپنا وقت ضائع کررہی ہو کیونکہ موجودہ حالات میں اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک جانا کسی خواب سے کم نہیں۔ میں نے ضروری کاغذات مکمل کرکے پیش کردئے اور محض چند دنوں کے بعد ہی میری نگران پروفیسر صاحبہ نے اطلاع دی کہ تمہاری درخواست قبول ہوگئی ہے اور یوکے میں ہی تمہیں اعلیٰ تعلیم کے لئے سکالرشپ مل گیا ہے۔

یہ بات سب کے لئے کسی حیرت سے کم نہ تھی۔ کیونکہ اوّل تو ایسا ہونا بہت مشکل تھا، پھر اتنی کم مدت میں ایسا ہونا اور بھی مشکل تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بغیر کسی سفارش وغیرہ کے ایسا ہوجانا تقریبًا ناممکن تھا۔

(باقی آئندہ)

خلافتِ حقّہ

سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیا و آخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

نصیر احمد قمر

قسط نمبر 15

قرآن مجید کی اعجازی خوبیاں اور معجزانہ تاثیرات

قرآنِ مجید کی عظیم تاثیرات و برکات روحانیہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد تحریرات و فرمودات میں ذکر فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک انتخاب ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

۞ ...... ’’قرآن شریف معارف و حقائق کا ایک دریا ہے اور پیشگوئیوں کا ایک سمندر ہے۔ اور ممکن نہیں کہ کوئی انسان بجز ذریعہ قرآن شریف کے پورے طور پر خدا تعالیٰ پر یقین لا سکے کیونکہ یہ خاصیت خاص طور پر قرآن شریف میں ہی ہے کہ اُس کی کامل پیروی سے وہ پردے جو خدا میں اور انسان میں حائل ہیں سب دور ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب والا محض قصہ کے طور پر خدا کا نام لیتا ہے مگر قرآن شریف اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلا دیتا ہے اور یقین کا نور انسان کے دل میں داخل کر دیتا ہے اور وہ خدا جو تمام دنیا پر پوشیدہ ہے وہ محض قرآن شریف کے ذریعہ سے دکھائی دیتا ہے‘‘۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 271 تا 272)

۞ ...... ’’خدا کی کتاب اور خدا کے رسول جو دنیا میں آتے ہیں بڑی غرض اُن کی یہی ہوتی ہے جو دُنیا کو پاپ اور گناہ کی زندگی سے چھڑا دیں اور خدا سے پاک تعلقات قائم کریں۔ اُن کی یہ غرض تو نہیں ہوتی کہ دُنیا کے علوم اُن کو سکھاویں اور دُنیا کی ایجادوں سے اُن کو آگاہ کریں۔ غرض ایک عقلمند اور منصف مزاج آدمی کے نزدیک اس بات کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ خدا کی کتاب کا فرض یہی ہے کہ وہ خدا کو ملاوے اور خدا کی ہستی کے بارہ میں یقین کے درجہ تک پہنچا دے اور خدا کی عظمت اور ہیبت دل میں بٹھا کر گناہ کے ارتکاب سے روک دے ورنہ ہم ایسی کتاب کو کیا کریں جو نہ دل کا گند دور کر سکتی ہے اور نہ ایسی پاک اور کامل معرفت بخش سکتی ہے جو گناہ سے نفرت کرنے کا موجب ہو سکے۔ ...... اِس لئے مَیں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے اُس کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دُنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور وہ خدا جو نہایت نہاں در نہاں ہے اُس کی پیروی سے آخر کار اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اُس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اُس کو خبر دیتا ہے...... ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور اُن سب کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی رُوحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دُعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے۔ اور ہر ایک جو اُس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اُس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے...... غرض اس طرح پر خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنے والے کو کھینچتا کھینچتا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے‘‘۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 306 تا 309)

۞ ...... ’’ہمارا اور اُن راستبازوں کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں یہ چشم دید واقعہ اور ذاتی تجربہ ہے کہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی میں جو اخلاص اور صدق قدم سے ہو یہ خاصیت ہے کہ آہستہ آہستہ خدائے واحد لاشریک کی محبت دل میں بیٹھتی جاتی ہے اور کلام الٰہی کی رُوحانی طاقت انسانی رُوح کو ایک نور بخشتی ہے جس سے اُس کی آنکھ کھلتی ہے اور انجام کار عالم ثانی کے عجائبات اس کو دکھائی دیتے ہیں۔ پس اس دن سے اُس کو علم الیقین کے طور پر پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔ اور پھر وہ یقین ترقی کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ علم الیقین سے عین الیقین تک پہنچتا ہے اور پھر عین الیقین سے حق الیقین تک پہنچ جاتا ہے۔

جو شخص قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے پہلے اس کو کوئی تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوتا اور کئی قسم کے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ پھر خدا کی رحمت اس کی دستگیری کرتی ہے اور خارق عادت طریقوں سے اُس کے ایمان کو قوت دی جاتی ہے۔ اور جیسا کہ قرآن شریف میں وعدہ ہے کہ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا یعنی ایمانداروں کو خدا کی طرف سے بشارتیں ملتی رہتی ہیں۔ ایسا ہی وہ بھی اپنی ذات کے متعلق کئی قسم کی بشارتیں پاتا رہتا ہے اور جیسے جیسے بذریعہ اُن بشارتوں کے اُس کا ایمان قوی ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے وہ گناہ سے پرہیز کرتا اور نیکیوں کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اشارت فرمائی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ [فاطر: 33] یعنی ایماندار تین قسم کے ہیں۔ (1) اول وہ جو ظالم ہیں یعنی انواع واقسام کے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور گناہ کا پلّہ اُن کا بھاری ہوتا ہے (2) دوسرے وہ جو میانہ رو ہیں یعنی کچھ تو گناہ کرتے ہیں اور کچھ نیک اعمال۔ اور دونوں حالتوں میں مساوی ہوتے ہیں۔ (3) اور تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں جو عمدہ اخلاق اور عمدہ اعمال میں سبقت لے جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جو صدر اسلام کا وقت تھا اس زمانہ پر ایک وسیع نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نے کیونکر ایمان لانے والوں کو مذکورہ بالا ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیا کیونکہ ایمان لانے والے اپنی ابتدائی حالت میں اکثر ایسے تھے کہ جس حالت کو وہ ساتھ لے کر آئے تھے وہ حالت جنگلی وحشیوں سے بدتر تھی اور درندوں کی طرح اُن کی زندگی تھی اور اس قدر بد اعمال اور بد اخلاق میں وہ مبتلا تھے کہ انسانیت سے باہر ہو چکے تھے اور ایسے بے شعور ہو چکے تھے کہ نہیں سمجھتے تھے کہ ہم بد اعمال ہیں یعنی نیکی اور بدی کی شناخت کی حِس بھی جاتی رہی تھی۔ پس قرآنی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے جو پہلا اثر اُن پر کیا تو وہ یہ تھا کہ اُن کو محسوس ہو گیا کہ ہم پاکیزگی کے جامہ سے بالکل برہنہ اور بد اعمالی کے گند میں گرفتار ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اُن کی پہلی حالت کی نسبت فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ [الاعراف: 180] یعنی یہ لوگ چار پایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت اور فرقان حمید کی دلکش تاثیر سے اُن کو محسوس ہو گیا کہ جس حالت میں ہم نے زندگی بسر کی ہے وہ ایک وحشیانہ زندگی ہے اور سراسر بد اعمالیوں سے ملوث ہے تو انہوں نے رُوح القدس سے قوت پا کر نیک اعمال کی طرف حرکت کی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے حق میں فرماتا ہے وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ [المجادلۃ: 63] یعنی خدا نے ایک پاک رُوح کے ساتھ اُن کی تائید کی۔ وہ وہی غیبی طاقت تھی جو ایمان لانے کے بعد اور کسی قدر صبر کرنے کے بعد انسان کو ملتی ہے۔ پھر وہ لوگ اس طاقت کے حاصل ہونے کے بعد نہ صرف اس درجہ پر رہے کہ اپنے عیبوں اور گناہوں کو محسوس کرتے ہوں اور اُن کی بدبو سے بیزار ہوں بلکہ اب وہ نیکی کی طرف اس قدر قدم اٹھانے لگے کہ صلاحیت کے کمال کو نصف تک طے کر لیا اور کمزوریوں کے مقابل پر نیک اعمال کی بجا آوری میں طاقت بھی پیدا ہو گئی اور اس طرح پر درمیانی حالت اُن کو حاصل ہو گئی۔ اور پھر وہ لوگ رُوح القدس کی طاقت سے بہرہ ور ہو کر اُن مجاہدات میں لگے کہ اپنے پاک اعمال کے ساتھ شیطان پر غالب آ جائیں۔ تب انہوں نے خدا کے راضی کرنے کے لئے اُن مجاہدات کو اختیار کیا جن سے بڑھ کر انسان کے لئے متصور نہیں۔ انہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جانوں کا خس و خاشاک کی طرح بھی قدر نہ کیا آخر وہ قبول کئے گئے اور خدا نے اُن کے دلوں کو گناہ سے بکلّی بیزار کر دیا اور نیکی کی محبت ڈال دی...... ہم اصل مضمون کی طرف رجوع کر کے پھر لکھتے ہیں کہ جس خدا پر ایمان لانے کیلئے قرآن شریف ہمیں حکم کرتا ہے ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ وہ نہایت زبردست اور قادر مطلق اور کامل طاقتوں والا خدا ہے۔ جو شخص اس خدا کی طرف سچے دل سے رجوع کرتا ہے اور وفاداری اور صدق قدم سے اُس کی طرف آتا ہے اُس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ جیسا کہ خدا بے مثل ہے وہ بھی بے مثل ہو جاتا ہے اور آسمانی برکتوں کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں۔ اور جیسا کہ خدا نے آسمان اور زمین میں کئی قسم کی قدرتیں دکھلائی ہیں ایسا ہی اُس کے ہاتھ پر بھی کئی قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں اور خوارق ظہور میں آتے ہیں جو دوسرے انسان اُن پر قادر نہیں ہو سکتے اور آسمانی برکتوں کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں اور مقابلہ کے وقت کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا کیونکہ خدا اُس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اور خدا اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے طرح طرح کے تصرفات زمین پر ظاہر کر سکتا ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے یا خدا کا بیٹا ہے۔ مگر جو شخص قرآن شریف کا پیرو ہو کر محبت اور صدق کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے وہ ظلی طور پر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ یہ سب نتیجہ اس زبردست طاقت اور خاصیت کا ہوتا ہے جو خدا کے کلام قرآن شریف میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ وہ زبردست طاقت اور خاصیت کسی اور کتاب میں نہیں جو کسی قوم کے نزدیک کتاب الہامی سمجھی جاتی ہے شاید اس کا یہ سبب ہو کہ وہ کتابیں بوجہ دور دراز زمانوں کے محرف و مبدّل ہو چکی ہیں یا شاید یہ سبب ہو کہ خدا نے اُس آخری زمانہ میں تفرقہ دُور کرنے کے لئے اور دنیا کے تمام لوگوں کو صرف ایک کتاب پر جمع کرنے کے لئے اُن تمام پہلی کتابوں کی برکتیں مسلوب کر لی ہیں ورنہ اس کا سبب کیا ہے کہ جس طرح قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی سے انسان جماعت اولیاء اللہ میں داخل ہو سکتا ہے اُن کتابوں میں یہ خاصیت پائی نہیں جاتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کتابوں کے پیرو اُن کمالات سے منکر ہیں جو انسان کو قرب کے مکان میں حاصل ہو سکتے ہیں بلکہ وہ کرامات اور خرق عادات پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں مگر ہم اُن پر کوئی ہنسی ٹھٹھا نہیں کرتے ہاں اُن کی محرومی کو دیکھ کر رونا ضرور آتا ہے۔ مَیں اس جگہ کچھ گذشتہ قصوں کو بیان نہیں کرتا بلکہ مَیں وہی باتیں کرتا ہوں جن کا مجھے ذاتی علم ہے۔ میں نے قرآن شریف میں ایک زبردست طاقت پائی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا اُس کو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اُس کو دکھلاتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیا تب اس کا ایمان بلندی میں دُور دُور کے ستاروں سے بھی آگے گذر جاتا ہے۔ چنانچہ میں اس امر میں صاحب مشاہدہ ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور ایک لاکھ سے بھی زیادہ میرے ہاتھ پر اُس نے نشان دکھلائے ہیں۔ سو اگرچہ مَیں دُنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور اُن کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف اسلام کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا......۔ میرے نزدیک مذہب وہی ہے جو زندہ مذہب ہو۔ اور زندہ اور تازہ قدرتوں کے نظارہ سے خدا کو دکھلاوے ورنہ صرف دعوائے صحت مذہب ہیچ اور بلا دلیل ہے‘‘۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 423 تا 428)

۞ ...... ’’قرآن شریف کی اعجازی خوبیوں میں سے ایک بلاغت فصاحت بھی ہے جو انسانی بلاغت فصاحت سے بالکل ممتاز اور الگ ہے...... (2) دوسرے قرآن شریف کی ایک معجزانہ خوبی یہ ہے کہ جس قدر اس نے قصے بیان کئے ہیں درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں ہیں جن کی طرف جابجا اشارہ بھی کیا ہے۔ (3) تیسرے قرآن شریف میں یہ معجزانہ خوبی ہے کہ اس کی تعلیم انسانی فطرت کو اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے پورا پورا سامان اپنے اندر رکھتی ہے اور مرتبہ یقین حاصل کرنے کے لئے جن دلائل اور نشانوں کی انسان کو ضرورت ہے سب اس میں موجود ہیں (4) چوتھے ایک بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ وہ کامل پیروی کرنے والے کو خدا سے ایسا نزدیک کر دیتا ہے کہ وہ مکالمہ الہٰیہ کا شرف پالیتا ہے اور کھلے کھلے نشان اس سے ظاہر ہوتے ہیں اور تزکیۂ نفس اور ایمانی استقامت اس کو حاصل ہوتی ہے‘‘۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 268 حاشیہ)

۞ ...... ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اعلیٰ درجہ کی پاک زندگی کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ ایسے شخص سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے شخصوں کی دعا سنتا ہے اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور پیش از وقت ان کو غیب کی خبریں بتلاتا ہے اور ان کی تائید کرتا ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ ہزاروں اسلام میں ایسے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں یہ نمونہ دکھلائے کے لئے یہ عاجز موجود ہے‘‘۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 341)

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ جلسے کی تیاری کے لئے چند ہفتوں سے رضا کار کارکنان حدیقۃ المہدی جا رہے ہیں اور گزشتہ ہفتے عشرے سے تو خدام الاحمدیہ اور باقی کارکنان بھرپور طور پر کام کر رہے ہیں۔

ان مغربی ممالک میں جہاں دنیا کمانا اور دنیاوی باتوں میں پڑنا ہر ایک کی عموماً اِلاَّ مَاشَاءَ اللہ اوّلین ترجیح ہے وہاں احمدی نوجوان عاجزی سے رضا کارانہ خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلسل ان کارکنان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہاں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دیتا رہے وہاں ان کو ہمیشہ ہر شر اور پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔

مہمان نوازی سے متعلق اسلامی تعلیم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے کارکنان اور میزبانوں کے لئے اہم نصائح

آج 14؍اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے۔ اس لحاظ سے بھی دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے اس ملک کی بقا اور سالمیت کی ضمانت انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ہے۔ ظلموں سے بچنے میں اس ملک کی بقا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے میں ہی اس ملک کی بقا ہے۔ ملک کی بقا اور سالمیت کو باہر سے زیادہ اندر کے دشمنوں سے خطرہ ہے، خودغرض اور مفاد پرست لیڈروں اور علماء سے ہے۔ پاکستانی احمدیوں کو اپنے ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو بھی حقیقی آزادی نصیب فرمائے اور یہ ملک قائم رہے۔

مکرم کمال آفتاب صاحب (ہڈرزفیلڈ۔ یوکے) اور مکرم محمد نعیم اعوان صاحب (لندن) اور ان کے بیٹے کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14؍اگست 2015ء بمطابق 14 ظہور 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ جلسے کی تیاری کے لئے چند ہفتوں سے رضا کار کارکنان حدیقۃ المہدی جا رہے ہیں اور گزشتہ ہفتے عشرے سے تو خدام الاحمدیہ اور باقی کارکنان بھرپور طور پر کام کر رہے ہیں۔ جنگل میں جلسے کے انعقاد کے لئے تمام انتظامات کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مختلف حصوں سے آنے والے، برطانیہ کے مختلف حصوں سے آنے والے خدام اور رضا کار ایسی مہارت سے یہ کام کرتے ہیں کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتی اور کسی بھی تنظیم میں ہم یہ نہیں دیکھ سکتے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جذبہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں اور کام کرنے والوں میں پیدا کیا ہے۔ بارش ہو یا دھوپ ہو یہ نوجوان ان باتوں سے بے پرواہ ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ اس جلسے کے لئے ہر وقت بے نفس ہو کر کام کر رہے ہیں اور تیاری کر رہے ہیں اور پھر جلسے کے دنوں میں مزید ہزاروں کارکنان مہمانوں کی خدمت اور جلسے کے نظام کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے آ جائیں گے اور پھر اس کے بعد اس کام کو سمیٹنے کے لئے اور سارے سامان کو محفوظ کرنے کے لئے بھی کافی عرصہ کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کام کرنے والوں میں انشاء اللہ مرد بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، لڑکے بھی ہیں، لڑکیاں بھی ہیں۔ بچے اور بوڑھے بھی ہیں جو آئیں گے یا کر رہے ہیں۔ پس یہ غیر معمولی جذبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا ہے جو ہمیں آج سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے اور کہیں نظر نہیں آتا۔ ان مغربی ممالک میں جہاں دنیا کمانا اور دنیاوی باتوں میں پڑنا ہر ایک کی عموماً اِلاَّ مَاشَاءَ اللہ اوّلین ترجیح ہے وہاں احمدی نوجوان عاجزی سے رضا کارانہ خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلسل ان کارکنان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہاں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دیتا رہے وہاں ان کو ہمیشہ ہر شر اور پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔

اب میں حسب روایت اور یہ ضروری بھی ہے مہمان نوازی کے حوالے سے کارکنان کے لئے کچھ باتیں کہوں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام کارکنان جیسا کہ میں نے کہا اپنی تمام تر کوشش اور توجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن بعض نئے شامل ہونے والے اور وہ بچے جو پہلی دفعہ اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں نیز پرانے کارکنان جو ہیں ان کو یاددہانی کے طور پر بھی ضروری ہے کہ مہمان نوازی سے متعلق اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپ کے غلام صادق کے اپنے عمل اور آپ کی نصائح کو بھی ہم سامنے رکھیں اور دہراتے رہیں تا کہ مہمان نوازی کے بہتر سے بہتر معیار ہم قائم کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مہمان نوازی کی اہمیت بتاتے ہوئے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا ذکر فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان آئے تو پہلا اور فوری ردّعمل خوش آمدید کہنے اور سلامتی کی دعاؤں کے بعد جو انہوں نے دکھایا وہ یہ تھا کہ ان کے لئے فوری طور پر کھانا تیار کروایا۔ اور پھر حضرت لوط کے مہمانوں کے لئے جو اُن کی فکر تھی اس کا ذکر ہے کہ میری قوم کے لوگ انہیں تکلیف نہ دیں اور مہمانوں کی حفاظت کی فکر آپ کو دامنگیر ہوئی۔ پس مہمان کی تکلیف کی فکر رہنی چاہئے اور مہمان کی تکلیف میزبان کی رسوائی کا باعث بھی بنتی ہے۔ یہ بھی اس سے سبق ملتا ہے۔

پس یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مہمان کی تکلیف کوئی ایسی معمولی چیز نہیں جس سے صرفِ نظر کیا جائے۔ جس سے بلکہ کسی بھی رنگ میں مہمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔ اسلام نے اس لئے اکرام ضیف کی بہت تلقین کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو غیر معمولی خوبیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نظر آئیں اور جن کا ذکر حضرت خدیجہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی کے بعد آپ کی گھبراہٹ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور عرض کیا کہ ان خوبیوں کے حامل کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کر سکتا۔ ان میں سے ایک خوبی یہ بھی بیان کی کہ خدا تعالیٰ کس طرح آپ کو ضائع کر سکتا ہے (جبکہ) آپ میں تو مہمان نوازی کا وصف بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3) اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک دو، پانچ دس، نہیں سینکڑوں بلکہ اس سے بھی زیادہ مثالیں ہیں ایسے واقعات ہیں جو آپ کے اکرام ضیف اور مہمان نوازی کے اعلیٰ ترین معیاروں کو چھو رہے ہیں اور پھر اپنے صحابہ اور اپنی امت کو بھی آپ نے یہ اسلوب سکھائے۔ صحابہ کے بھی ایسے واقعات ہیں جن کو پڑھ کر حیرت

ہوتی ہے کہ کس طرح غیر معمولی قربانی کرکے وہ مہمان نوازی کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کی مہمان نوازی میں کس طرح برکت ڈالتا تھا اور سراہتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ جب زیادہ مہمان آتے تو ہر ایک کو کچھ مہمان تقسیم کر دیتے اور اپنے حصے کے مہمان بھی رکھتے اور پھر خود ان کی مہمان نوازی بھی فرماتے۔ ایسے ہی ایک موقع پر جب آپ نے مہمانوں کو تقسیم کر دیا تو جب زیادہ مہمان آ گئے تو اپنے حصے کے مہمان بھی رکھے۔

ایک صحابی عبداللہ بن طُھفہ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر میں ان مہمانوں میں سے تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ تھوڑا سا حریرہ ہے جو میں نے آپ کے لئے رکھا ہوا تھا۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے بھی تھے۔ یہ تھوڑا سا کھانا آپ کی افطاری کے لئے تھا۔ بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت عائشہؓ وہ برتن میں ڈال کر لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا لیا شاید ایک آدھ گھونٹ لیا یا لقمہ کھایا اور مہمانوں کو کہا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھائیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسے اس طرح کھا رہے تھے کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور سب سیر ہو گئے۔ پھر آپ نے پوچھا پینے کو کچھ ہے تو وہ پینے کے لئے کچھ مشروب لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا پیا اور پھر فرمایا کہ بسم اللہ کر کے پیئیں۔ پھر ہم نے اسے پیا اور اسی طرح پیا کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور پھر ہم اچھی طرح سیر ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 794-795 حدیث طُھفہ الغفاری حدیث نمبر 24015 عالم الکتب بیروت 1998ء)

تو یہ تھی آپ کی مہمان نوازی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پہلے اس لئے کھایا تھا یا چکھا تھا بلکہ کھایا نہیں کہنا چاہئے، دعا کے لئے ہی منہ سے لگایا ہوگا کہ آپ کی دعا کی برکت سے وہ سب کو پورا ہو جائے اور وہ پورا ہو گیا۔ اسی طرح دعا سے کھانے میں برکت پڑنے کے اَور بھی درجنوں واقعات ہیں جس سے پتا لگتا ہے کہ کس طرح آپ کے باقی کھانے پے، تھوڑے سے کھانے پے اَور لوگ سیر ہوئے۔

پھر بعض دفعہ مہمان بعض تکلیف دہ صورتحال بھی پیدا کر دیتے ہیں اور میزبان کا صبر کا جو دامن ہے وہ چھوٹ جاتا ہے۔ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسی صورت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عظیم اور عجیب نمونہ تھا کہ ایک شخص رات مہمان رہتا ہے، پھر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے یا دشمنی کی وجہ سے جان بوجھ کر بستر گندا کر دیتا ہے اور صبح صبح اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بجائے اسے کچھ کہنے کے، کچھ اعتراض کے فوری طور پر خود ہی اس کے بستر کو دھونے لگ جاتے ہیں۔ غرض کہ جس حد تک جا کر مہمان کا حق ادا کرنا ہو سکتا ہے وہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں نظر آتا ہے، آپؐ کی سیرت میں نظر آتا ہے۔ جب آپ نے اپنا یہ اسوہ دکھایا تو اسی کا نتیجہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگی میں بھی ہمیں مہمانوں کی خاطر قربانیوں کے نمونے نظر آتے ہیں۔

وہ واقعہ بھی اپنی مثال آپ ہے جس کو جب بھی پڑھو ایک نیا لطف آتا ہے کہ جب ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کے لئے اپنے بچوں کو تو بہلا پھسلا کر بھوکا سلا دیتے ہیں اور خود بھی بھوکے رہتے ہیں لیکن مہمان کو کسی قسم کا احساس نہیں ہونے دیتے۔ ایک انصاری کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہمان میرے سپرد کیا تو میں نے گھر آ کر بیوی سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا بس تھوڑا سا کھانا ہے جو بچوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ دونوں نے مشورہ کیا کہ بچوں کو تو کسی طرح سلا دیا جائے۔ پھر مہمان کے سامنے کھانا لاؤ اور کسی بہانے سے چراغ بجھا دو۔ چنانچہ مہمان کے سامنے کھانا لایا گیا اور اسی طرح اپنی چادر ہلا کر گھر والی نے اس چراغ کو بجھا دیا اور پھر یہ بھی فیصلہ ہوا کہ ہم اس طرح ظاہر کریں گے کہ ہم بھی اِس اندھیرے میں کھانا کھا رہے ہیں کیونکہ اگر اس طرح نہ کیا تو ہو سکتا ہے مہمان کا ہاتھ بھی رک جائے اور وہ صحیح طرح نہ کھا سکے۔ کھانا تھوڑا سا تھا۔ بہرحال اس تدبیر سے انہوں نے مہمان کو کھانا کھلایا۔ مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ اگلے دن جب یہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہارا اس تدبیر سے مہمان کو کھانا کھلانا ایسا تھا کہ خدا تعالیٰ بھی اس پر ہنسا۔

(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللّٰہ و یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ حدیث نمبر 3798)

پس یہ مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع دی۔ یہ صحابہ اپنی ذات پر بلکہ اپنے بچوں پر بھی مہمانوں کو ترجیح دینے والے تھے۔ یقیناً ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دونوں جہان کی نعمتوں کے وارث بنتے ہیں۔ یہ جذبہ صحابہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اسوہ کو دیکھ کر پیدا ہوا اور آپ کی تعلیم سے پیدا ہوا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 5 صفحہ 233 باب الزای عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ عن زید بن خالد حدیث نمبر 5187 داراحیاء التراث العربی 2002ء)

پس یہ معیار ہیں ایک مومن ہونے کے لئے۔ جب ایمان کامل ہونے کی طرف قدم بڑھیں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا بھی شامل حال ہوگی اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے تبھی دونوں جہان کی نعمتوں سے انسان فیضیاب ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مہمان سپرد کرتے تھے تو پھر مہمانوں سے دریافت بھی فرمایا کرتے تھے کہ کیسی مہمان نوازی ہوئی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ قبیلہ عبدالقیس کے مہمانوں کا وفد حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ان کی مہمان نوازی کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انصار ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ صبح جب وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ رات تمہارے میزبانوں نے تمہاری کیسی خدمت کی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑے اچھے لوگ ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے نرم بستر بچھائے۔ ہمارے آرام کا خیال رکھا۔ ہمیں عمدہ کھانے کھلائے اور پھر کتاب و سنّت کی تعلیم بھی دیتے رہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 118-119 حدیث وفد عبدالقیس حدیث نمبر 17985 عالم الکتب بیروت 1998ء)

ان کی مجلسیں بھی لگیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی مجلسیں لگیں۔ پس یہ ہیں میزبانوں کے فرائض۔ جن کے گھروں میں مہمان آ رہے ہیں انہیں بھی چاہئے کہ رات کو فضول باتوں میں وقت گزارنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ وقت ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر میں گزارا جائے۔ نیکی کی باتیں کی جائیں اور نیکی کی باتیں سکھائی جائیں۔ ان میں بچے بھی ہوتے ہیں نوجوان بھی ہوتے ہیں۔

ہمارے جلسوں پر علاوہ احمدیوں کے اب غیر از جماعت مہمان بھی کافی تعداد میں آتے ہیں۔ مختلف جگہوں پر وہ ٹھہرتے ہیں اور ہر جگہ مہمان نوازی کی ٹیم ہے۔ ان ٹیم ممبران کو یا کارکنان کو جو بھی خدمت کرنے والے ہیں ان کو چاہئے کہ ہر قیامگاہ میں اپنے نمونے بھی ایسے دکھائیں کہ آنے والوں کو احساس ہو کہ وہ کسی دینی جلسے میں شرکت کے لئے آئے ہیں نہ کہ دنیاوی میلے میں اور اپنے رویّے، اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیاروں پر پہنچائیں، رات کو یا دن کے کسی حصے میں بھی جب فارغ ہوں تو فارغ بیٹھے ہوئے اِدھر اُدھر کی گپّیں لگانے کی بجائے دین کی باتیں کریں۔ اس کا اثر بھی مہمانوں پر ہوگا۔ ان پر واضح ہوگا کہ یہ لوگ ان دنوں میں دنیا سے مکمل طور پر کنارہ کش ہو کر خالصۃً للہ جمع ہوئے ہیں اور اس جذبے سے خدمت بھی کر رہے ہیں اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے مہمانوں کو بھی اپنے دین کی باتیں سکھا رہے ہیں۔

پس کارکنان کی طرف سے یہ تبلیغ بھی ہوتی ہے اور بچوں اور نوجوانوں کی تربیت بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ ہم نے، جماعت احمدیہ نے ابھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی دُور کا سفر طے کرنا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس بات کو سمجھا تو جہاں انہوں نے مہمان نوازی کا حق آئے ہوئے وفد کو جس کی مثال میں نے دی ہے بہترین رہائش مہیا کر کے، اس کا بندوبست کر کے انہیں بہترین کھانا کھلا کر مہیا کیا وہاں ان کی روحانی دینی اور علمی ضرورت کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کی تا کہ جب وہ اپنے گھروں میں جائیں تو بہترین رنگ میں اپنوں کی تربیت بھی کر سکیں اور احسن رنگ میں اسلام کا پیغام بھی اپنے علاقے کے لوگوں کو پہنچا سکیں۔

ہمارے نظام میں بھی تربیت اور تبلیغ کے شعبے ہیں۔ جلسے کے دنوں میں اس کی ٹیمیں بھی بنتی ہیں۔ رات کو مختلف قوموں کے ساتھ، طبقوں کے ساتھ بعض اجلاسات بھی ہوتے ہیں۔ پس اپنوں اور غیروں کو یہ روحانی مائدہ کھلانا بھی ڈیوٹی دینے والوں کی ذمہ داری ہے۔ اس کے انتظام بھی احسن رنگ میں کئے جائیں۔ پس ڈیوٹی والوں کو اس بات کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ وہ یہ بات یاد رکھیں کہ ان کے اپنے عملی نمونے بھی اور ان کی باتیں بھی مہمان نوازی کا حصہ ہیں۔ صرف خدمت کرنا ہی نہیں۔ اس کی طرف بھی ان دنوں میں توجہ دینی چاہئے۔

اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں مہمان نوازی کے کس طرح کے نمونے دکھائے اور کس طرح تربیت فرمائی اس کی بھی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

مہمان کی عزت اور احترام کا ایک واقعہ ہے۔ ایک دفعہ قادیان میں آئے ہوئے ایک مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں بھی تھے۔ ایک مریدی کا رشتہ بھی تھا اور اس مریدی کے جذبے کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں دبانے لگ گئے۔ اسی دوران میں کمرے کی کھڑکی یا دروازے پر ایک ہندو دوست نے آ کر دستک دی۔ یہ صحابی کہتے ہیں مَیں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی تیزی سے اٹھے اور جا کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

(مأخوذ از سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 65-66 روایت نمبر 89 بیان فرمودہ میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ)

اب دیکھیں یہاں دو صورتیں ہیں ایک مرید کی جس کے تحت اس کی خواہش پر دبانے کی اجازت دے دی اور دوسری مہمان کی تو مہمان کے حق کی ادائیگی کے لئے فوراً اپنے آقا و مطاع کے ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے آئے ہوئے مہمان کی بھی عزت کی اور آنے والے کا احترام کرتے ہوئے خود اس کے لئے دروازہ بھی کھولا۔

ایک واقعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بہت شریف اور غریب مزاج

احمدی سیٹھی غلام نبی صاحب جو پنڈی میں دکان کیا کرتے تھے۔ حضرت میاں صاحب کہتے ہیں انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا۔ رات کو جب مَیں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی تو کسی نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سامنے کھڑے دیکھا۔ آپ کے ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضور کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں۔ آپ کو شاید دودھ کی عادت ہو گی۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ سبحان اللہ! کیا اخلاق ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے خادموں تک کی خدمت میں کتنی لذت پا رہا ہے اور تکلیف اٹھا رہا ہے۔ (مأخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 69-70)

بعض خاص علاقے کے لوگوں کے لئے آپ ان کے مزاج کے مطابق کھانا بھی تیار کروایا کرتے تھے۔ گو جلسے کے دنوں میں انتظامی وجوہ کی بناء پر آپ ایک کھانا تیار کرواتے تھے تا کہ زیادہ دقّتیں پیدا نہ ہوں۔ لیکن آجکل تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی جماعت انتظامی لحاظ سے بھی بہت تربیت یافتہ ہو چکی ہے اور والنٹیئر میسر ہیں۔ وسائل بھی ہیں اور بڑے بڑے انتظامات بھی آسانی سے کر سکتی ہے۔ اس لئے جلسے کے انتظامات کے تحت بھی ایک تو عمومی لنگر کا انتظام ہوتا ہے اور دوسرے غیر از جماعت اور خاص علاقے کے لوگوں یا مریضوں کے لئے بھی کھانا بنتا ہے اور اس میں کوئی دقّت بھی نہیں ہے اور حرج بھی نہیں، نہ حرج ہونا چاہئے۔ بعض لوگ بلاوجہ اس قسم کے سوال اٹھا دیتے ہیں کہ کیوں علیحدہ کھانا پک رہا ہے۔ فلاں کے لئے علیحدہ کیوں ہے؟ ان لوگوں کو بھی حوصلہ دکھانا چاہئے۔ ہاں ان خاص غیر (ملکی) مہمانوں کے لئے جو عموماً تبشیر کے مہمان کہلاتے ہیں ان کو بھی یہ بتانے کے لئے کہ عمومی طور پر جلسے میں شامل ہونے والے کیا کھاتے ہیں، لنگر کا کھانا بھی ان کے سامنے رکھنا چاہئے اور بعض لوگ شوق سے یہ کھانا کھاتے بھی ہیں۔ بہرحال اصل چیز یہ ہے کہ تکلّف نہ ہو۔ پہلے انتظام نہیں ہو سکتا تھا تو علیحدہ انتظام نہیں کیا جاتا تھا۔ اب ہو سکتا ہے تو اکرام ضیف کا تقاضا ہے کہ غیر (ملکی) مہمانوں کے لئے انتظام کیا جائے۔ ربوہ میں بھی جب جلسے ہوتے تھے تو ایک پرہیزی لنگر بھی ہوتا تھا اور غیر ملکیوں کے لئے بھی علیحدہ کھانا پکتا تھا۔ پس یہاں بھی اگر ایسا انتظام ہوتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن عموماً احمدیوں کو عمومی انتظام کے تحت جو کچھ پکا ہوا سے ہی کھانا چاہئے اور اسی طرح عہدیداروں کو بھی عام لنگر کا کھانا کھانا چاہئے۔ جو بھی کارکن ہیں، ڈیوٹی والے ہیں، عہدیدار ہیں سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی خاص تکلیف ہو یا کسی وقت وہ کسی خاص مہمان کے ساتھ ڈیوٹی پر ہو تو اس وقت ان کے ساتھ کھانا کھا لیا۔ لیکن عمومی طور پر ہر ایک کو اپنا نمونہ یہی دکھانا چاہئے کہ جو عام کھانا ہے وہی عہدیدار بھی کھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بھی بڑا پسند فرمایا ہے اور انتظامیہ کے تکلف کا اظہار بالکل نہیں ہونا چاہئے یہ آپ نے پسند فرمایا۔ اور یہ بھی آپ نے پسند فرمایا کہ بغیر تکلف کے خاص مہمانوں کو اگر غیر معمولی طور پر treat کرنا پڑے تو کیا جانا چاہئے۔

پھر ایک دفعہ آپ کے زمانے میں بعض مہمانوں کو صحیح طرح کھانا نہیں ملا اور انتظامیہ کی غلطی کی وجہ سے ان کا خیال نہیں رکھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعے کی اطلاع دی کہ بعض مہمانوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ لنگر خانے میں رات کو ریاء کیا گیا ہے۔ دکھاوا کیا گیا ہے۔ اس بناء پر یا صحیح طرح خیال نہیں رکھا گیا بعضوں کو کھانا دے دیا جو اپنے تھے اور بعضوں کو نہیں دیا گیا۔ صحیح طرح خدمت نہیں کی گئی۔ اس بناء پر آپ نے لنگر خانے میں کام کرنے والوں کو چھ ماہ کے لئے نکالنے کا بھی ارشاد فرمایا۔ باوجود آپ کی طبیعت کی نرمی کے سزا بھی دی۔ آپ کو مہمانوں کی مہمان نوازی میں ریاء اور کمی برداشت نہیں ہوئی اور آپ نے ان کام کرنے والوں کو سزا دی اور پھر لنگر خانے میں کھانے کا انتظام اپنے سامنے کروایا۔ (تذکرۃ صفحہ 689 ایڈیشن چہارم 2004ء) پس شعبہ مہمان نوازی کو بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ کہیں بھی، کسی کو بھی، کسی بھی رنگ میں تکلیف نہ ہو۔

شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ اس شعبے کے صحیح رنگ میں اور وقت پر کام باقی پروگراموں کو بھی صحیح رنگ میں چلاتے ہیں۔ مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا یا لنگر کا انتظام کرنا ہی نہیں ہے۔ اس میں لنگر کا انتظام بھی ہے۔ کھانا کھلانے کا انتظام بھی ہے۔ سٹوریج اور سپلائی کا انتظام بھی ہے۔ اگر سپلائی وغیرہ میں ذرا سا بھی فرق پڑ جائے تو کھانا پکانے کا انتظام بھی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ کھانا وقت پر نہیں بنایا جا سکتا اور پھر اس وجہ سے جلسے کے پروگرام بھی بعض دفعہ وقت پر شروع نہیں ہوتے۔ پھر مہمان نوازی میں رہائش کا انتظام بھی ہے۔ بستر مہیا کرنا بھی ذمہ داری ہے۔ جو جماعتی قیامگاہوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں انہیں صحیح طرح مہیا کیا جائے۔ پھر صفائی کا انتظام بھی ہے۔ اس میں عمومی صفائی بھی ہے اور غسل خانوں کی صفائی بھی ہے۔ پھر پارکنگ کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کا انتظام بھی ہے۔ یہ بھی مہمان نوازی میں آتا ہے۔ پارکنگ میں اگر مشکل ہو اور افراتفری ہو پھر جہاں مہمانوں کو دقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہاں جلسے کے پروگرام بھی ڈسٹرب ہوتے ہیں۔ پھر بارشوں کی وجہ سے راستوں کی تکلیف دور کرنے کا انتظام ہے یہ بھی مہمان نوازی ہے کہ راستوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ پھر بوڑھوں معذوروں کے لئے بگھیوں کا انتظام ہے۔ پھر جو دُور دس پندرہ بیس منٹ کی ڈرائیو پر پارکنگ کی جگہیں لی گئی ہیں وہاں سے جلسہ گاہ تک لانے کے لئے شٹل سروس کا انتظام ہے۔ یہ بھی مہمان نوازی ہے۔ اس کا بھی صحیح انتظام ہونا چاہئے۔

غرضیکہ بہت سے انتظامات ہیں جو مہمان نوازی کے تحت ہی ہیں اور اگر مہمان نوازی کے انتظامات ٹھیک ہوں تو باقی انتظامات تو معمولی ہیں خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ مہمانوں کو طبّی امداد مہیا کرنا یہ بھی مہمان نوازی ہے۔ پس اسّی فیصد مَیں سمجھتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ تر جلسے کے کام تو براہ راست مہمان نوازی میں آ جاتے ہیں۔ پس ہر کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف شعبہ مہمان نوازی کا کام انہی کا نہیں جن کے مہمان نوازی کے بیج لگے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ہر شعبہ ہی مہمان نوازی کا شعبہ ہے اور مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو احسن رنگ میں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

آج 14؍اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے۔ اس لحاظ سے بھی دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے اور خود غرض لیڈروں اور مفاد پرست مذہبی رہنماؤں کے عملوں سے ملک کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ عوام الناس کو عقل اور سمجھ بھی عطا کرے کہ وہ ایسے رہنما منتخب کریں جو ایماندار ہوں۔ اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان سب کو اس بات کی حقیقت سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے کہ اس ملک کی بقا اور سالمیت کی ضمانت انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ہے۔ ظلموں سے بچنے میں اس ملک کی بقا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے میں ہی اس ملک کی بقا ہے۔ کہنے کو تو یہ خدا تعالیٰ کا نام لیتے ہیں اور یہی کہتے ہیں کہ ہم خدا کی خاطر کر رہے ہیں لیکن رب العالمین اور رحمان اور رحیم خدا کے نام پر ہر طرف ظلم کے بازار گرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمت للعالمین ہیں ان کے نام پر ظلم کئے جا رہے ہیں۔ احمدی جنہوں نے ملک کے بنانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، قربانیاں دی ہیں ان پر ظلم کئے جا رہے ہیں لیکن بہرحال پاکستانی احمدیوں نے جہاں بھی وہ ہوں ملک سے وفا کا اظہار ہی کرنا ہے اور اسی لئے دعا بھی کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو سلامت رکھے اور ظالموں اور مفاد پرستوں سے اس ملک کو نجات دے۔ ملک کی بقاء اور سالمیت کو خطرہ باہر سے زیادہ اندر کے دشمنوں سے ہے۔ خود غرض اور مفاد پرست لیڈروں اور علماء سے ہے۔ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ملک کو چلائیں تو کوئی بیرونی طاقت ملک کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بہرحال پاکستانی احمدیوں کو اپنے ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو بھی حقیقی آزادی نصیب فرمائے اور یہ ملک قائم رہے۔

نماز کے بعد میں کچھ جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جن میں سے ایک جنازہ مکرم کمال آفتاب صاحب ابن مکرم رفیق آفتاب صاحب ہڈرزفیلڈ یوکے کا ہے جو 7؍اگست 2015ء کو لیڈز ہسپتال میں لیکومیا کے مرض کی وجہ سے 33 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کو مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت بھی ریجنل قائد خدام الاحمدیہ یارک شائر اور سیکرٹری تربیت جماعت ہڈرزفیلڈ ساؤتھ کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔ بیماری کے آخری ایام میں ہسپتال میں اپنے کمرے سے ہی لیکومیا ریسرچ کے لئے پچاس ہزار پاؤنڈ اکٹھے کرنے کی مہم چلا رہے تھے۔ زندگی کے آخری سانس تک بے نفس ہو کر مختلف پراجیکٹس میں انسانیت کی خدمت اور تبلیغ میں مصروف رہے۔ خلافت سے نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ بیماری اور کمزوری کے باوجود خدام الاحمدیہ کا جب اجتماع ہوا ہے تو اس موقع پر ہسپتال میں ہی اہتمام کر کے انہوں نے ٹی وی لگوایا اور وہاں سے میرا جو Live ایڈریس تھا اس کو سنا۔

ملکی اخبار جو گارڈیئن (Guardian) ہے اس نے انہیں 2014ء کے Volunteer of the Year کا اعزاز دیا۔ وفات سے چند دن پہلے مجھے ملنے بھی آئے تھے اور باوجود بیماری کی شدت کے بڑے حوصلے سے اور خوش مزاجی سے وقت گزار رہے تھے۔ یہ کوئی نہیں تھا کہ تکلیف میں ہیں حالانکہ اس وقت بھی ان کی تکلیف کافی تھی۔ ان کا ہمیشہ خلافت سے بڑا وفا کا اظہار اور تعلق تھا۔ ان کے بھائی فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ آپ حضرت سیٹھ اللہ دتہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ 1953ء اور 74ء کے حالات میں کمال آفتاب صاحب کے دادا مکرم جمال الدین صاحب کے گھر پر حملہ کی ناکام کوشش کی گئی۔ ان کے دادا جمال الدین صاحب چھ ماہ تک اسیر راہِ مولیٰ بھی رہے۔ کمال صاحب بہت ملنسار، خوش اخلاق، بلند حوصلہ، دوسروں کی مدد کرنے والے ہر دلعزیز انسان تھے۔ احمدیوں کے ساتھ غیر احمدی بھی ان کے معترف تھے اور ان کے بارہ میں کبھی کسی سے تعریف کے علاوہ اور کچھ نہیں سنا گیا۔ بڑوں اور چھوٹوں سب میں یہ یکساں مقبول تھے۔ سب سے دوستی کا تعلق تھا۔ والدین کی خدمت کرنے والے اور بہن بھائیوں کا خیال رکھنے والے۔ نمازوں کا باقاعدہ التزام کرنے والے۔

خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش۔ ہیومینٹی فرسٹ کے پروگرام گفٹ آف سائٹ (gift of sight) کے پروجیکٹ لیڈر رہتے۔ ایسٹ افریقہ میں آنکھوں کا کلینک بنانے کے منصوبے پر کام کرتے رہے۔ بڑے فعال داعی الی اللہ تھے۔ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ ہسپتال میں اپنے علاج کے دوران بھی ڈاکٹروں اور دیکھ بھال کرنے والوں کا جماعت سے تعارف کروایا بلکہ مجھے خود انہوں نے بتایا تھا کہ میں نے اپنے ہاں ٹی وی لگالیا ہے۔ ایم ٹی اے کو لگایا ہوا ہے اور پروگرام دکھاتا ہوں۔ ان پروگراموں کے حوالے سے پھر تبلیغ کے رستے بھی کھلتے ہیں۔ مجلس انصار سلطان القلم کے بھی متحرک ممبر تھے۔ ٹی وی، ریڈیو اور اخباروں کو سو سے زائد انٹرویوز کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔

ایک بھائی ان کے یوسف صاحب ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ جماعت سے کمزور تعلق رکھنے والے خدام و اطفال کو ہمیشہ ذاتی کوششوں اور تعلق کے ذریعہ جماعت کے قریب کرنے کی کوشش کرتے اور ان کے دلوں میں خلافت کے لئے محبت پیدا کرتے۔ بسا اوقات خدام کو لے کر لندن آتے تا کہ مسجد فضل میں نماز پڑھیں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ تعلق پیدا ہو۔ خدام کو عمومی طور پر اور عاملہ اور ممبران کو خصوصاً نمازوں کی طرف نہ صرف توجہ دلاتے بلکہ اس کے لئے عملی اقدامات بھی کرتے بلکہ نماز فجر کے لئے بعض خدام کو گھروں سے لے کر آتے۔

بیماری کے متعلق ڈاکٹر حفیظ صاحب کہتے ہیں کہ جب ان کو بیماری کا پتا لگا تو کمال آفتاب نے مجھے بتایا کہ جو خدا کو منظور ہے ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی پریشانی نہیں۔ سو بیماری کی تشخیص کے بعد جوان کو سب سے زیادہ فکر تھی وہ یہ تھی کہ انہوں نے مجھے کہا کہ نیپال کے زلزلے کے بعد ہیومینٹی فرسٹ کے لئے جو کچھ انٹرویوز تیار کئے جا رہے تھے وہ انٹرویو ضرور آن لائن ہونے چاہئیں تا کہ دنیا کو جماعت کی خدمت انسانیت کا علم ہو۔ یہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میڈیکل نقطۂ نظر سے بھی یہ تکلیف دہ صورتحال ہے لیکن ہمیشہ بیماری میں مسکراتے رہے۔ ہسپتال میں بھی قیام کے دوران مجھے کہا کہ ہمیں تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اگر آپ کو انگریزی زبان آتی تو آپ کس قدر تبلیغ کے سامان کرتے۔

عابد وحید ہمارے پریس کے انچارج ہیں وہ کہتے ہیں کہ کمال صاحب نے دیگر جماعتی خدمات کے علاوہ ہمارے دفتر کے لئے بھی میڈیا میں بہت سے نئے رابطے پیدا کئے۔ بیماری کے باوجود ہسپتال سے فون اور ای میلز کے ذریعہ صحافیوں کو جلسے میں شرکت پر آمادہ کر رہے تھے۔ مرکزی میڈیا ٹیم کے قیام کے بعد اکثر فون کر کے ہمارے ایک احمدی آدم واکر ہیں جو ٹیم کے ممبر ہیں ان کی کوششوں کے متعلق دریافت کرتے اور اگر کبھی دیکھتے کہ کمی ہو رہی ہے تو بڑے جذباتی ہو کر کہتے کہ ہمیں کام کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔ یہ کہتے ہیں کہ جلسے کی ڈیوٹیوں کے دوران نیند پوری نہ ہونے کے باوجود جب بھی وہ دفتر میں آتے تو ہم سب لوگوں سے زیادہ تازہ دم نظر آ رہے ہوتے تھے اور ان کی مثبت سوچ اور اس طبیعت کا سب پر اچھا اثر پڑتا۔ رابطے بنانے میں بے تکلف تھے۔ بلا جھجک بغیر کسی خوف کے رابطے کر لیتے تھے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اپنی وفات سے بھی احمدیت کا پیغام میڈیا تک پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ بی بی سی، آئی ٹی وی اور بلفاسٹ ٹیلیگراف وغیرہ نے ان کی وفات پر آرٹیکل شائع کئے۔ معروف شخصیات نے سوشل میڈیا پر کمال صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔ جماعت کے کاموں کو سراہا۔ مثلاً آئی ٹی وی کی جرنلسٹ Heather کلارک کہتی ہیں کہ بطور صحافی مجھے الفاظ کی کمی نہیں ہونی چاہئے لیکن کمال صاحب کی وفات پر دلی افسوس ہے کہ اچھے لوگ دنیا سے اتنی جلدی رخصت ہو جاتے ہیں۔ اب ہمیں ان کے نام اور کام کو زندہ رکھنا چاہئے۔

اسی طرح آئی ٹی وی نیوز یارک شائر کی ہیڈ مارگریٹ کہتی ہیں کہ بہت اچھے مہربان انسان تھے۔ ان کو دیکھ کر لگتا تھا کہ انہوں نے خوشی سے بھرپور زندگی گزاری۔ ہم ان کو اپنے ٹی وی پر Tribute دیں گے۔

صدر جماعت ہڈرزفیلڈ کہتے ہیں انتہائی اطاعت گزار تھے۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ جنون کی حد تک عشق تھا جس کو دیکھ کر آپ پر رشک آتا تھا۔ نمازوں میں اور خصوصاً فجر کے بے حد پابند تھے۔ خدمت خلق کا بے حد جذبہ تھا، شوق تھا اور کبھی رپورٹ میں دیر بھی ہو جاتی اور میں پوچھتا تو فوری طور پہ معافی مانگتے۔ ان کے چیریٹی ورک کی بھی غیر از جماعت بڑی تعریف کرتے ہیں۔ یہ تو سارے ہی لکھ رہے ہیں کہ تبلیغ کا بڑا شوق تھا اور جب بھی موقع ملتا تبلیغ کرتے۔

ہارٹلے پول سے محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ گزشتہ سال دسمبر میں ہمیں وقف عارضی پر آئرلینڈ جانے کی توفیق ملی۔ آپ ریجنل قائد تھے اور میں قائد مجلس تھا لیکن آپ نے امیر قافلہ مجھے مقرر کر دیا اور پورے سفر کے دوران میں نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ کمال صاحب نے خاکسار کی عزت اور احترام اور اطاعت کرنے میں کوئی کمی دکھائی ہو۔ نماز تہجد کا خاص اہتمام کرتے اور جوش اور جذبے سے تبلیغ کرتے۔

آئرلینڈ کے ہمارے مبلغ ابراہیم نونن صاحب ہیں۔ ان سے پوچھتے کہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والوں کو کس طرح تبلیغ کرنی چاہئے اور کہتے ہیں دوران سفر ایک خادم جو ہمارے ساتھ تھے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلائی اور بعد میں امتحان بھی لیا۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کے جو باقی خدمت کرنے والے ہیں وہ سب بھی ان کی تعریف کر رہے ہیں۔

ہڈرزفیلڈ کے ایک سابق صدر ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ میں ان کو بچپن سے جانتا تھا۔ دوسرے بچوں سے مختلف طبیعت تھی۔ نہ لڑتے جھگڑتے تھے اور نہ ہی شوخ مزاج تھے۔ بڑوں کا احترام بچپن سے ہی کرتے تھے۔ جماعتی خدمت کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ آپ حقیقی طور پر اپنے عہد کا پاس کرنے والے تھے۔ بطور داعی الی اللہ کامیاب مبلغ تھے۔ جہاں بھی موقع ملتا تبلیغ شروع کر دیتے۔ اپنے کام آنے والے لوگوں کو کثرت سے جماعتی لٹریچر دیتے اور جماعتی فنکشنوں پر آنے کی دعوت دیتے۔ ان کا بڑا وسیع حلقہ تھا اور ہر جگہ ان کا پیغام پہنچتا۔

ایک خادم لکھتے ہیں کہ دھیمے مزاج کے مالک تھے اور ہر وقت خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھتے تھے اور یہ نہیں کہ آگے آگے آئیں بلکہ پیچھے رہ کر کام کرنے کا انہیں زیادہ لطف آتا تھا۔ کبھی اس نیت سے کام نہیں کرتے تھے کہ کوئی آپ کی تعریف کرے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق کے متعلق دوسروں کو نصیحت کرتے رہتے۔ قرآن و حدیث سے گہرا لگاؤ تھا۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ذوق شوق سے کرتے۔ جب بھی کوئی کتاب انگریزی میں ملتی فوراً دوسروں کو اس کے متعلق آگاہ کرتے کہ فلاں کتاب کا ترجمہ اب انگریزی میں میسر ہے اسے پڑھو۔ غرض کہ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بوڑھے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی تسکین اور تسلی کے سامان پیدا فرمائے۔ ان کے جو باقی بھائی وغیرہ ہیں، عزیز ہیں، قریبی ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ صبر و حوصلہ دے۔

دوسرا جنازہ مکرم محمد نعیم اعوان صاحب کا ہے جو مشتاق اعوان صاحب جرمنی کے بیٹے تھے۔ 36 سال کی عمر میں وہاں جرمنی میں دریائے رائن میں ڈوب کر ان کی وفات ہوئی۔ ساتھ ہی ان کا بارہ سال کا ایک بیٹا تھا وہ بھی ڈوب گیا۔ دونوں باپ بیٹا کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نعیم اعوان صاحب 31 جولائی کو جرمنی گئے تھے۔ آجکل یہاں رہتے تھے۔ اپنی اہلیہ اور تین بچوں کے ساتھ والدین کو ملنے گئے اور وہیں تفریح کرتے ہوئے رائن کے ریتلے کنارے کے قریب ہلکے پانی میں بچوں کے ساتھ نہا رہے تھے کہ دو بڑی کشتیاں فیری (ferry) وہاں سے گزریں تو اچانک پانی کی اونچی لہریں آئیں اور اونچی لہروں کا جو ریلا تھا اس کی وجہ سے ان کی فیملی کے پانچ افراد اس ریلے کی زد میں آ گئے اور پانی نے اپنے اندر کھینچ لیا۔ لیکن موقع پر موجود ایک جرمن شخص نے تین افراد کو تو کوشش کر کے نکال لیا تاہم جب نعیم صاحب نے اپنے بیٹے کو ڈوبتے ہوئے دیکھا تو اس کی جان بچانے کے لئے آپ نے چھلانگ لگائی یا آگے بڑھے، میرا خیال ہے شاید پانی میں پہلے ہی تھے لیکن دونوں باپ بیٹا پانی کی تیز لہروں میں بہہ گئے۔ اگلے دن ان کے بیٹے کی نعش ملی۔ ان کی نعش تو اس دن رات کو مل گئی تھی۔ لیکن بیٹے کی اگلے دن ملی۔

مرحوم مولوی محمد اسحاق صاحب آف قصور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے اور مکرم مبارک علی اعوان شہید لاہور کے بھتیجے تھے۔ جرمنی کی جماعت اُوزینگن (Usingen) میں بطور قائد مجلس کے خدمت کی توفیق ملی۔ بیت الہدیٰ اُوزینگن (Usingen) کی تعمیر کے دوران وقار عمل میں غیر معمولی وقت دیا۔ جنوری 2005ء میں اپنی فیملی سمیت یوکے آ گئے۔ یہاں بھی آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے فعال رکن تھے۔ باقاعدگی سے مسجد میں نمازوں کے لئے آنا، سیکیورٹی کی ڈیوٹی دینا اور اس کے علاوہ وقار عمل میں بھرپور حصہ لینا۔ ان کو عمرہ کی سعادت بھی 2012ء میں ملی۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں عزیزہ راضیہ اعوان دس سال اور عزیزہ نتاشہ اعوان چودہ سال اور والدین اور تین چھوٹے بھائی اور بہن چھوڑے ہیں۔

فاروق آفتاب جو خدام الاحمدیہ کے معتمد ہیں میں نے جو پہلے کمال آفتاب کے جنازے کا بتایا تھا ان کے بھائی ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ نعیم اعوان صاحب کو میں کئی سالوں سے جانتا تھا۔ بہت خوش اخلاق، نیک اور دوسروں کی مدد کرنے والے انسان تھے۔ کچھ عرصہ پہلے تک انہیں کافی مسائل کا سامنا تھا لیکن انہوں نے کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا اور نہ کبھی کوئی مدد لی۔ اس لحاظ سے بھی ایک نمونہ تھے۔ مسجد فضل لندن کے قائد حلقہ جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ دوسروں کی مدد بہت آگے بڑھ کر کرتے لیکن خود کسی پر بوجھ بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ کسی کو اپنی مشکلات نہیں بتاتے تھے۔ اسی طرح باد ہمبرگ (Bad Homburg) جرمنی کے ایک صدر جماعت ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں 3 اگست سوموار کو جرمن احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست ہونا تھی۔ کہتے ہیں میں نماز سینٹر میں کام کا جائزہ لینے پہنچا تو وہاں نعیم اعوان صاحب جو اپنے بہن بھائیوں کو ملنے، والدین کو ملنے گئے ہوئے تھے ان کو بھی دیکھا کام کر رہے ہیں۔ مجھے انہیں دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ یہاں کس طرح آ گئے تو انہوں نے کہا اپنے بھائی کے ساتھ آ گیا ہوں تا کہ میں بھی اس خدمت میں حصہ لے سکوں اور اس تبلیغی نشست میں میرا بھی کچھ حصہ ہو جائے۔

یوکے میں ہر جلسے میں خدمت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کے ایک دوست عاصم صاحب لکھتے ہیں جلسے سے تقریباً ایک ماہ قبل چھٹی لے کر پورا مہینہ روزانہ صبح سے لے کر شام تک حدیقۃ المہدی میں وقار عمل میں حصہ لیتے۔ بہت محنت اور ایمانداری سے فرائض انجام دیتے۔ بڑے سخت جان قسم کے تھے اور بڑی محنت سے کام کیا کرتے تھے۔ ہر قسم کے بھاری کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی بچیوں کا بھی خود کفیل ہو۔

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی......از صفحہ 2

❁...... **ایک دوست نے سوال کیا کہ میں احمدی ہوں۔ پہلی دفعہ آیا ہوں۔ میسیڈ ونیا میں کافی مسائل ہیں۔ دعا کریں کہ میسیڈ ونیا میں احمدیت زیادہ پھیلے۔**

اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ ہم تبلیغ بھی کرتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں اور باقی جہاں جہاں پابندیاں ہیں وہاں کوشش بھی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا سکھلائی ہے۔ تو خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر صحیح راستہ ہے تو خدا تعالیٰ راہنمائی فرمائے اور قبول کرنے کی توفیق دے۔ میسیڈ ونیا کے احمدی لوگوں کو دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ حکومت کو یہ روکیں دور کرنے کی توفیق دے۔ کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کی راہ میں روکیں نہ ڈالی گئی ہوں۔ روکیں تو ہوتی ہیں لیکن دور ہو جاتی ہیں۔ آپ دعائیں کریں۔

❁...... **ایک مہمان نے عرض کیا کہ میرا سیاست سے تعلق ہے اگر مسائل ہیں تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ ہم یہ مسائل حل کریں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:** ایمانداری کا تقاضا ہے کہ ایمانداری کے ساتھ اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔

❁...... **ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ میں نے کل ہی بیعت کی ہے اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوا ہوں۔ ہم احمدی گروپ کی شفاعت کون کرے گا؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: شفاعت کا حق خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔ احمدی، مسلمان ہیں۔ اگر ہم نیک ہیں۔ ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں جو قرآن کریم نے بتائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بیان فرمایا اس پر عمل کر رہے ہیں تو پھر نیک عمل کر رہے ہیں تو یہ سب باتیں اور یہ نیک اعمال جنت کا وارث بناتے ہیں۔

باقی شفاعت کا حق صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا مَیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی حیثیت سے آیا ہوں۔ مَیں نے جو اعزاز بھی پایا ہے آپؐ کی غلامی میں پایا ہے۔ سب کچھ آپؐ سے ہی پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نہ کوئی مولوی شفاعت کرسکتا ہے، نہ خوجہ، نہ کوئی سیّد کسی کی شفاعت کرسکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بتایا کرتے تھے کہ ایک پیر سیّد تھا۔ اس نے ایک عورت کو کہا کہ تم گناہ کر کے آئی ہو۔ مَیں سیّد ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل میں سے ہوں۔ مَیں تمہاری شفاعت کروں گا۔ اگر خدا نے تم سے سوال کیا تو تم کہنا کہ میں ایک ایسے پیر کی مریدنی ہوں جو سیّد ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں تو اس پر خدا تم کو جنّت میں داخل کر دے گا۔ جب میں آؤں گا تو خدا کو کہوں گا کہ مَیں سیّد ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ہوں تو خدا مجھے بھی جانے دے گا۔ تو یہ ان کی باتیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے کسی پیر کو، کسی خوجہ کو، کسی سیّد کو، کسی مولوی کو شفاعت کا حق نہیں دیا۔

حضور انور نے فرمایا: انسان کو اپنے اعمال کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور نیک اور صالح اعمال بجالانے چاہئیں اور اللہ سے اس کا فضل مانگنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ آیت 256 میں اللہ تعالیٰ نے یہی بیان فرمایا ہے کہ اللہ کے اِذن کے بغیر کسی کو بھی شفاعت کا حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بڑے مخلص صحابی کے بیٹے بڑے سخت بیمار ہوئے اور تقریباً موت کی کیفیت طاری ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی صحت کے لئے دعا کی کہ خدا تعالیٰ اس کو موت کے منہ سے واپس لے آئے۔ لیکن یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا کہ اگر دعا قبول نہیں ہونی تو پھر میری شفاعت قبول فرمالے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ میرے اِذن کے بغیر شفاعت کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اتنا شدّت سے الہام تھا کہ میں کانپ گیا اور خدا کے حضور بہت استغفار کیا۔ اس پر خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تمہیں اِذن دیا جاتا ہے۔ چنانچہ خدا کے اِذن سے آپ نے شفاعت کی تو اس لڑکے کو صحت ہوگئی اور وہ موت کے منہ سے واپس آیا۔

حضور انور نے فرمایا: بعض معاملات میں جب اللہ تعالیٰ اِذن دیتا ہے تو اپنے دوسرے پیاروں کو بھی اِذن دے دیتا ہے تو وہ شفاعت کر سکتے ہیں۔ لیکن شرط اللہ کا اِذن ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس شفاعت کا اصل اِذن اور اجازت خدا تعالیٰ نے صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے اور کسی کو نہیں دی کہ امّت کے لئے شفاعت کر سکے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے جو قیامت کے دن شفاعت کرے گی اور کوئی نہیں۔

بعد ازاں سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا حضور انور کی باتیں میرے سینے میں اتر رہی ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ میں ابھی رونے لگ جاؤں گا۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا: آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر پڑھیں۔ آپ نے سوائے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، آپؐ کی تعلیمات اور آپؐ سے عشق کے علاوہ کوئی زائد بات نہیں کی اور یہی اصل ہے۔**

اللہ تعالیٰ ان کو مزید اخلاص اور تعلق میں بڑھائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

ایک احمدی بچی سبیلا صاحبہ (Sibela) نے جلسہ سالانہ کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم تیار کی تھی۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران اردو میں مترنم آواز میں یہ نظم پیش کی۔ نظم کا پہلا شعر یہ ہے۔ ؎

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

❁...... **میسیڈ ونیا سے آنے والے ایک میاں بیوی Cikarski Jordan اور Lidija نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:**

ہم تیسری مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ اب ہم اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتے ہیں۔ جلسہ کے ماحول نے ہمیں متاثر کیا ہے۔ یہاں محبت اور بھائی چارہ کا ماحول ہے۔ ہم بڑی خوشی کے ساتھ اگلے جلسہ میں شامل ہونا چاہیں گے۔ جب ہم نے خلیفہ کی تقاریر سنیں تو ہم پر بہت گہرا اثر ہوا اور خاص طور پر جس طریق سے وہ ہمیں سمجھانا چاہ رہے تھے وہ بہت اچھا طریق تھا۔

❁...... **ایک مہمان Goran Stamboliski (گوران ستم بولیسکی) نے کہا:** جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ خاص طور پر جلسہ کے مین ہال میں جو پروگرام ہوئے اس نے ہمیں بہت متاثر کیا۔ سب انتظامات بہت اچھے طریق سے کئے گئے۔ جماعت کے افراد کے رویّہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کس قدر اپنے خلیفہ سے محبت کرتے ہیں، ان سے پیار کرتے ہیں۔ اس محبت اور عزت نے ہمیں حیران کر دیا اور یہ باتیں ہم اپنے سب جاننے والوں کو میسیڈ ونیا میں جا کر بتائیں گے۔

❁...... **میسیڈ ونیا سے آنے والے ایک مہمان Kiro Dimitrieusk (کیرو دی متروسکی) نے کہا:** میں آپ کی جماعت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں زندگی میں پہلی دفعہ اتنے اچھے لوگوں سے ملا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ متاثر اسلام کے پیغام نے کیا ہے، جو مجھے یہاں سے ملا۔ آپ کے پاس دیواروں پر جو پیغام لکھا ہوا ہے (بینرز وغیرہ) وہ صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں آپ لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ آپ محبت دکھاتے ہیں، امن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان سب باتوں نے ہمارے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔

❁...... **میسیڈ ونیا سے آنے والے ایک مہمان Idic Nejat (ایدچ نجات) نے کہا:** مجھ پر جلسہ کا بہت اثر ہوا ہے۔ جلسہ کی تقاریر بہت اچھی تھیں، جن کا خلاصہ امن اور دوسرے مذہب کا احترام، آپس میں محبت اور امن کا قیام ہے۔ یہ نظر آتا ہے کہ جماعت احمدیہ محبت اور امن تمام لوگوں کے لئے دکھاتی ہے۔ یہ جماعت کسی سے نفرت نہیں کرتی۔ یہ جماعت تمام لوگوں کو محبت کی طرف لے کر جاتی ہے اور اسلامی تعلیم بھی یہ ہے کہ سب کا احترام کیا جائے۔

❁...... **میسیڈ ونیا سے آنے والی ایک اور مہمان خاتون Julija Coneuska نے کہا:** حضور کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ جس طرح خلیفہ نے ہمارا استقبال کیا، اس نے مجھے بہت حیران کر دیا۔ مَیں حیران ہوئی کہ آپ کا علم کتنا وسیع ہے۔ آپ کو علم پر دسترس حاصل ہے۔ آپ کا وجود بہت پُرامن وجود ہے۔ خلیفہ میں یہ روحانی طاقت ہے کہ وہ سب لوگوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ ان کے ہر سوال کا جواب دینا اور جواب دینے کے لیے تیار رہنا اور سوالات بھی ایسے کہ ڈاکٹر بھی ان کے جوابات مشکل سے دے۔ خلیفہ نے ہر طرح سے ہمارا خیال رکھا اور ہمیں پوری توجہ دی۔

موصوفہ نے کہا: میں سوشل ورکر کے طور پر کام کرتی ہوں۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس جلسہ نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ مَیں مذہباً عیسائی ہوں لیکن اس کے باوجود ان دنوں بہت اچھا محسوس کر رہی ہوں۔ ان دنوں بہت خوش ہوں۔ اس طرح کے پروگرام میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ اس جلسہ نے بہت اچھے اثرات چھوڑے ہیں۔ میں پہلی بار اس طرح کے تجربات سے گزری ہوں کہ سب کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں یہاں موجود ہوں۔ میں آپ کے بہت اچھے مستقبل کی خواہشات رکھتی ہوں۔

❁...... **میسیڈ ونیا سے آنے والے ایک مہمان Toni Ajtouski (ٹونی ایوتسکی) نے کہا:** میں ایک صحافی ہوں، مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ امسال جلسہ پر آیا ہوں۔ یہ میرے لیے ایک نیا تجربہ ہے۔ بطور صحافی میں مختلف پروگراموں میں شامل ہوا ہوں، لیکن یہ سب سے اچھا پروگرام تھا۔ بہت زیادہ لوگ اس میں شامل ہوئے۔ سب کچھ اچھے طریق سے آرگنائز کیا گیا۔ یہاں ڈسپلن تھا۔ مجھے اس بات نے سب سے زیادہ متاثر کیا کہ سب لوگ، خدا کے نزدیک برابر ہیں۔ سب افراد میں برداشت ہے۔ مذاہب، قوم، زبان کی وجہ سے آپس میں اختلافات نہیں ہیں۔ ایک غیر مسلم کی حیثیت سے یہ بات میرے لیے سب سے اہم ہے۔

موصوف نے کہا کہ: آپ کا یہ پیغام کہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ بنی نوع کے آپس میں تعلقات کو قائم رکھ سکتا ہے اور اسی کے ذریعہ انسانیت قائم رہ سکتی ہے۔ مجھے یہ ماٹو بہت پسند آیا ہے، آپ کی مستقبل میں کامیابی کا متمنّی ہوں۔

❁...... **مسیڈ ونیا سے آنے والے وفد کے ایک اور مہمان Aki Akiov (آکی اکیوو) صاحب نے کہا:** اس جلسہ میں شامل ہو کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ میری توقعات پوری ہوئیں اور اب میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

❁...... **میسیڈ ونیا سے آنے والی ایک مہمان Sabina Ramadanova (سابینہ رمغانوا) صاحبہ نے کہا:** میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ جلسے کا سب سے پہلا اثر جو مجھ پر ہوا ہے وہ جماعت کے ان کارکنان کا تھا جو وہاں کام کر رہے تھے۔ وہ ہر ایک کا دھیان رکھ رہے تھے۔ مہمانوں کی بہت اچھے طریق سے مہمان نوازی کی گئی۔

موصوفہ نے کہا: رہائش کے انتظامات اچھے تھے، لیکن رہائش جلسہ کی جگہ سے دُور تھی اور ہمیں کافی انتظار کرنا پڑا۔ اگر رہائش جلسہ کے قریب ہوتی تو ہم گرمی سے ہم اتنے بے حال نہ ہوتے اور تقاریر کو زیادہ دھیان سے سنتے اور زیادہ تھکے ہوئے نہ ہوتے کیونکہ ہال میں آنے کے بعد اس بات کی فکر ہوتی کہ فریش ہوں اور کچھ کھائیں پیئیں۔

نیز موصوفہ نے کہا: جو لوگ جلسہ پر پہلی بار آتے ہیں، ان کا خصوصی خیال رکھا جانا چاہئے اور انہیں سب کچھ اچھی طرح بتایا جائے۔ وہ پہلے اسلام سے متعارف ہوں اور پھر انہیں مزید وضاحت کی جائے تا کہ وہ اسلام قبول کرلیں۔

❁...... **میسیڈ ونیا کے وفد کے مہمان Dragan Georgiev (دراگان گے اورگے ویو) نے بتایا:** میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ یہاں سب کچھ بہت شاندار تھا۔ بہت زیادہ تعداد میں لوگ موجود تھے۔ میرا مسلمانوں سے پہلی مرتبہ اس طرح اتنا قریبی تعارف ہوا ہے اور ایسی تقاریر سنی ہیں جو اسلامی تعلیم کے بارہ میں تھیں۔ یہاں مسلمانوں نے ہمارا استقبال ایسے کیا جیسے وہ ہمیشہ سے ہمیں جانتے ہوں۔ جلسہ کا معیار بہت بلند تھا۔ اتنے زیادہ لوگوں کی سب ضروریات کا بروقت خیال رکھا گیا، کھانا، پلانا وغیرہ۔ اگر مجھے دوبارہ توفیق ملی تو جلسہ پر دوبارہ ضرور آؤں گا۔

❁...... **ایک اور مہمان Zaklina Anotzelkovi Panoska (الکینا یانووسکا انجیلوسکا) نے بتایا:** جلسہ کا انعقاد بہت اعلیٰ پیمانے پر تھا۔ لوگوں کی بہت بڑی تعداد سے بہت متأثر ہوں۔ حفاظت کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ حضور کی تقاریر اور دیگر تقاریر بہت اچھی تھیں۔ حضور سے ملاقات پر بہت مطمئن ہوں اور شکر گزار ہوں کہ حضور نے ہمیں موقع دیا اور اپنے وقت میں سے ہمیں کچھ دیا۔ بہت اچھی ملاقات تھی۔ یہ میرے لئے بہت عظیم الشان تجربہ تھا۔ سب لوگ جو ملاقات میں موجود تھے حضور کے جوابات پر بہت مطمئن تھے اور حضور کی طرف سے عزت افزائی پر بہت مطمئن تھے۔

❁...... **میسیڈ ونیا سے آنے والے ایک مہمان Arben Fejzulai (اربن فے زولائی) نے کہا:** میں جلسہ پر پہلی بار شامل ہوا ہوں اور میرے لئے یہ سب

کچھ نیا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ اسلام میں ایسی جماعت بھی موجود ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد خاکسار اپنے آپ کو علمی طور پر بہت بہتر محسوس کر رہا ہے۔ مجھے احمدیت کے بارہ میں زیادہ علم حاصل ہوا ہے اور تجربہ بھی۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میں اس جماعت ہی کا حصہ ہوں۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا اکٹھا ہونا اور سب کی ضروریات کا خیال رکھنا یہ بہت بڑا کام ہے۔

موصوف نے کہا: جب میں حضور کی تقاریر سن رہا تھا تو مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ لوگ کیسے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں اور کسی کا نقصان نہیں چاہتے۔ آج حضور سے ملاقات میں جو کچھ میں نے حضور سے سنا اس کے بارہ میں غور کروں گا کہ ہمارے اور احمدیوں کے درمیان کیا فرق ہے۔ جو کچھ میں نے حضور سے سنا، مجھے بہت اچھا لگا۔ میرا پیغام جماعت کو یہ ہے کہ میرے ملک اور دیگر ممالک، جہاں ابھی جماعت قائم نہیں ہے، وہاں احمدیت کے مشنری بھجوائے جائیں جو وہاں کے لوگوں کو بتائیں کہ احمدیت کیا ہے۔

❁……**میسیڈونیا سے آنے والے ایک اور مہمان Mone Jovanov (مونے یووانو) صاحب نے کہا:** میں جلسہ میں شامل ہو کر اس کی یادوں کے ساتھ واپس جا رہا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات کا کام ایسا ہے کہ کوئی بھی ادارہ بہت مشکل سے سرانجام دے سکتا ہے، بلکہ میں کہوں گا کہ ایک بڑا ملک بھی اس معیار کا پروگرام منعقد نہیں کر سکتا۔ یہ ایک شاندار تجربہ تھا۔ جلسہ کا ماحول اس کی پلاننگ، اس کا انعقاد سب کچھ زبردست اور خوبصورت تھا۔ تقاریر علم سے پُر تھیں۔ جلسہ کا پیغام عالمی پیغام تھا کہ سب دنیا کے لئے بھلائی۔

حضور سے ملاقات بہت دلچسپ تھی۔ سب کی باتیں اطمینان اور صبر سے سنیں اور ان کے جوابات دیئے۔ جتنے بھی سوالات ہوئے حضور انور نے ان کے جوابات دیئے۔ حضور سے جو ملاقات ہوئی وہ بہت اعلیٰ پایہ کی تھی۔

میسیڈونین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے اختتام پر وفد کے تمام ممبران کو قلم بھی عطا فرمائے اور بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

……………………………

بوزنیا کے وفد کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک بوزنیا (Bosnia) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

بوزنیا سے امسال 47 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد زیر تبلیغ افراد کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ جلسہ کیسا گزرا۔ اس پر وفد کے ممبران نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ بہت اچھا گزرا اور سارے انتظامات بہت اچھے تھے۔ ہر چیز منظّم تھی۔

❁……**ایک خاتون نے عرض کیا** کہ میرے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ مجھے جلسہ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا اور میں نے حضور انور کے تمام خطابات سنے ہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں۔

موصوفہ نے اپنی ہمشیرہ کے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ بیمار ہے اور گھر میں پریشانیاں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁……**ایک مہمان خاتون نے عرض کیا** کہ میں اس وقت حضور کے سامنے ہوں۔ ایک عظیم الشان وجود کے سامنے ہوں۔ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ سب کا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ حضور انور کی تقاریر بہت اچھی تھیں اور ہم سب پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁……ایک خاتون Zeinaba صاحبہ نے عرض کیا کہ جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے ہمیں اپنے مذہب کے بارہ میں حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے اور بہت کچھ معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور کی پُر اثر شخصیت نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔

❁……ایک دوست صغیر صاحب نے عرض کیا کہ یہ میرا دوسرا جلسہ سالانہ ہے جس میں مَیں شامل ہوا ہوں۔ یہ جلسہ میرے لئے ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس جلسہ میں بیعت کر کے مجھے احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ میرا کوئی سوال نہیں ہے۔ میں صرف حضور انور کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ حضور انور کو صحت دے اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔

❁……**ایک خاتون Aldina صاحبہ نے عرض کیا** کہ یہاں آنے سے قبل اسلام کے بارہ میں علم نہ ہونے کے برابر تھا۔ جلسہ میں شامل ہو کر خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر صحیح اسلامی تعلیم کا علم ہوا اور بہت ساری ایسی باتیں معلوم ہوئیں جو کہ پہلے میرے علم میں نہیں تھیں۔ جلسہ کے سارے انتظامات بہت عمدہ اور منظّم تھے۔

❁……**ایک خاتون Emina صاحبہ نے عرض کیا کہ میں اللہ کے فضل سے احمدی ہوں اور میرا بیٹا غالباً Balkan میں سب سے پہلا وقف نو ہے۔** موصوفہ نے عرض کیا کہ میری زندگی کی سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ میرا بیٹا نیک اور خادم دین ہو۔ میری والدہ جنگ سے متاثر ہو کر ذہنی مریض بن چکی ہے اور میرے والد کے دل میں اسلام کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ **میں اپنے خاندان میں وہ پہلی احمدی عورت ہوں جس کو پردہ کرنے کی وجہ سے اپنے ہی خاندان کے لوگوں سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن میں ان مشکلات سے ڈرتی نہیں ہوں اور اب میرے لئے یہ باتیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔** موصوفہ نے والدین کی ہدایت کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کے دل کو نرم کرے تا کہ وہ احمدیت قبول کر لیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور تمام مشکلات دور فرمائے۔

❁……ایک مہمان جو رومن کمیونٹی کے صدر ہیں نے عرض کیا کہ میں ایک ایسے شہر سے تعلق رکھتا ہوں جہاں سب سے زیادہ جنگ کا اثر ہوا ہے۔ جنگ کے دوران جس طرح سربوں پر حملہ ہوا۔ ہم رومن لوگوں نے مل کر ان کا مقابلہ کیا۔ میں خود اپنے دو بیٹوں کے ساتھ جنگ میں شامل ہوا۔ ایک بیٹا شہید ہو گیا۔ میں اس مشکل دور کو کبھی بھول نہیں سکتا۔ میں اب رومن لوگوں کی ترقی کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ ایک پروگرام میں جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق قائم ہوا۔ آج یہاں حضور کو دیکھ کر بہت خوش ہوں۔

حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت ڈالے۔ آپ اپنے بچوں اور نوجوانوں کو تعلیم دلوائیں۔ تعلیم کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔ بہرحال ترقی کرنے کے لئے پڑھنا پڑے گا۔ اس طرف توجہ دیتے رہیں۔

❁……ایک بزرگ غیر احمدی دوست Bayro Beganovich نے عرض کیا کہ میری عمر 77 سال ہے۔ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش حضور انور کو دیکھنے کی تھی جو آج پوری ہو گئی ہے۔ خدا کی قسم اب مجھ پر موت وارد ہو جائے تو مجھے اپنی زندگی سے کوئی شکوہ نہ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ کی صحت، عمر اور کوششوں میں برکت دے۔ 77 سال عمر ایسی عمر نہیں ہے۔ خدا آپ کو مزید عمر دے اور صحت والی زندگی دے۔

❁……ایک دوست نے عرض کیا کہ میں جلسہ پر آ کر بہت خوش ہوں اور میرا دل بہت مطمئن ہے۔ ہمیں یہاں اطمینان قلب نصیب ہوا ہے۔

❁……ایک مہمان دوست نے عرض کیا کہ میرے پاس بس ایک ہی بات ہے کہ میں یہاں جلسہ میں آ کر دل کی گہرائیوں سے مطمئن ہوا ہوں۔

❁……ایک احمدی خاتون Sanela صاحبہ نے عرض کیا کہ حضور انور نے اپنے خطابات میں جن امور کی طرف توجہ دلائی ہے، حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مربی سلسلہ نے اس خاتون کے حوالہ سے بتایا کہ یہ تبلیغ میں بہت فعال ہیں اور بہت نڈر ہو کر تبلیغ کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہابیوں سے بھی بہت دلیری سے بات کرتی ہیں۔ جب وہابی لوگ ہمارے بک سٹال پر آ کر الٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں تو یہ ان کو نڈر ہو کر جواب دیتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنی حفاظت کا خیال رکھا کریں۔

❁……ایک دوست نے عرض کیا کہ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جلسہ کا سارا انتظام بہت عمدہ رنگ میں آرگنائز ہوا۔ ایسا منظّم پروگرام میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ہم حضور کے لئے دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور حضور نعمتوں کو اور بھی زیادہ بانٹتے رہیں۔

❁……ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں بہت خوش ہوں۔ میں گزشتہ تین سال سے جلسہ پر آ رہی ہوں۔ اب واپس بوزنیا جانے کو دل نہیں چاہتا۔ جلسہ بہت اچھا تھا۔ حضور انور کے خطابات نے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔

❁……ایک مہمان محمد علی نے عرض کیا کہ میں ایک معمر شخص ہوں اور یہاں کے ماحول میں جو دن گزارے وہ الفاظ میں بیان نہیں کئے جا سکتے۔ حضور سے ملاقات میری زندگی کا ایک خاص واقعہ ہے جو زندگی کے حسین ترین واقعات میں سے ہے۔ اس جماعت کی تعلیم ہی حقیقی اسلام ہے اور ہر ایک اس پر عمل پیرا ہے۔

❁……ایک خاتون مہمان نے عرض کیا کہ میں بوزنیا سے آئی ہوں۔ یہاں آ کر میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ حضور انور کو دیکھ کر اور مل کر بہت ہمت ہوئی ہے۔ اس وقت اسلام کی جو حالت ہے اسے دیکھ کر بہت مایوسی تھی۔ لیکن حضور انور کے خطابات سن کر اور حضور انور کو دیکھ کر بہت تسلی ہوئی ہے کہ کوئی تو ہے جو اسلام کی ترقی کے لئے اور اسلام کے دفاع کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ ان کو ہمت دے، صحت دے اور یہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو اس دور میں اسلام کی خدمت کرنے والے ہیں۔

❁……ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں پانچ سال سے احمدی ہوں۔ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے اور میری توقعات سے بہت بڑھ کر ہے۔ اتنے بڑے Event سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اپنی کمیاں دیکھیں، خامیاں دیکھیں، انسان جلسوں سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ دعا کریں کہ میری فیملی احمدی ہو جائے۔ میں اپنے خاندان میں اکیلی احمدی ہوں۔ میرے والدین نے مجھے گھر سے نکال دیا تھا۔ میری شادی ایک پاکستانی احمدی دوست سے ہوئی۔ میں ترجمے کے کام میں مدد کرتی ہوں۔ بوزنین جماعت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

❁……ایک احمدی خاتون مدینہ صاحبہ بیان کرتی ہیں: میں اپنی فیملی میں اکیلی احمدی تھی اس لئے پہلے جلسوں میں شامل نہیں ہو سکی۔ لیکن اب اللہ کے فضل سے میرا رشتہ ایک احمدی کے ساتھ ہوا ہے۔ میری پہلی خواہش یہی تھی کہ شادی کے بعد جلسہ میں شامل ہوں۔

موصوفہ نے کہا کہ: اس جلسہ میں شامل ہو کر اور حضور انور سے ملاقات کر کے اور حضور انور کے خطابات سن کر شدت سے اس بات کا احساس ہوا ہے کہ مجھ میں ابھی بہت کمزوریاں ہیں اور مجھے اپنی اصلاح کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کہ میرے خاندان میں سب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق نصیب ہو۔

❁……**ایک دوست Maid صاحب جو کہ پہلے غیر از جماعت امام تھے اور اب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:** میں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور کل میں نے بیعت کی تھی۔ **حضور انور کے دیدار سے ہی میرے سالوں کے سوالات حل ہو گئے ہیں۔** میں نے حضور کے چہرہ میں ایک نور دیکھا ہے۔ حضور کے چہرہ کا نور ہی بڑی دلیل ہے۔

موصوف نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی خلیفۃ المسیح ہیں اور آپ کا چہرہ گواہی دیتا ہے کہ جماعت احمدیہ سچی جماعت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان میں بڑھاتا چلا جائے۔

❁……ایک غیر از جماعت دوست فرید صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کا وجود خود اپنی ذات میں ایک معجزہ ہے اور جلسہ میں دعوت کے لئے بہت شکرگزار ہوں۔

موصوف کے متعلق مبلغ سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ: جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے ان کا جماعت کے ساتھ اتنا مضبوط تعلق نہیں تھا لیکن حضور انور سے ملاقات کے بعد ان میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور جماعت اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے ان کے دل میں احترام بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

ایک خاتون وحیدہ صاحبہ نے کہا: پہلی مرتبہ اس قسم کے ماحول میں وقت گزارنے کا موقع ملا۔ میں حضور انور کے خطابات سے بہت متاثر ہوئی ہوں اور اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ حضور انور کے چہرہ مبارک میں جو نور ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور خدا تعالیٰ کے فرستادہ ہیں۔ حضور انور سے ہونے والی ملاقات کے واقعہ کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس کو صرف انسان محسوس ہی کر سکتا ہے۔

بوزنیا کے وفد کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے سبھی ممبران نے حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

....

کوسووو کے وفد کی ملاقات

بعدازاں ملک کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

کوسووو سے آنے والا وفد 17 افراد پر مشتمل تھا جن میں دو خواتین اور دو بچے بھی شامل تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ کون سے افراد پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں اور ان کے جلسہ کے بارہ میں کیا تاثرات ہیں؟

❁...... وفد کے ایک ممبر AGRON BINAKAJ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال کے مقابل پر جلسہ کے انتظامات میں غیر معمولی وسعت اور نمایاں تبدیلیاں محسوس کی ہیں۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔

❁...... SHAIP ZEQIRA نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس جلسہ میں شامل ہوکر انتہائی خوش ہوں اور یہ میری زندگی کے بہترین اور مسرت آمیز دن تھے۔ جلسہ کے تمام انتظامات اور یہاں موجود ہر شخص نے مجھے متاثر کیا ہے۔ سارے انتظامات بہت منظّم تھے۔ موصوف نے کہا کہ مجھے ایک روحانی خوشی بھی حاصل ہوئی ہے۔

❁...... SHKELQIM BYTYCI صاحب جو بطور لوکل معلم خدمت بجالا رہے ہیں وہ بھی پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کوسووو میں ہماری جماعت کی تعداد بہت کم ہے۔ میں پہلی دفعہ یہاں آکر اتنی بڑی جماعت کو دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہوکر مجھے حقیقتاً اس بات کا احساس ہوا ہے کہ میں احمدیت کی عظیم فیملی کا ایک حصہ ہوں۔

موصوف نے کہا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطابات انتہائی پُرمعارف اور سبق آموز تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ میں تمام اعلیٰ انتظامات کے لئے بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

❁...... وفد میں شامل ایک خاتون RINA ZEQIRAJ صاحبہ نے بتایا کہ میں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ جلسہ کے تمام انتظامات ہر لحاظ سے مکمل تھے۔ اگر کسی کو جماعت احمدیہ کی صداقت کا ثبوت چاہئے تو وہ یہاں جلسہ پر آئے اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے بڑا اچھا نکتہ بیان کیا ہے۔

موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں کوسووو کی جماعت کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ۔ میں تو ہر چھوٹی جماعت کی لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ وہاں بھی اتنی وسعت پیدا ہوجائے کہ وہاں بھی بڑے بڑے جلسے منعقد ہونے لگیں۔

❁...... ایک دوست Alban Zeqiraj صاحب نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کوسووو کے تمام احباب کی طرف سے السلام علیکم عرض کیا۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت کوسوو کے تمام احباب کے نام وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پیغام بھجوایا۔

موصوف نے عرض کیا کہ گزشتہ چار سال سے کوسووو میں کوئی مرکزی مبلغ نہیں ہے۔ حضورانور سے دعا کی درخواست ہے کہ وہاں جلد ایک مبلغ کے آنے کے سامان پیدا ہوجائیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنے ملک کے لیڈروں اور مولویوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل عطا فرمائے اور ان کی طرف سے پیدا کی گئی روکیں دور ہوجائیں۔

❁......بعد ازاں کوسووو جماعت کے سیکرٹری اشاعت محمد پیتسی (Muhamet Peci) صاحب نے عرض کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے اور ایک اور دوست Rexhep Hasani صاحب کو قرآن کریم کے البانین ترجمہ کی پروف ریڈنگ کی ذمہ داری دی ہے اور یہ غیر معمولی طور پر مشکل اور نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ موصوف نے حضورانور کی خدمت میں اس اہم ذمہ داری کی بطریق احسن ادائیگی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ بہت احتیاط سے کریں۔ بہت توجہ طلب امر ہے۔ جب بھی ترجمہ کا کام شروع کریں تو دعا کے ساتھ شروع کریں اور دعا پر ہی ختم کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین

❁...... ایک دوست Bleart Zeqiraj صاحب نے عرض کیا کہ کوسووو جماعت کے بعض احباب کی خواہش ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کریں۔ موصوف نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

❁...... ایک اور دوست مکرم Ilirian Ibrahimi صاحب نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اُن تمام دعاؤں کو جو آپ نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں کوسووو سے آئے ہوئے وفد کے تمام اراکین کے حق میں قبول فرمائے۔

❁......حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں شامل ایک دوست Nezir Balaj صاحب کے متعلق دریافت فرمایا کہ وہ کب سے احمدی ہیں؟

اس پر موصوف نے اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے بیعت کئے تین سال ہوچکے ہیں۔ موصوف نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق دے اور جماعت کوسووو کی ترقیات میں مثبت کردار ادا کرنے کی توفیق دے۔

کوسووو کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

....

مونٹینیگرو کے وفد کی ملاقات

بعدازاں بارہ بجکر پچاس منٹ پر ملک مونٹینیگرو (Montenegro) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس وفد میں Ragip Shaptafi (راغب شپتافی) صاحب، Ali Kovaçi علی کوواچی صاحب شامل تھے۔

راغب صاحب دوسری دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کے جلسہ میں بہت ہی نمایاں فرق محسوس کیا، بلحاظ انتظامات کے اور بلحاظ تعداد کے بھی۔ جلسہ کی تقاریر اور خصوصاً حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات بہت ہی ایمان افروز تھے۔

انہوں نے بتایا کہ وہ پچھلے سال جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور واپس جانے کے بعد انہوں نے اپنے حلقہ احباب میں کئی لوگوں سے جماعت کے تعلق سے رابطہ کیا۔ اپنے شہر کے Mayor سے اور ان کے نائب سے بھی رابطہ کیا۔ نیز Montenegro کے ایک سابق منسٹر سے بھی رابطہ کرکے جماعت کے بارہ میں بتایا۔

موصوف نے بتایا کہ اس وقت دو رکاوٹیں نظر آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو دوسرا مسلمان طبقہ ہے وہ جماعت کے خلاف ہے اور وہ قریب نہیں آتا اور دوسری چیز یہ ہے کہ غیر مسلم مذہب کے قریب نہیں آتے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ مسلمان تو ذاتی مفاد دیکھتے ہیں۔ خود نہیں سوچتے کہ جماعت احمدیہ کیا کہتی ہے اور جماعت کی کیا تعلیم ہے۔ جو پاکستانی مولوی کہتا ہے اس کو مان لیتے ہیں اور اسی کے پیچھے چلتے ہیں۔ انہی علماء سوء نے اسلام کی جو شکل بگاڑی ہے اس کو ختم کرنے کے لئے امام مہدی نے آنا تھا۔

Ragip صاحب نے بتایا کہ Montenegro میں مسلمانوں کے نزدیک عموماً یہی مشہور ہے کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہیں کرتی، لیکن جو شخص جماعت کو قریب سے دیکھتا ہے تو اس پر فی الفور واضح ہوجاتا ہے کہ یہ محض جھوٹ ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جماعت احمدیہ پر انتہائی جھوٹا الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہیں کرتے۔ جبکہ ہم تو دعوت دیتے ہیں کہ آئیں اور ہمیں دیکھیں۔ ہم سے خاتم النبیّین کے صحیح مقام پر بحث کریں۔ ساری دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ کون صحیح ہے اور کون غلط ہے؟ لیکن مخالفین ہم سے بات کرنے کے لئے ہی تیار نہیں ہوتے کیونکہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

موصوف نے بتایا کہ اس حوالہ سے حضورانور کے خطبہ جمعہ نے انہیں بہت متاثر کیا ہے۔ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہیں، لیکن حضور کا خطبہ سننے سے میرے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت گھر کرگئی۔

موصوف نے کہا کہ وہ جماعت کی سچائی کے قائل ہوچکے ہیں۔ جلسہ کے آخری دن وہ بیعت میں حصہ نہیں لے سکے جس کی وجہ ان کی علالت طبع رہی۔ ان کا بلڈ پریشر high ہوگیا تھا۔ لیکن اب وہ اپنے آپ کو احمدی خیال کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں موصوف نے بتایا کہ جب وہ بیمار ہوئے تو ان کی تیمارداری جلسہ گاہ میں موجود 4 مختلف ڈاکٹروں نے کی اور ان کا بہت زیادہ خیال رکھا۔ اس سے بھی وہ بے حد متاثر ہیں۔

اس وفد میں شامل علی صاحب (Ali Kovaçi) نے بتایا کہ وہ پہلی بار جلسہ پر آئے ہیں اور انہیں افسوس ہے کہ وہ پہلے کیوں نہیں آئے اور اتنی دیر کیوں کردی۔

موصوف نے کہا کہ میں جلسہ پر آکر بہت خوش ہوں۔ مجھے اطمینان قلب حاصل ہوا ہے۔ مہمان نوازی بھی بہت عمدہ تھی۔ دنیا میں اس وقت صرف جھگڑا اور اختلافات ہیں لیکن جس طرح کا اتفاق آپ لوگوں میں موجود ہے وہ دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتا۔

موصوف نے بتایا کہ جب انہیں جلسہ کے بارہ میں بتایا گیا تھا تو انہوں نے کچھ اندازہ تو کیا تھا لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ اتنے عظیم الشان پیمانہ پر ہوگا۔ اگر کوئی چھوٹا سا بھی مسئلہ پیش آتا تو وہاں پر موجود رضاکاران اس کو بہترین رنگ میں حل کردیتے۔ اتنے لوگوں کے لئے کھانے کا انتظام بہت حیران کن تھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ یہاں آئیں اور اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھیں اور نئی روحانی دنیا دیکھیں۔

موصوف نے کہا کہ مونٹینیگرو میں جماعت کے قیام اور مشن کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب جماعت رجسٹرڈ ہوجائے گی اور سینٹر قائم ہوجائے گا تو لوگ خود دیکھ لیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مونٹینیگرو میں لٹریچر شائع کریں۔ ہمارا کام ہے کہ جس طریق سے بھی ہو اسلام کی اشاعت کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہی تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ ہے۔ ہدایت تو پہلے مکمل ہوگئی تھی۔ اب یہ تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ ہے۔ مولویوں نے تو دین کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ ہر مولوی کہتا ہے کہ میرا دین سب سے اچھا ہے جبکہ اصل دین تو قرآن ہے اور ثابت شدہ احادیث ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہی اسلام ہے نہ کہ وہ جو مولوی نے اپنے پاس سے ہی بنایا ہوا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ جرمنی میں جماعت احمدیہ کا تعارف بہت مضبوط ہے اور وہ اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں کہ جرمن حکومت جماعت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ دراصل حقیقی اسلام کی تعلیم پیش کرتی ہے اسی لئے جماعت کی نیک نامی ہے۔ جہاں بھی اسلام کا حقیقی چہرہ دکھایا جاتا ہے تو لوگوں پر اس کا لازماً خوش کن اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسلام کی تشہیر شدت پسند تنظیموں کی طرف سے ہو تو اس کا لازماً بدترین اثر ہوتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے دعاگو ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت دے اور آپ کو توفیق دے کہ آپ جماعت کے ساتھ تعلق نبھانے والے ہوں اور جماعتی کاموں میں مددگار بننے والے ہوں۔ کامیابی کے لئے آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کے لئے مزید راہیں کھلتی چلی جائیں۔ آخر پر موصوف نے یہ بھی کہا کہ میں اپنے آپ کو احمدی شمار کرتا ہوں۔

مونٹینیگرو کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات دوپہر ایک بجے ختم ہوئی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء......از صفحہ نمبر 20

بھی فیضیاب ہوتے رہو گے۔ تمہاری اکائی اور طاقت بھی قائم رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے چلے جانے والے رہو گے۔ پس اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ میں جماعت کا ممبر ہوں، جماعت احمدیہ میں شامل ہوں اور خلافت احمدیہ کو مانتی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتی ہوں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کا کامل جوا اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا۔ کامل اطاعت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔

کوئی احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات سے جان بوجھ کر باہر نکلتا ہے وہ احمدی ہی نہیں ہے۔ بعض غلطیاں ہو جاتی ہیں، کوتاہیاں ہو جاتی ہیں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن اگر ارادتاً کوئی ان احکامات سے باہر نکلے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس نظام سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں یہ شرط بھی رکھی ہے کہ

’’اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یعنی ایک احمدی رسم و رواج کے پیچھے نہیں جائے گا۔ ہوا و ہوس، دنیا کی لالچ اور ہوس اور فیشن، ان کے پیچھے نہیں جائے گا۔ غلط باتوں کے پیچھے نہیں جائے گا۔ اور قرآن کریم کے جو احکامات ہیں ان پر مکمل طور پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بتایا ہے اس کو اصول بنا کر اس پر اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا۔ ایک احمدی کے لئے یہ احمدی ہونے کی شرط ہے۔

پس یہ ان شرائط میں سے ایک شرط ہے جس پر ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ مرد ہو یا عورت دونوں کے لئے ہے۔ اگر کوئی اپنے رسم و رواج کے پیچھے چل رہا ہے اور معاشرے کے غلط طور طریقے اس کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں تو بیعت کا حق ادا نہیں کر رہا۔ اگر دنیا کی ترجیحات اور معاشرے کا اثر اسے دین کی باتوں پر عمل کرنے سے روک رہا ہے تو یہ کمزوری اسے بیعت کے حق کی ادائیگی سے دُور لے جا رہی ہے۔ اگر قرآن کریم کے احکامات کو کوئی ناقابل عمل قرار دیتا ہے تو وہ نہ ہی بیعت کا حق ادا کر رہا ہے اور نہ ہی اسلام میں شمار ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں پر عمل نہیں تو احمدی ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ احمدیت تو ہے ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم اور ہر قول پر عمل کی حتی المقدور کوشش اور کامل اطاعت کا نام اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر پھر خلافت کے نظام سے وابستہ کر دیا جس کے ذریعہ سے افرادِ جماعت کو، مَردوں کو اور عورتوں کو بھی، جوانوں کو بھی، بوڑھوں کو بھی بار بار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور اسی طرح نظام جماعت بھی اس کام کے لئے مقرر ہے اور نظام جماعت کو یعنی جو عہدیدار مقرر ہیں ان کو یہ کام کرنے چاہئیں اور تقویٰ پر چلتے ہوئے کرنے چاہئیں۔ اگر ہم میں سے کوئی ان باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کی طرف توجہ دلاتی ہیں تو وہ مرد ہو یا عورت اپنے ایمان کو ضائع کر رہا ہے۔ وہ جماعت کی مجموعی طاقت کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ وہ دنیا کے سامنے اپنے عمل اور تعلیم میں تضاد کی وجہ سے، اختلاف کی وجہ سے غیروں کے سامنے بھی اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہا ہے۔ پس ہر احمدی مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے جائزے لیں کہ ہم کس حد تک اَطِیْعُوا اللّٰہَ اور اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو ایسے احکامات دیتا ہو جن میں حکمت نہیں ہے یا ایسے حکم دیتا ہو جس سے انسان کو اور معاشرے کو فائدہ نہ پہنچ رہا ہو یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کسی ایسی اطاعت کا حکم دے رہے ہوں جو صرف انسان کو پابند کرنا چاہتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کو کسی پابندی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جو حکم ہیں ہمارے فائدے کے لئے ہیں۔ ہماری زندگیوں کو سنوارنے کے لئے ہیں بلکہ یہ اطاعت جہاں ہماری زندگیوں کو سنوارتی ہے وہاں یہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا مورد بناتے ہوئے فلاح پانے والا بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ جو مومنین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جانے پر یہ کہتے ہیں کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا تو فرمایا کہ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اور وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ سن کر اطاعت کرنے والے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ انہیں کشائش بھی عطا ہوتی ہے۔ وہ کامیابیاں بھی حاصل کرنے والے ہیں۔ وہ ان فائدہ مند اور نیک خواہشات کو حاصل کرنے والے ہیں جن کی وہ خواہش کرتے ہیں یا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یقیناً ایک مومن جو ہے اس کی خواہشات ہمیشہ نیک ہی ہوا کرتی ہیں۔ وہ لغویات کی تو خواہش نہیں کر سکتا اور پھر خوشی اور اچھی حالتوں کے پانے والے بھی ہوتے ہیں۔ انہی لوگوں کو جو اطاعت کرتے ہیں خوشیاں بھی ملتی ہیں اور ان کی حالتیں بھی بہتر ہوتی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی وجہ سے ان کی آسانیوں اور فضلوں کی حالت ہمیشہ کے لئے قائم رہنے والی بن جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ (النور: 53)۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ ان کو کامیابیاں ملتی ہیں۔ انہیں فتوحات ملتی ہیں وہ اپنے مقاصد کو حاصل کر لیتے ہیں۔ پس کامیابیاں اور فتوحات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلنے والے اور ہر بات کو سن کر اطاعت کرنے والے ہیں اور جماعت کی کامیابی اور ترقیات بھی اسی سے وابستہ ہیں۔ ایک شخص چاہے وہ عورت ہے یا مرد جب بیعت میں آتا ہے تو یہ عہد کرتا ہے کہ میں صرف اپنے عارضی اور دنیاوی فائدے کو ہی سب کچھ نہیں سمجھتا بلکہ میرا دین مجھے ہر چیز پر مقدم ہے۔ میں جماعت کے نظام اور اس کی ترقی کے لئے کوشش کروں گا۔

پس اس کے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت پر عمل کریں۔ تبھی ہماری اکائی قائم رہے گی۔ تبھی جماعت کا ایک خوبصورت تصور ہم دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں لیکن اگر ہر ایک اپنی مرضی کی باتیں کر رہا ہو، جو اس کے دل میں ہے چاہے وہی کر رہا ہو، اگر ہر ایک اپنے مفادات کو ہی فوقیت دے رہا ہو، اگر اپنے مفاد میں ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مان لی جائے۔ اگر معاشرے کے خوف یا ماحول کی عمومی حالت ہمیں بعض احکامات پر عمل کرنے سے جھینپنے اور شرمانے والی بنا رہی ہو، اگر ہم یہ سمجھ رہے ہوں کہ بعض باتوں میں میری ترقی معاشرے کی عمومی رَو کے ساتھ چلنے میں ہی ہے تو چاہے وہ مرد ہے یا عورت اگر وہ سمجھتا ہے یا سمجھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات فرسودہ ہیں اور اس نئے زمانے سے مطابقت نہیں رکھتے تو وہ غلط ہے۔ وہ اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر رہا ہے اور کر رہی ہے، اور جماعت کے لئے بھی نہ صرف بدنامی کا باعث بن رہے ہیں بلکہ جماعتی ترقی میں بھی روک ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا قرآن کریم ہر زمانے کی کتاب ہے اس کے خیال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت اسے زمانے کی ترقیات سے محروم کر کے پرانے زمانے میں دھکیل رہے ہیں تو ایسی سوچ رکھنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا جس بات کو اپنی ترقی پر محمول کرتی ہے وہ تباہی کے گڑھے ہیں جس میں گر کر ایک دن وہ تباہ و برباد ہونے والی ہے اور کامیابیاں اور ترقیات اور حفاظت کے راستے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں ہی ہیں۔ حفاظت کے حصار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہی ہے۔ اس زمانے میں جو راستے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائے ہیں وہی عافیت کے حصار کی طرف لے جانے والے ہیں۔

گزشتہ دنوں اسی دورے کے دوران یہاں فرینکفرٹ میں ہی مجھے یونیورسٹیز کے کچھ پروفیسر ملنے کے لئے آئے۔ تقریباً سارے ہی ریلیجس سٹڈیز (Religious studies) کے تھے یا مذہب یا کلچر کے ساتھ ان کا تعلق تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ تم لوگ یعنی احمدی بڑے کھلے دل کے ہو۔ تم لوگ سارے کام ایسے کرتے ہو جس سے ملک سے وفاداری بھی ظاہر ہوتی ہے اور دوسروں کے حقوق کا خیال بھی رکھا جاتا ہے۔ یا کم از کم تعلیم یہ دیتے ہو۔ لیکن تمہاری جماعت کا پچاس فیصد حصہ ان کاموں میں شامل نہیں۔ جب میں نے اس سے کہا کہ تمہاری اس سے کیا مراد ہے؟ تو کہنے لگا کہ یہ عورتوں اور مردوں کی تفریق جو تمہارے اندر ہے یہ عورتوں کو کام کرنے سے محروم کر رہی ہے۔ میں نے کہا یہ تفریق کیا ہے؟ بتاؤ ذرا۔ تو انہوں نے کہا مثلاً اکٹھے ڈانس کرنا اور کلبوں وغیرہ میں جانا۔ یہ ان کی ترقی ہے اور اگر تم کلبوں میں نہیں جاتے تو یہ ایک حصے کو محروم کر رہے ہو۔ میں نے اس پروفیسر صاحب کو کہا کہ تمہیں مذہب اور اپنی ان روایات میں فرق کرنے کی ضرورت ہے۔

یہاں مَیں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ جہاں تک ڈانس اور کلبوں میں جانے کا سوال ہے تو نہ مَردوں کو اس کی اجازت ہے نہ عورتوں کو۔ مرد اور عورت کو نہ اکٹھے جانے کی اجازت ہے، نہ علیحدہ علیحدہ جانے کی۔ اگر مرد جاتے ہیں تو وہ بھی گناہ کرتے ہیں۔

بہرحال میں نے انہیں کہا کہ عیسائیت اپنی تعلیم بھول چکی ہے اور لوگوں کو اپنے اندر رکھنے کے لئے یا اپنے اندر سمیٹے رکھنے کے لئے لوگوں نے جو کلچر اور آزادی کے نام پر غلط روایات رائج کر لی ہیں ان کو مذہب کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ لیکن ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں اس لئے ہمیں تو جو ہمارا مذہب کہتا ہے ہم نے اس کے مطابق چلنا ہے۔ میں نے کہا کہ آئرلینڈ جو یورپین ممالک میں اپنے آپ کو بڑا عیسائیت پر قائم ملک کہتا ہے کہ وہ لوگ مذہب پر بڑے قائم ہیں۔ عیسائیت سے ابھی تک ان کا تعلق ہے اور ان کی بڑی اکثریت عیسائیت پر قائم ہے، مذہب پر قائم ہے۔ وہاں ہم جنسی کا قانون پاس کرنے کے لئے ریفرینڈم ہوا تو لوگوں نے اس کے حق میں کثرت سے رائے دی۔ یہ گزشتہ دنوں کی ہی بات ہے اور اس پر وہاں کے آرچ بشپ نے کہا کہ لوگوں کی رائے کے احترام میں ہمیں بھی یعنی چرچ کو بھی اس بارے میں زیادہ سختی نہیں کرنی چاہئے اور اس بات کو اپنا لینا چاہئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ لوگوں کا کام ہے کہ مذہب کی تعلیمات پر عمل کریں۔ مذہب کا یہ کام نہیں ہے کہ لوگوں کی مرضی سے چلے۔ اگر کسی مذہب کو ماننا ہے تو آپ کا فرض ہے، ماننے والوں کا فرض ہے کہ اس کی تعلیم پر عمل کریں۔ مذہب آپ کی ہدایت پر نہیں چلے گا۔ مذہب آپ کی ہدایت کے لئے آتا ہے۔ پس ہم تو اس بات پر عمل کرتے ہیں اور چلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ برائیاں ہیں، ان سے بچو۔ میں نے ان کو بتایا کہ تمہاری بائبل میں بھی یہی لکھا ہوا ہے کہ یہ برائی ہے۔ اب ان برائیوں سے بچو گے تو تبھی کامیابیاں حاصل کرو گے، تبھی تمہاری ترقی ہوگی۔ تبھی تمہیں دینی اور دنیاوی ترقی ملے گی۔ میں نے ان سے کہا کہ تم جسے عورت اور مرد کی تفریق کہہ کر برائی سمجھتے ہو یا سمجھتے ہو کہ اس کی وجہ سے عورت کے حقوق غصب ہو رہے ہیں یہی اچھائی ہے۔ دراصل وہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ تم لوگ اس طرح عورت کی آزادی سلب کرتے ہو۔ انہیں میں نے جلسوں اور اجتماعوں کی مثال دے کر کہا کہ اس طرح عورتیں زیادہ آزادی سے اور زیادہ اعتماد سے اپنے کام سرانجام دیتی ہیں۔ پس ہمیں کسی اعتراض کرنے والے کے نہ کسی اعتراض سے متأثر ہونے کی ضرورت ہے نہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے ان باتوں سے ڈر کر اپنی روایات اور تعلیم کو چھوڑ کر اپنی زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ یہ مذہب سے دور ہٹے ہوئے یا اسلامی تعلیمات پر اعتراض کرنے والے لوگ ہمارے ہمدرد بن کر ہمیں مذہب سے دور ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں حکمت ہے اور ہر حکم جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمارے فائدے کے لئے ہے۔ اس لئے بجائے ایسے لوگوں کی باتوں میں آنے کے ہر عورت کو، ہر احمدی لڑکی کو اپنا دینی علم بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض پابند کرنے والے احکامات اگر عورتوں کو دیئے ہیں تو ان کے فائدے کے لئے ہی دیئے ہیں اور صرف عورتوں کو ہی پابند نہیں کیا گیا بلکہ مَردوں کو بھی پابند کیا گیا ہے۔ لیکن دین سے ہٹانے والے یا ہٹانے والی قوتیں عورتوں کو یہی کہتی ہیں کہ دیکھو تمہارے مرد آزاد ہیں اور تمہارے پر پابندیاں ہیں۔ حالانکہ یہ صرف شیطانی وساوس ہیں جو شیطان ہمارے دلوں میں مختلف طریقوں سے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ وہ جب اپنی اطاعت کا اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیتا ہے تو ہمیں تباہی سے بچانے کے لئے حکم دیتا ہے۔

پس ایک حقیقی احمدی کو بڑی کوشش سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اسی میں ہماری زندگی اور بقا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہماری زندگیاں ختم ہو جائیں گی۔ چند دن کی یہ دنیاوی زندگی ہے اس کے بعد پھر خوفناک انجام بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکامات پر عمل کرنے کے لئے جہاں اس دنیا میں اس کے لئے بھلائی کے سامان پیدا فرماتا ہے وہاں اگلے جہان میں بھی اسے کئی گنا ثواب کا مستحق بناتا ہے۔

مَیں ان لڑکیوں سے بھی کہتا ہوں جو یہاں پلی بڑھی ہیں یا جو پاکستان سے آ کر یہ سمجھتی ہیں کہ اس معاشرہ میں عورت کے بڑے حقوق ہیں اور یہاں آزادی ہے اور اس آزادی کی وجہ سے ان قوموں کی ترقی ہے۔ یاد رکھیں اگر ان کو کوئی دنیاوی ترقی مل رہی ہے تو ان کی محنت کی وجہ سے اور دنیاوی علم میں ترقی کی وجہ سے۔ دین کا اور روحانیت کا خانہ ان کا بالکل خالی ہے۔ ان کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ خدا ہے یا نہیں یا خدا تعالیٰ کے احکامات ہیں اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ لیکن ایک مومنہ اور مومن جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں دین کی خاطر شامل ہوا ہے، اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے شامل ہوا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ دین خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے کا نام ہے۔ آپ اگر خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے محنت کریں گی، علم میں بڑھیں گی تو یہ چیزیں تو مل ہی جائیں گی لیکن ایک سب سے اہم چیز جس سے دنیا دار محروم ہیں اور جو انسانی زندگی کا مقصد ہے، آپ اسے بھی حاصل کرنے والی بنیں گی اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا ہے، اپنی عاقبت سنوارنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کے ماننے والوں کے علم و معرفت میں بڑھنے کا یا ترقی کا وعدہ فرمایا ہے۔ (ماخوذ از تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409) پس یہ دینی اور دنیاوی ترقیات تو انہیں ملنی ہیں یا ہمیں ملنی ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے ساتھ چمٹیں رہیں گے وہ اس کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا دعویٰ کیا ہے تو پھر ہمارے ہر کام میں برکت تبھی پڑے گی جب ہم اس دنیاوی آزادی پر چلنے کی بجائے دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اور جب یہ ہوگا تو دنیا ہماری لونڈی بن جائے گی۔ دنیا آپ کے پیچھے چلے گی۔ دنیا والے پھر آپ سے ہدایت حاصل کریں گے۔ جن کو خدائی وعدوں پر یقین نہیں وہ بیشک یہ سمجھیں کہ اتنی چھوٹی سی جماعت کس طرح دنیا کو اپنے پیچھے چلا سکتی ہے؟ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ جرمنی میں ہی آپ دیکھ لیں کہ آج سے دس سال پہلے جماعت کی اس ملک میں جو پہچان تھی اب اس سے دس بیس گنا زیادہ پہچان ہے۔ پڑھے لکھے طبقے میں ہماری بات کا جواَب وزن ہے اس سے پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پس قوموں کی ترقی اسی طرح منزلیں طے کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر چڑھنے والا دن ہمیں اس ترقی کی منزل دکھاتا ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری یہ پہچان دین سے ہٹ کر نہیں ہے۔ دین پر قائم رہتے ہوئے ہی جماعت احمدیہ کی پہچان ہے۔

پس کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہر احمدی عورت اور مرد کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی کی ضرورت ہے تا کہ ہم کامیابی کی منزلوں کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اگر کسی کو صرف دنیا کی ہاؤ ہو ہی چاہئے، شور شرابا چاہئے، رونقیں چاہئیں تو بیشک دنیا کے پیچھے چلیں۔ ایسے لوگوں کو یہ ظاہری نام نہاد آزادی تو مل جائے گی لیکن یاد رکھیں کہ پھر اس آزادی کے پیچھے ان کی بے چینیاں ہیں۔ یہ دنیا والے جو لوگ ہیں وہ بھی بے چین ہیں اور ان کی بے چینیاں نظر آتی ہیں۔ ان لوگوں کی جو چمک باہر نظر آ رہی ہے یہ ظاہری خول ہے، اس کے اندر کچھ نہیں ہے۔ ان کے ظاہری قہقہے، ڈانس، کلب، غل غپاڑہ، شراب نوشی ان کے دلوں کی بے سکونی کو دور کرنے کے لئے ظاہری تدبیریں ہیں لیکن بے مقصد اور بے نتیجہ تدبیریں ہیں۔ ان کی آزادی کے پیچھے ان کے دلوں کی بے چینیاں ہیں جنہیں ان دنیاداروں نے جیسا کہ میں نے کہا خول چڑھا کر چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اگر ان کے دلوں کے اندر جھانک کر دیکھیں تو بھیانک نظارے نظر آتے ہیں۔ ان کے دل کی بے چینیاں انہیں کلبوں میں لے کر جاتی ہیں، شراب خانوں میں لے کر جاتی ہیں، نشوں میں مبتلا کرتی ہیں۔ اگر دنیا ہی سب کچھ ہے تو پھر دنیا کے اعداد و شمار یہ کیوں ظاہر کرتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ معاشی لحاظ سے بہتر ملکوں میں خودکشیاں بڑھ رہی ہیں۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ دلوں میں بے چینیاں ہیں۔ پس اگر دلوں کی بے چینیوں کو دُور کرنا ہے تو اس کے لئے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29) کہ سنو اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

پس جتنا زیادہ کوئی خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا، اسے یاد کرے گا، اتنا ہی اس کے دل کو اطمینان نصیب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انسانی فطرت کا تقاضا رکھا ہے کہ اگر اسے اطمینان قلب چاہئے تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف جائے۔ دنیاوی ہاؤ ہو جو ہے وہ دلوں کو بے چین کرتی ہے۔ اس سے دلوں کو چین نصیب نہیں ہوتے۔ خدا کرے کہ دنیا اس بات کو سمجھ لے اور سب سے پہلے تو ہم سمجھنے والے ہوں تا کہ دنیا کو اس غلاظت اور بے سکونی سے باہر نکالیں۔ حقیقی آزادی ہم نے دنیا کو دینی ہے اور وہ آزادی خدا تعالیٰ کی غلامی اور اطاعت میں آنے میں ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شئے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29) پس جہاں تک ممکن ہے ذکر الٰہی کرتا رہے اس سے اطمینان حاصل ہو گا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا ہے اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 311۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس صبر اور مستقل مزاجی شرط ہے۔

پھر آپ نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 1۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ حقیقت ہے انسانی زندگی کی اور یہ مقصد ہے انسانی زندگی کا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑا جائے، اس کے احکامات پر عمل کیا جائے اور یہ اس کے ذکر سے ہی اور اس کو یاد رکھنے سے ہی ہوگا۔ اور نہ صرف دلوں کے اطمینان کے سامان ہوں گے بلکہ تمام وہ باتیں جو مکروہ ہیں جن کو دنیا دار تو بیشک نئے زمانے کی روشنی سمجھتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں تباہی کے گڑھے میں ڈالنے والی ہیں ان سے انسان بچتا رہتا ہے۔ اس ذکر سے ان تمام باتوں سے جو منہیات ہیں، جن کے نہ کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان سے ایک مومن اور مومنہ بچے رہیں گے۔ پس اگر اپنے آپ کو جماعت میں شمار کروانا ہے، ان حقیقی احمدیوں میں شمار کروانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے تو پھر اس بات کا صرف دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت کو بھی ظاہر کرنا ہوگا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوں تو ان نام نہاد دنیاوی آزادیوں اور چکا چوند سے اپنے آپ کو بچا کر حقیقی مومن بنوں۔ پس یہی ہمارا کام ہے کہ حقیقی مومن ہم نے بننا ہے اگر اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں۔

مَیں یہ بھی بتا دوں کہ میں صرف علمی باتیں نہیں کر رہا۔ جماعت میں ہی بہت سے ایسے ہیں جو اس نسخے کو آزما کر دلی سکون پانے والے بنے ہیں اور بن رہے ہیں۔ اور یہ صرف خیالی باتیں نہیں کہ جو دنیاداری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلیں انہیں بے چینیاں ملتی ہیں بلکہ بہت سی عورتیں اور مرد مجھے لکھتے ہیں کہ ان دنیاوی رنگینیوں میں ہم جو آزادی اور معاشرے کی ترقی سمجھ کر گئے تھے، اس دنیاداری میں ڈوب گئے تھے وہ اصل میں دھوکہ تھا اور اب ہمیں احساس ہوا ہے کہ ہم نے غلط کیا ہے اس لئے ہمیں معاف کر دیں اور دوبارہ جماعت میں سمو لیں اور ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم کبھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سے باہر نہیں نکلیں گے۔

پس یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی تسکین قلب عطا کرتی ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس معاشرہ کے اثر میں آ کر ہم اطاعت سے باہر نکل کر پھر بے سکون زندگی کا تجربہ کریں پہلے ہی خدا تعالیٰ کی بات مان کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس دنیا کی بے حیائیوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں جس نے آزادی کے نام پر عورتوں کو ننگا کر دیا ہے۔ جس نے آزادی کے نام پر مَردوں کو دین اور خدا سے باغی کر دیا ہے۔ جس نے آزادی کے نام پر حیا اور بے حیائی کی تمیز مٹا دی ہے۔ یہ تمیز مٹنے کا ہی اثر ہے کہ بظاہر ایک مذہبی تعلیم کے پروفیسر یہ سوال کر رہے ہیں کہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ ڈانس گانے اور کلبوں میں جانے پر تم پابندی کیوں لگاتے ہو؟

پس ہر عورت اور مرد جرأت سے کھڑے ہو کر ایسے لوگوں کے سامنے یہ کہیں کہ اگر بے حیائی آزادی ہے تو ایسی آزادی غیر مومنوں کو مبارک ہو۔ ایک مومن تو ایسی آزادی کا تصور بھی نہیں کر سکتا جس سے خدا کی اطاعت سے انسان باہر نکلتا ہو اور خدا کی ناراضگی مول لینے والا ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اس آزادی کے پیچھے ہے تو یہ دلیل نہیں ہے کہ وہ صحیح ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا تھا، آپ اس لئے آئے تھے کہ یہ بگاڑ پیدا ہو چکا ہے، اسے سدھارنا ہے۔ جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے یا آپ کے باپ دادا نے اس لئے احمدیت قبول کی تھی کہ ہم نے اس کام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہاتھ بٹانا ہے۔

عرب ممالک کی بعض عورتیں بھی جو احمدی عورتوں پر بعض اعتراض کرتی ہیں ان کے اپنے لباس اس قدر تنگ ہوتے ہیں کہ جسموں کی نمائش ہو رہی ہوتی ہے، جو ابھی احمدی تو نہیں ہوئیں لیکن ان کے اعتراض شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ قبول نہیں کرنا۔ سر پر حجاب رکھ لینے سے سمجھ لیتی ہیں کہ ہمارا پردے کا مقصد پورا ہو گیا جبکہ تنگ جین اور چھوٹا بلاؤز پہنا ہوتا ہے۔

مَیں یہاں نئی آنے والی احمدی عورتوں سے بھی کہتا ہوں کہ پردہ کی غرض حیا ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان ایک حجاب قائم کرنا ہے۔ اپنے آپ کو مردوں کی غلط نظروں سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس لئے صرف بال ڈھانک کر اور نیچے تنگ لباس پہن کر یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آپ کی حیا کو قائم کرنا ہے۔ اسی طرح پاکستانی عورتوں کو بھی بہت زیادہ اپنے بالوں کی نمائش کی عادت ہے۔ وہ اپنے سر کی اوڑھنیوں کو ٹھیک کریں۔ پردہ کے مقصد کو پہچانیں۔ مسلمان عورتوں کی اکثریت بگڑ چکی ہے۔ اگر آپ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرتی ہیں، یہ مانتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجدید دین کے لئے آئے تھے تو پھر اپنے نمونے قائم کریں۔ میں نے یوکے (UK) کے اجتماع پر بھی بتایا تھا کہ ان تمام نام نہاد آزادیوں کا مسلمان کہلانے والے ملکوں پر بھی اثر ہے۔ حتی کہ پاکستان میں جو اپنے آپ کو شدت پسند مولویوں کے قبضے میں دے چکا ہے وہاں اب سنا ہے کہ فیشن کے نام پر ایسے لباس بھی آ گئے ہیں کہ شلوار قمیص کھلے گلے اور بغیر دوپٹے کے پہن کر جوان لڑکیاں اور عورتیں بازاروں میں پھرتی ہیں۔ عورت کیوں نہیں سمجھتی کہ فیشن کے نام پر وہ اپنی حیا کی نمائش بازاروں میں کر کے بے حیائی کے گڑھے میں گر رہی ہے۔ یاد رکھیں کہ آزادی کے نام پر حیا اور زینت کی یہ نمائش ایک وقت میں بھیانک نتائج ظاہر کرے گی۔ پس احمدی عورت کو اپنی حیا، اپنی عزت، اپنی عصمت کی حفاظت کرنی ہے۔ یہاں بھی معاشرہ کے زیر اثر بعض احمدی لڑکیاں ایسی ہیں جو جب حجاب اور پردے کی بات ہو تو ردّ عمل دکھاتی ہیں کہ ہم اس سے فَیڈ اَپ (fed up) ہو چکی ہیں۔ اگر آپ کو پردہ کی سمجھ نہیں اور صرف لجنہ کی عہدیداروں یا میرے سے ڈر کے پردہ کر رہی ہیں اور خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کی خواہش کی وجہ سے نہیں ہے، خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے تو بے فائدہ ہے۔ پھر ایسا پردہ منافقت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ بعض لڑکیاں اس معاشرہ سے اتنی متاثر ہیں کہ یہ کہتی ہیں کہ ہم پردہ کی باتیں سن سن کر عاجز آ گئی ہیں۔ پس اگر کسی انسان کے دکھانے کے لئے یہ پردہ ہے تو میری باتیں سن کر ضرور عاجز آئیں۔ عاجز آنا چاہئے آپ کو اور بالکل ٹھیک عاجز آتی ہیں۔ اور اگر میری باتیں سن کر خدا تعالیٰ کے اس حکم پر نظر جاتی ہے کہ مَیں اس لئے نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے نصیحت کرو، نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے، مومنات کو فائدہ دیتی ہے تو پھر عاجز آنے کا کوئی جواز نہیں۔ یہ نیکی کی باتیں اور ان پر عمل آپ کو خدا تعالیٰ کا پیارا بنائیں گی۔ پس پہلے یہ فیصلہ کر لیں کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا چاہئے یا دنیا کی اور دنیاداروں کی رضا چاہئے۔ اگر خدا تعالیٰ کی رضا چاہتی ہیں تو پھر اس کے حکموں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صرف حکم نہیں دیئے، حقوق بھی قائم کئے ہیں۔ ان حقوق کی طرف کیوں نہیں دیکھتیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کے یہ کہنے پر کہ میرا باپ ایک بڑی عمر کے مرد سے میری شادی بغیر میری مرضی کے کر رہا ہے اس لڑکی کے باپ کو اس شادی سے روک دیا تھا۔ (ماخوذ از سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب فی البکر یزوجھا أبوھا و لا یستأمرھا 2096) اور آپؐ نے فرمایا کہ لڑکی کی مرضی شامل ہونی چاہئے۔ تو کیا آپؐ نے لڑکی کا حق نہیں قائم فرمایا؟ میرے پاس بھی کئی بچیاں آتی ہیں کہ ہمارے ماں باپ زبردستی فلاں جگہ شادی کرنے کا کہتے ہیں جن پر ہمیں تسلی نہیں، ہمارے دلوں میں انقباض ہے۔ مَیں بھی ماں باپ کو سمجھاتا ہوں۔ ہماری ایک احمدی بچی نے جو یہیں جرمنی میں یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے حجاب اور پردہ پر مضمون لکھا۔ بڑا اچھا مضمون لکھا۔ پس ایسی بچیاں ہیں جو پڑھی لکھی بھی ہیں، اپنی اور جماعت کی

عزت اور وقار کو بلند کرنے والی بھی ہیں۔ غالباً یہ اس کا ریسرچ پیپر ہے۔ اس میں اس نے بڑے واضح طور پر کہا ہے کہ حجاب کی کیوں ضرورت ہے اور حجاب کیا چیز ہے؟ اسے میں نے کہا ہے کہ اسے جماعتی رسائل میں بھی شائع کرواؤ تا کہ دوسری لڑکیوں کا احساس کمتری بھی ختم ہو۔

بعض بچیوں میں یہ احساس ہے، یہ بھی سوال اٹھتا ہے کہ جماعت کا ٹیلنٹ (talent) ان پابندیوں کی وجہ سے ضائع ہو رہا ہے۔ تو اس ٹیلنٹ کو ضائع ہونے سے بچایا جائے۔ میں نے تو اس دورہ کے دوران یونیورسٹیوں میں پڑھنے والی بچیوں کے ساتھ ایک نشست بھی کی تھی، ملاقات تھی۔ چار پانچ سو لڑکیاں تھیں۔ اس میں سائنس پڑھنے والی لڑکیاں بھی تھیں، ڈاکٹر بننے والیاں بھی تھیں، ریسرچ کرنے والیاں بھی تھیں، دوسرے مضامین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والیاں بھی تھیں۔ اس کے علاوہ بھی مجھے پڑھی لکھی لڑکیاں ملتی رہتی ہیں، شادی شدہ ہیں اور بڑی سعادتمند ہیں ۔ احمدیت اور ایمان ان کے دلوں میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ بعضوں نے قربانیاں دے کر اپنے سے کم پڑھے ہوئے مردوں سے بھی شادی کر لی ہے اور ان کی یہ قربانی یقیناً آئندہ نسلوں کی علمی اور عملی ترقی میں کردار ادا کرے گی۔ انشاء اللہ۔

میں یہ بھی بتا دوں کہ یہ غلط خیال ہے کہ دوسرے کے سامنے ہمارے مرد عورت کے جو علیحدہ فنکشن ہیں ہونے سے شاید ہم بیک وَرڈ (backward) کہلاتے ہیں یا لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ ایک تو میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ کوئی ہمیں چاہے جو کچھ بھی کہے ہم نے اپنی تعلیم سے پیچھے نہیں ہٹنا۔ دوسرے سمجھدار غیر لوگ بھی جو ہماری اس علیحدگی کو سمجھتے ہیں تو برملا یہ اظہار کرتے ہیں کہ یقیناً تمہارا مَردوں اور عورتوں کو علیحدہ رکھنے کا طریق پُرحکمت ہے۔ جلسہ یوکے (UK) پر بھی گزشتہ سال ایک خاتون آئیں، غالباً جرنلسٹ تھیں۔ انگریز تھیں انہوں نے کہا کہ پہلے مَیں سوچتی تھی کہ عورتوں کو علیحدہ رکھ کر عورتوں پر ظلم ہو رہا ہے لیکن عورتوں کے ساتھ سارا دن گزارنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ عورتوں کی آزادی زیادہ بہتر رنگ میں قائم کی گئی ہے۔ ان کے اپنے انتظامات ہیں۔ عورتیں ہر وہ کام کر رہی ہیں جو مرد کرتے ہیں اور مردوں کی طرف سے کوئی روک ٹوک بھی نہیں ہے۔ اگر مل جل کر کریں گی تو پھر مرد حاوی ہوتے جائیں گے۔ بلکہ کہنے لگیں میں نے تھوڑی دیر کے لئے اپنے آپ کو ذرا عجیب محسوس کیا تھا لیکن کچھ دیر کے بعد ہی مجھے احساس ہوا کہ میں یہاں اس ماحول میں جہاں بالکل عورتیں ہی عورتیں ہیں زیادہ آزاد ہوں اور مَردوں کی نظروں سے بھی بچ رہی ہوں۔ بلکہ کہنے لگی مجھے اپنے چرچ میں اتنی عزت اور احترام کبھی نہیں ملا جتنا یہاں مل رہا ہے جو ایک دن احمدیوں کے ساتھ اور احمدی عورتوں کے ساتھ گزارنے سے مجھے ملا ہے۔ اور اسی طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔

پس کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا دین ہمیں کیا کہتا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں کوئی ذاتی مسائل ہیں تو وہ تعلیم نہیں بلکہ اس کے گھریلو مسائل ہیں یا ماں باپ کی جہالت ہے جس کی وجہ سے بعض واقعات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ عورتوں سے نیک برتاؤ کرو، ان کے جذبات کا خیال رکھو۔ عورتوں سے عدل اور انصاف کا سلوک کرو۔ نکاح میں مہر عورت کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے مقرر ہے۔ طلاق کی صورت میں عورت کو دیا ہوا مال واپس لینے کی ممانعت ہے۔ نیکی کے اجر میں عورت مرد برابر ہیں، کوئی تخصیص نہیں۔ عورت کی کمائی میں مرد کا کوئی حق نہیں ہے۔ گھر چلانے کی ذمہ داری مرد پر ہے نہ کہ عورت پر۔ پہلے زمانے میں بھی اور آج بھی بعض جگہ اگر بچیاں پیدا ہوتی رہیں تو لڑکی کی پیدائش پر مردوں اور ان کے خاندانوں کی طرف سے نامناسب رویے دکھائے جاتے ہیں۔ اسلام نے اس کی سختی سے مذمت کی ہے۔ غرض کہ بیشمار حکم ہیں۔ پس ہمیں یہاں کی آزادی دیکھ کر دیوانہ ہونے کی بجائے یہ دیکھنا چاہئے کہ اسلام نے کتنی آزادی دی ہے۔ اپنے دماغ کو استعمال کر کے سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے فوائد کتنے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عابدات اور قانتات بنیں۔ اطاعت کرنے والیاں بنیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر کے زمانے کے امام کے کام میں معاون و مددگار بننے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

☆......☆......☆

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2015ء

ازصفحہ نمبر 1..................................

'Oakland Farm' کو جماعتِ احمدیہ نے 2005ء میں خریدا تھا۔ اس سرسبز و شاداب جگہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'حدیقۃ المہدی' عطا فرمایا تھا۔ سال 2006ء سے باقاعدہ یہاں جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں تیس ہزار سے زائد احمدی و دیگر مہمانان شرکت کرتے ہیں۔ اس وسیع رقبہ کا 95 فیصدی حصہ کھلے میدان کی صورت میں ہے۔ انگلستان کے موسم کے پیشِ نظر یہاں پر اتنے بڑے جلسے کے انتظامات کرنا گویا تیس ہزار افراد کے لئے ایک عارضی شہر کو بسانے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں احمدی رضا کاران جلسہ کے مقررہ دنوں سے بہت پہلے کام شروع کرتے ہیں اور موسم کی شدّت کے باوجود دن رات ایک کر کے اس عارضی شہر کے قیام کے انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ جلسہ گاہ میں شاملینِ جلسہ کے لیے مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ، خیمہ جات طعام، مختلف دفاتر اور یہاں رات بسر کرنے والوں کے لیے رہائشی خیمہ جات قائم کیے جاتے ہیں۔ مزید برآں مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دینے والے رضا کاران اپنے اپنے شعبہ کے لحاظ سے جلسہ سے پہلے سے لے کر جلسہ کے اختتام کے بعد تک مصروفِ کار دکھائی دیتے ہیں۔

اس احاطہ پر موجود sheds میں دو سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی اور دعا کی بدولت ایک مستقل کچن کے علاوہ لبنان سے خرید کردہ ایک روٹی پلانٹ خرید کر نصب کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے ایام میں یہاں مہمانوں کے لئے معیاری اور لذیذ کھانا تیار کرنے کا کام بخوبی سرانجام دیا جا رہا ہے۔ امسال حضورِ انور کی رہنمائی کے باعث جہاں اس شعبہ میں وسعت پیدا ہوئی وہاں روٹی کے معیار اور کھانا پکانے کے لحاظ سے بہت بہتری دیکھنے میں آئی۔ اس کچن میں سینکڑوں رضا کاران روزانہ تیس سے پینتیس ہزار افراد کا کھانا دو وقت تیار کرتے رہے جبکہ جلسہ گاہ میں قیام پذیر احباب و رضا کاران کے لئے ناشتہ کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔ لبنان سے منگوائے گئے اس روٹی پلانٹ پر یومیہ لگ بھگ ایک لاکھ بیس ہزار روٹی تیار کی جاتی رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

امسال اس جلسہ سالانہ کے لیے جمع ہونے والے 35 ہزار 478 عشاقان خلافت احمدیہ کا تعلق دنیا کے 96/ممالک سے تھا۔ اطرافِ عالم سے اکٹھے ہونے والے احمدیوں میں مختلف قومیتوں، رنگ و نسل، عمر اور طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ یہاں پہنچنے والے احمدیوں نے جن میں عمر رسیدہ بزرگ، نوجوان، خواتین حتیٰ کہ معذور اور شیر خوار بچے بھی شامل تھے اور یہ لوگ سفر کی مشکلات برداشت کر کے یہاں پہنچے تھے، اپنی آنکھوں کو اپنے پیارے امام کے دیدار سے ٹھنڈا کیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں، زیارت، ملاقات، خطابات اور نظرِ کرم سے خوب خوب حصہ پایا۔

خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کے کارکنان کے لئے نصائح اور دعائیہ کلمات

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے 14/اگست 2015ء کے خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے عاشق و خادمِ صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاکیزہ سیرت سے مہمان نوازی کے ایمان افروز اور نہایت دلنشین واقعات بیان فرما کر اس جلسہ کے روحانی، علمی، تربیتی اور دینی ماحول سے فائدہ اٹھانے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بننے اور خلیفہ وقت سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کی نیت سے آنے والے مہمانوں نیز میزبانوں اور رضا کاران کو بہت خوبصورت نصائح سے نوازا۔ ایک جگہ پر حضورِ انور ایدہ اللہ نے مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ اس شعبے کے صحیح رنگ میں اور وقت پر کام باقی پروگراموں کو بھی صحیح رنگ میں چلاتے ہیں۔ مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا یا لنگر کا انتظام کرنا ہی نہیں ہے۔ اس میں لنگر کا انتظام بھی ہے۔ کھانا کھلانے کا انتظام بھی ہے۔ سٹوریج اور سپلائی کا انتظام بھی ہے۔ اگر سپلائی وغیرہ میں ذرا سا بھی فرق پڑ جائے تو کھانا پکانے کا انتظام بھی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ کھانا وقت پر نہیں بنایا جا سکتا اور پھر اس وجہ سے جلسے کے پروگرام بھی بعض دفعہ وقت پر شروع نہیں ہوتے۔ پھر مہمان نوازی میں رہائش کا انتظام بھی ہے۔ بستر مہیا کرنا بھی ذمہ داری ہے جو جماعتی قیام گاہوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں صحیح طرح مہیا کیا جائے۔ پھر صفائی کا انتظام بھی ہے۔ اس میں عمومی صفائی بھی ہے اور غسل خانوں کی صفائی بھی ہے۔ پھر پارکنگ کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کا انتظام بھی ہے۔ یہ بھی مہمان نوازی میں آتا ہے۔ پارکنگ میں اگر مشکل ہو اور افراتفری ہو پھر جہاں مہمانوں کو دقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہاں جلسے کے پروگرام بھی ڈسٹرب ہوتے ہیں۔ پھر بارشوں کی وجہ سے راستوں کی تکلیف دور کرنے کا انتظام ہے یہ بھی مہمان نوازی ہے کہ راستوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ پھر بوڑھوں معذوروں کے لئے بگھیوں کا انتظام ہے۔ پھر جو دُور پارکنگ کی جگہیں لی گئی ہیں دس پندرہ بیس منٹ کی ڈرائیو پر وہاں سے جلسہ گاہ تک لانے کے لئے شٹل سروس کا انتظام ہے یہ بھی مہمان نوازی ہے اس کا بھی صحیح انتظام ہونا چاہئے۔

غرضیکہ بہت سے انتظامات ہیں جو مہمان نوازی کے تحت ہی ہیں اور اگر مہمان نوازی کے انتظامات ٹھیک ہوں تو باقی تو معمولی انتظامات ہیں خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ مہمانوں کو طبّی امداد مہیا کرنا یہ بھی مہمان نوازی ہے۔ پس اسّی فیصد مَیں سمجھتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ تر جلسے کا کام تو براہ راست مہمان نوازی میں آ جاتے ہیں۔ پس ہر کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف شعبہِ مہمان نوازی کا کام انہی کا نہیں جن کے مہمان نوازی کے بیج لگے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ہر شعبہ ہی مہمان نوازی کا شعبہ ہے اور مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے۔''

حضورِ انور نے جلسہ کے کارکنان کے لئے دعا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534

BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)

کرتے ہوئے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو احسن رنگ میں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 14؍اگست 2015ء)

جلسہ سالانہ سے قبل پریس میں تشہیر

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا برطانیہ میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے جلسہ سالانہ برطانیہ مرکزی اور بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے کی وسعت اَب اتنی ہو چکی ہے کہ میڈیا کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی تشہیر اس کے انعقاد سے قبل ہی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

ریڈیو

چنانچہ امسال مورخہ 18؍اگست 2015ء BBC کے ریڈیو چینل Asian Network پر ایک گھنٹہ سے زائد پروگرام 'Nihal' میں مکرم عبدالقدوس عارف صاحب (مربی سلسلہ)، مکرم منصور احمد کلارک صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم طاہر ناصر صاحب نے پروگرام کے پہلے حصہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کروایا اور جلسہ سالانہ برطانیہ کے بارہ میں معلومات دیں۔ پروگرام کے دوسرے حصہ میں فون کالز اور Tweets پر کئے جانے سوالات کے جوابات دیئے۔ ایک اندازے کے مطابق اس پروگرام کے ذریعہ چھ لاکھ افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ دنیا بھر سے متعدد اخبارات و رسائل نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔ اس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ کسی شمارہ میں پیش کی جائے گی۔

جلسہ سالانہ 2015ء کے انتظامات کا معائنہ

اس جلسہ کے انتظامات کے لئے پلاننگ وغیرہ کے کام سالِ گزشتہ میں منعقد ہونے والے جلسہ کے کچھ دیر بعد ہی شروع کر دیے جاتے ہیں۔ کچھ شعبہ جات سارا سال کام کرتے ہیں اور انتظامات کو مکمل کرنے کے لئے ہوم ورک کرتے رہتے ہیں، کچھ شعبہ جات اس جلسہ کے آغاز سے چند ماہ قبل اپنے کام کا آغاز کرتے ہیں، جبکہ وقارِ عمل کے ذریعے سے جلسہ گاہ میں مارکیوں کو لگانے، سڑکیں بنانے وغیرہ کا کام چند ہفتے قبل شروع ہو جاتا ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ امسال گزشتہ سال کی نسبت تقریباً ہر شعبہ کے انتظامات کو دس فیصد وسعت دی گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسبِ روایت جلسہ سالانہ سے کچھ روز قبل جلسہ کی تیاریوں کا معائنہ کرنے کے بعد ڈیوٹیوں کا باقاعدہ افتتاح فرماتے ہیں۔ امسال مؤرخہ 16؍اگست بروز اتوار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرما کر باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ امسال جلسہ سالانہ کے تحت 103 نظامتیں، جلسہ گاہ کے تحت 43 نظامتیں اور خدمتِ خلق کے تحت 40 نظامتیں کل ملا کر 186 نظامتیں قائم کی گئی تھیں۔ لجنہ کی جانب قائم کردہ نظامتیں اس کے علاوہ ہیں۔

مسجد فضل لندن

جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات پانچ مختلف مقامات پر پھیلے ہوتے ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا مقام مسجد فضل لندن ہے۔ یہاں مختلف گیسٹ ہاؤسز میں مہمان قیام پذیر ہوتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معائنہ کے لئے جب اپنی رہائشگاہ سے باہر رونق افروز ہوئے تو وہاں موجود ممبرانِ جماعت نے السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر مسجد فضل کے علاقہ میں قائم نظامتوں کے ناظمین اور چند خوش نصیب رضا کاران نے جن میں بزرگ اور بچے بھی شامل تھے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حضورِ انور نے شام ساڑھے تین بجے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں دعا کروائی اور بنفسِ نفیس وہاں سے روانہ ہو کر مسجد بیت الفتوح رونق افروز ہوئے۔

مسجد بیت الفتوح

لندن کے علاقہ مورڈن میں واقع مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد بیت الفتوح میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے اکثر مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام کیا جاتا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب یہاں رونق افروز ہوئے تو جلسہ کے لئے تشریف لانے والے وہاں حاضر مہمانوں اور جلسہ کے رضا کاران نے نعروں کی گونج میں اپنے مشفق اور مہربان آقا کا استقبال کیا۔ ناصر ہال میں احمدی بچیوں نے دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضورِ انور نے ناصر ہال میں قائم کردہ جلسہ سالانہ کے دفاتر بالخصوص دفتر رجسٹریشن، زیریں کچن، مختلف رہائشگاہوں بالخصوص بکسٹال کے اوپر نَو تعمیر شدہ رہائشگاہ، بکسٹال اور بالائی کچن کا معائنہ فرماتے ہوئے رضا کاران و کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً پندرہ منٹ قیام فرمانے کے بعد بیرون ممالک سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے لئے تیار کی جانے والی ایک رہائشگاہ جامعہ احمدیہ یوکے (واقع Haslemere) کے لئے روانہ ہوئے۔

جامعہ احمدیہ انگلستان

حضورِ انور کے جامعہ احمدیہ یوکے تشریف لانے پر ڈیوٹی پر موجود رضا کاران نے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ حضورِ انور نے مختلف خدمات پر مامور ٹیموں سے تعارف حاصل کیا۔ حضورِ انور جب جامعہ احمدیہ کی عمارت کے اندر داخل ہوئے تو وہاں پر موجود عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ قصیدہ

'قَالَ الْحَقُّ الْهَادِیُ النُّوْرُ
اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ'

پڑھ کر حضور پُر نور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضورِ انور نے موقع پر موجود افراد کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اس وقت وہاں لگ بھگ بیس مختلف ممالک سے تشریف لانے والے پچاس کے قریب مہمان موجود تھے۔ حضورِ انور نے یہاں پر تیار کی گئی مردانہ و زنانہ رہائشگاہوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں حضورِ انور ازراہِ شفقت کچن میں تشریف لے گئے جہاں پر ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورِ انور نے وہاں جلسہ سالانہ کی خوشی میں تیار کیے جانے والے خصوصی کیک کو کاٹ کر اس میں سے کچھ حصہ تناول فرمایا۔ اس متبرک کیک کا باقی ماندہ حصہ خوش نصیب حاضرین میں تقسیم کر دیا گیا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے اس موقع پر جامعہ احمدیہ کینیڈا سے وقفِ عارضی کر کے آنے لانے والے طلباء سے بھی تعارف حاصل کر کے ان سے ان کی ڈیوٹیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ)

جامعہ احمدیہ انگلستان کے بعد حضورِ انور اسلام آباد (ٹلفورڈ) تشریف لے گئے جہاں ایک عرصہ تک جلسہ سالانہ برطانیہ کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔ یہ جگہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کی ترقی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وہ مقام جہاں ایک عرصہ تک جلسہ سالانہ کے تقریباً تمام ہی انتظامات ہو جایا کرتے تھے، آج صرف عرب اور انڈونیشیا سے تشریف لانے والے مہمانوں کی قیامگاہ کے طور پر ہی کفایت کرتی ہے۔

یہاں پر حضورِ انور ازراہِ شفقت رقیم پریس بھی تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور نے حال ہی میں شائع ہونے والے الفضل انٹرنیشنل کے جلسہ سالانہ نمبر اور دیگر کتب کو ملاحظہ فرمایا۔ انڈونیشین اور عرب مہمانوں کی مردانہ و زنانہ قیامگاہوں کا معائنہ فرمایا اور موقع پر انتظامیہ کو ضروری ہدایات سے نوازا۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن)

اسلام آباد ٹلفورڈ میں موجود جلسہ سالانہ کی نظامتوں کا جائزہ لینے کے بعد حضورِ انور 'حدیقۃ المہدی' کی جانب روانہ ہو گئے۔ عرصہ نو سال سے جلسہ سالانہ کی میزبانی کرنے والا یہ مقام 'حدیقۃ المہدی' کہلاتا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حدیقۃ المہدی تشریف لانے کے بعد پہلے سٹورز میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں مختلف شعبہ جات مثلاً سپلائی، ہیلتھ اینڈ سیفٹی، پاٹ واشنگ، روٹی پلانٹ، لنگر خانہ (کچن)، الیکٹریکل کی ٹیم، ٹرانسپورٹ، ریسیپشن، پرائیویٹ خیمہ جات، سائٹس کی ٹیموں (جو جلسہ گاہ کی مارکیاں لگانے کا کام کرتے ہیں)، رجسٹریشن، سکیننگ، مخزن تصاویر، ریویو آف ریلیجنز، پریس اینڈ میڈیا آفس، خدمتِ خلق، رابطہ، طبّی امداد، ایم ٹی اے یوکے، ایم ٹی اے انٹرنیشنل، ایم ٹی اے افریقہ وغیرہ اور ایم ٹی اے کے لئے عارضی طور پر قائم کیے جانے والے سٹوڈیوز کا معائنہ فرمانے، کارکنان سے ملنے، ان کے شعبہ جات کا جائزہ لینے اور ہدایات سے نوازنے کے بعد جلسہ گاہ کی مین مارکی کے اندر ڈیوٹیوں کی باقاعدہ افتتاحی تقریب کے لئے تیار کیے جانے والے اسٹیج پر تشریف لے گئے جہاں محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت احمدیہ انگلستان)، محترم ناصر خان صاحب (افسر جلسہ سالانہ برطانیہ) اور محترم عطاء المجیب راشد صاحب (افسر جلسہ گاہ) نے حضورِ انور کے عقب میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلربا شخصیت کا ایک پہلو حضورِ انور کی شفقتوں اور محبتوں کا ایک بے بہا خزانہ ہے جو پیارے آقا اپنے غلاموں پر بے دریغ لٹاتے نظر آتے ہیں۔ اس معائنہ کے دوران جگہ جگہ ایسا دیکھنے کو ملا کہ پیارے حضور ڈیوٹیوں پر متعین رضا کاران سے ہلکے پھلکے انداز میں بات چیت کرتے، ان میں مسکراہٹیں اور برکات بکھیرتے، ان کو ہدایات دیتے اور ان کی نہایت پُر شفقت انداز میں دلداری اور حوصلہ افزائی فرماتے کہ کئی دنوں سے اَن تھک کام کرنے والے رضا کاران و کارکنان اپنے پیارے امام کی موجودگی اور ان کے قرب کی برکت سے خوشیوں اور مسرّت سے بھر جاتے اور تازہ دم ہو جاتے اور آئندہ آنے والے دنوں میں مزید محنت، جانفشانی اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے مستعد ہو جاتے۔

....

ڈیوٹیوں کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جس کی سعادت عزیزم نصر احمد ارشد صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انگلستان کو حاصل ہوئی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ الحشر کی آیات 10 تا 11 کا انگریزی ترجمہ عزیزم مصطفیٰ صدیقی صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں موجود پانچ ہزار کے قریب کارکنان سے خطاب فرمایا۔

کارکنان جلسہ سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس سال انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ ہمیں ایک اور جلسہ سالانہ دیکھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ جلسہ کے انتظامات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اتنی وسعت پیدا ہو چکی ہے جس کا تصور آج سے شاید 10 سال پہلے نہ ہو۔ اور اس وسعت کے پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ہی انتظامات میں بھی نہ صرف بہتری آئی ہے بلکہ بعض دفعہ غور سے دیکھنا پڑتا ہے، تلاش کرنا پڑتا ہے کہ کہاں کوئی کمی نظر آئے تو کارکنان کو، شعبہ کو توجہ دلائی جائے۔ لیکن عموماً ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ کارکنان ہر سال جہاں بے لوث ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں وہاں ہر سال اپنے کام میں اور اپنی شعبہ کی مہارت میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ ترقی کرتے ہیں۔ اور یہ چیز ایک ایسی ہے جو دنیا میں ہمیں اور کہیں نظر نہیں آ سکتی۔ جمعہ میں خطبہ میں مَیں نے بہت ساری باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ توجہ دلانا فرض ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے۔ نصیحت کرنی چاہئے، توجہ دلانی بھی چاہئے، یاد دہانی کروانی چاہئے۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو عموماً ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑی تعداد ایسے کارکنان کی تیار ہو چکی ہے جو اپنے اپنے شعبہ میں بہترین کام کرنے والے ہیں۔ اور کہیں کوئی کمی بظاہر نظر نہیں آتی۔ پس ایک ترقی کرنے والی قوم کے لئے یہ ایک بہت اہم چیز ہے جس پہ اللہ کے فضل سے جماعت کے افراد عمل کرتے ہیں کہ اپنے معیاروں کو بہتر سے بہتر کرتے چلے جائیں۔ کسی بھی شعبہ میں ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں کہ بے شک بعض باتیں ایسی ہیں اِس وقت موجودہ حالت میں ہمیں کمیاں نظر نہیں آ رہیں۔ لیکن جب موقع ہوتا ہے، جب کام ہو رہے ہوتے ہیں، جب جلسہ کی کارروائی ہو رہی ہوتی ہے، جب مہمانوں کے لئے انتظامات کی عملی کوشش یا عملی باتیں سامنے آ رہی ہوتی ہیں اُس وقت بعض نئے مسائل بھی اٹھتے ہیں۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ جو ہم نے کر لیا وہ بس انتہا ہو گئی اُس کی۔ بلکہ جیسا کہ ہمیشہ ہمارے کارکنان کا یہ اصول رہا ہے کہ اُن کمیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اگلے سال مزید بہتری پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ جس طرح میں دیکھ رہا ہوں اِس سال انتظامات میں کوئی کمی تو نظر نہ آئے مہمانوں کو بھی، لیکن پھر بھی کارکنان اپنے آپ کو مزید بہتر کرنے کی طرف توجہ دیں اور مزید بہتر انتظام کریں۔ اللہ تعالیٰ اِس کی آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور ایک اہم بات جس کی ہر دفعہ مَیں توجہ دلاتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے عملی کام یا جن شعبوں میں ہم کام کر رہے ہیں جتنے چاہے بہتر ہو جائیں اگر ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

نہیں ہے اور اگر اس کا حق ادا نہیں کر رہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے اپنی نمازوں کو کبھی نہ بھولیں۔ اگر نماز باجماعت کے اوقات میں بعض کارکنان کی ڈیوٹیاں ہیں تو جب بھی وقت ملے اس سے فارغ ہو کر، کارکنان جہاں جہاں جس جس شعبہ میں بھی ہیں وہاں کوشش یہ کریں کہ باجماعت نماز پڑھ لیں۔ کیونکہ اس کے بغیر تو ہمارا کوئی کام بابرکت نہیں ہو سکتا۔ پس اس طرف بھی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔

اس مختصر مگر جامع خطاب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے اور شعبہ جات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ہدایات سے نوازا۔

عشائیہ

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کے بعد تقریبِ عشائیہ میں رونق افروز ہوئے جس میں تمام حاضر کارکنان اور مہمانان شامل ہوئے۔ بعد ازاں حضورِ انور نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور کچھ دیر بعد قافلہ لندن کے لئے واپس روانہ ہوگیا۔

....

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں مردوں، عورتوں، بچوں اور بچیوں نے دینی جذبہ سے سرشار اور جماعتی روایات کے عین مطابق اپنے پیارے امام کی ہدایات پر کماحقہٗ عمل کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور اپنوں اور غیروں پر اس میزبانی کے نہایت خوبصورت اور گہرے اثرات قائم کئے۔

انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار

جماعتِ احمدیہ برطانیہ گزشتہ کئی سال سے اس جلسے کے دنوں میں تبلیغی پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ ان میں سے ایک پروگرام 'انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار' ہے۔ اس سیمینار میں لوگ تبلیغ سے متعلق اپنے تجربات سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں۔ امسال یہ سیمینار مؤرخہ 20/اگست کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد کیا گیا جس میں 48 ممالک سے 207 نمائندگان نے شمولیت کی۔ اس پروگرام میں سات ممالک کے نمائندگان نے مختلف موضوعات پر پریزنٹیشنز دیں۔ امسال حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس سیمینار میں دنیا کو اپنے خالق یعنی خدا تعالیٰ کی ہستی کی طرف بلانے اور اس پر کامل یقین پیدا کرنے کیلئے مختلف تجاویز پر غور وخوض کیا گیا۔

خطبہ جمعہ

21/اگست بروز جمعۃ المبارک حضور انور ایدہ اللہ نے حدیقۃ المہدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا گیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آج سے جمعہ کی ادائیگی کے بعد باقاعدہ جلسہ سالانہ کا آغاز ہوگا لیکن جمعہ کی بھی اپنی ایک اہمیت ہے۔ اس اہمیت کے پیشِ نظر آج جمعہ کے روز جو دعائیں کریں اس میں جلسہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے اور بیعت کی غرض بھی یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور یہ تب ہو گا جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جلسہ منعقد کرنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں۔ پس جلسے پر آنے والوں کو جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں پیدا کرنی ہے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانا ہے اور اپنے دینی علم میں بھی اضافہ کرنا ہے۔ حضورِ انور نے جلسہ کے اغراض و مقاصد کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم نے ان دنوں میں جلسے کے مقاصد کو پورا کرنا ہے اور جیسا کہ دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس جلسہ کو دنیاوی میلوں کی طرح نہیں سمجھنا، ہماری توجہ ان دنوں میں ربّانی باتوں کو سننے کی طرف رہنی چاہیے۔ آپس کی خوش گپیوں، آپس کی مجلسوں میں وقت نہیں گزارنا چاہیے اور نہ ہی اپنے وقت کا زیادہ حصہ بازاروں میں گزار کر ضائع کریں بلکہ فارغ وقت دینی باتوں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔ جلسے کے پروگراموں کو اس غرض سے سننے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اس پر ہم نے عمل بھی کرنا ہے اور اپنے ایمان و ایقان میں اضافہ اور فائدہ کا ذریعہ بھی بنانا ہے۔ پس آنے والے تمام مہمان، تمام شاملین جلسہ اپنے جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو سامنے رکھیں اور زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی کوشش کریں۔ حضورِ انور نے تمام شاملینِ جلسہ کو انتظامیہ سے مکمل تعاون کرنے کی تلقین فرمائی۔

(خطبہ کا مکمل متن آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

....

اسی روز سہ پہر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی اور پھر باقاعدہ طور پر افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضورِ انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جلسہ کے ایام میں حضور ایدہ اللہ نے افتتاحی خطاب کے علاوہ ہفتہ کے روز قبل دوپہر مستورات سے براہ راست خطاب فرمایا اور پھر بعد دوپہر کے اجلاس میں جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی اور دوران سال اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال و برکات کے ذکر پر مشتمل ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ اسی طرح اتوار کے روز حضور ایدہ اللہ نے ایک ولولہ انگیز اختتامی خطاب فرمایا۔

❁ اتوار کے روز عالمی بیعت کی تقریب ہوئی جب تمام حاضرین نے اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی اور اپنے پیارے امام کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہرائے۔ آخر پر سجدۂ شکر ادا کیا گیا۔ امسال پانچ لاکھ 67 ہزار 330 نئے افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ

❁ جلسہ کے دیگر پروگراموں میں سات علمائے سلسلہ نے مختلف موضوعات پر نہایت پُر مغز علمی و تربیتی تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں چار تقاریر اردو جبکہ تین تقاریر انگریزی میں تھیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کا رواں ترجمہ اردو کے علاوہ دنیا کی دس مختلف زبانوں انگریزی، عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، ٹرکش، رشین، سپینش، بوسنین اور انڈونیشین و ملایا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

❁ جلسہ سالانہ یوکے کے ایام میں ایک ریڈیو جلسہ ایف ایم بھی جلسہ کی تمام کارروائی نشر کرتا رہا۔ اور موسم اور ٹریفک وغیرہ کے متعلق تازہ معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ اس ریڈیو کی نشریات کا دائرہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا چنانچہ راستہ میں آنے والے احباب کے علاوہ ڈیوٹی پر موجود خدام نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

❁ جلسہ کے تینوں دن موسم خوشگوار رہا۔ اگرچہ جلسہ سے قبل چند روز تک شدید بارش ہوتی رہی اور محکمہ موسمیات کی جانب سے جلسہ کے دنوں میں بھی بارش کی پیشگوئی موجود تھی اور تیسرے روز صبح موسلا دھار بارش کا سلسلہ بھی ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی بدولت موسم سازگار اور خوشگوار رہا اور جلسہ کے انتظامات میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی دقّت پیش نہ آئی۔

❁ جہاں تک جلسہ سالانہ میں خدمات بجا لانے والے مختلف شعبہ جات کا تعلق ہے تو امسال اندازاً پانچ ہزار رضاکاران مردوں، خواتین، بچوں اور بچیوں نے ڈیوٹیاں دیں۔ تمام شعبہ جات نے اپنے فرائض کو نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ خدا کے فضل سے تمام انتظامات پہلے سے ہر لحاظ سے بہتر رہے۔

❁ ہفتہ کے روز شام کو نمازِ مغرب وعشاء کے بعد مختلف ممالک سے تشریف لانے والے خصوصی مندوبین کے اعزاز میں ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کے زیرِ اہتمام ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی۔

❁ اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مختلف عمائدین اور سرکردہ سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی اور جلسہ کے پلیٹ فارم سے جماعت کی امن پسندی، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔ ایک چیز جس کا تقریباً ہر ایک مہمان نے کسی نہ کسی مرحلے پر ذکر کیا وہ یہ تھی کہ اس مقام پر نوّے سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہیں اور ہر کام بہت منظّم، پُرامن اور ہم آہنگی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ یہاں پولیس کے کچھ کارندے بھی موجود ہیں لیکن انہیں نظم وضبط سے متعلق کوئی شکایت نہیں ملی اور ان کے چہرے بھی بہت مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔

❁ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و خطابات کے ساتھ ساتھ جلسہ کے دیگر پروگراموں کو خوبصورتی کے ساتھ کور کیا اور جلسہ کی مناسبت سے کئی خصوصی پروگرامز ٹیلی کاسٹ کئے جو جلسہ سے قبل ہی شروع ہوگئے تھے اور تا اختتام جلسہ جاری رہے۔ ایم ٹی اے کی ان نشریات اور اس کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ کُل دنیا کے احمدی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہو کر اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

امسال جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے کے زیرِ اہتمام تین عارضی سٹوڈیوز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جن میں ایم ٹی اے (الاولیٰ)، ایم ٹی اے 3 (العربیہ) اور ایک سٹوڈیو براعظم افریقہ کے ممالک گھانا، سیرالیون اور نائیجیریا کے نیشنل ٹی وی پر روزانہ چند گھنٹے براہِ راست جلسہ کی نشریات دکھانے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ ایم ٹی اے نے امسال بھی پچھلے سالوں کی طرح علیحدہ علیحدہ چینلز پر جلسہ کے لائیو اور ریکارڈڈ پروگرامز کو نشر کیا اور اس موقع کی مناسبت سے متعدد زبانوں میں پروگرامز پیش کئے گئے۔

❁ جلسہ کے موقع پر خصوصی تصویری نمائش کا اہتمام شعبہ مخزن تصاویر کے تحت کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادر تصاویر بھی شامل تھیں۔ اس نمائش کو کثیر تعداد میں احباب نے دیکھا اور خوب سراہا۔

❁ اس موقع پر بکسٹال، ریویو آف ریلیجنز، پریس اینڈ میڈیا آفس، شعبہ ہومیوپیتھی اور آڈیو ویڈیو کیسٹس وغیرہ کے سٹالز بھی لگائے گئے۔ اسی طرح چیریٹی ادارہ ہیومینٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنے کاموں کی تفصیل پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔

❁ ریویو آف ریلیجنز کی مارکی میں Shroud of Turin پر تحقیقی کام کرنے والی سائنسدانوں کی ٹیم کے ممبر، پروفیشنل فوٹوگرافر Barrie Schwortz تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہ اپنے ہمراہ کفنِ مسیح کا replica بھی لائے تھے۔ انہوں نے کفنِ مسیح کے حوالہ سے بہت دلچسپ امور بیان کیے۔ یہ نمائش حاضرینِ جلسہ کے لئے بہت دلچسپی کا باعث بنی۔ (تفصیل آئندہ کسی رپورٹ میں ملاحظہ فرماویں)۔

ادارہ الفضل انٹرنیشنل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں نیز دنیا بھر میں بسنے والے تمام احمدیوں کو جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد پر مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہے نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعتِ احمدیہ عالمگیر کو اس جلسہ کی برکات سے فیضیاب فرماتا چلا جائے اور جماعتِ احمدیہ مسلمہ پر طلوع ہونے والا ہر دن ہمیں عالمگیر غلبۂ اسلام کے قریب تر لے جانے والا ہو۔ آمین

(جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

نکاتِ معرفت

۞ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے ماہنامہ ’’المنار‘‘ اپریل 2011ء میں حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کی یہ روایت درج ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحید باری تعالیٰ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ کسی کے احسان کرنے پر اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہنے کے بغیر ہی جَزَاکَ اللّٰہ کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ بنظر غائر دیکھا جائے تو ازرُوئے معرفت ...... کیونکہ احسان کرنے والے کی ذات اور وہ چیز جس کے ذریعہ وہ محسن بنا ہے وہ بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں۔ اس لئے ممنونِ احسان کو چاہئے کہ وہ جَزَاکَ اللّٰہ کہنے سے قبل اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہے۔

۞ اسی شمارہ میں یہ دلچسپ واقعہ بھی درج ہے کہ 1944ء میں کالج یونین کے عہدیداران کی خواہش پر پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے یونین کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرنا قبول فرمالیا اور ازخود فرمایا کہ مَیں پندرہ منٹ کے لئے طلباء سے حسن و عشق کے موضوع پر خطاب کروں گا۔ موضوع سن کر طلباء مسکرانے لگے اور بوقتِ اجلاس کالج کا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ تقریر میں علم و عرفان کے گہرے نکات بیان کرتے ہوئے حضورؒ نے یہ بھی فرمایا کہ ’’ہر طالب علم میں خدا تعالیٰ نے ایک مخفی حسن کسی نہ کسی کمال یا استعداد کے لحاظ سے ودیعت کیا ہوتا ہے۔ حقیقی استاد وہ ہے جو اس حسن پر عاشق ہوکر ایک والہانہ جستجو اور سرگرمی کے ساتھ اس مخفی حسن کو اجاگر کرے اور پھر اس کی نشوونما کا سامان کرے‘‘۔

سرزمین افغانستان اور شہداء احمدیت کی خونچکاں داستاں

زندہ قوموں کی ایک یہ نشانی بھی ہوا کرتی ہے کہ اس کے قلم کار اپنی قوم کی خاطر قربانیاں پیش کرنے والوں کے روشن کردار کو بیان کرنے اور اُن کی پاکیزہ یادوں کو ہمیشہ فزوں تر رکھنے کی کوشش کرتے چلے جاتے ہیں تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے قربانیوں کے واقعات اور اُن قربانیوں کے پس پردہ عوامل نیز ان قربانیوں کے نتائج و اثرات کا تذکرہ بھی محفوظ ہوتا چلا جائے کیونکہ یہ ایسا ذخیرہ ہوتا ہے جو بلاشبہ کسی بھی قوم کے روشن مستقبل میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کچھ ایسی ہی کامیاب کوشش مکرم سید حسن محمد خان صاحب نے اردو میں کتاب ’’سرزمین افغانستان اور شہداء احمدیت کی خونچکاں داستاں‘‘ کے عنوان سے لکھ کر کی ہے۔ مجلس انصاراللہ برطانیہ کے رسالہ ’’انصارالدین‘‘ جولائی واگست 2011ء میں ناصر محمود پاشا کے قلم سے اس کتاب پر تبصرہ شامل اشاعت ہے۔

الٰہی جماعتوں پر مخالفین کی طرف سے برپا کی جانے والی صعوبتوں میں جو روحانی انعامات مومنین کے لئے پوشیدہ ہیں، اُن میں شہادت بھی ایک عظیم الشان انعام ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ انعام سب سے پہلے جن خوش نصیبوں کے حصے میں آیا، وہ افغان قوم کے ایسے قابل قدر سپوت تھے جن پر اُن کی قوم کو بھی فخر تھا۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ اگرچہ جماعت احمدیہ کے پہلے شہید تو نہ تھے لیکن آپؓ کو ملنے والے اس روحانی انعام نے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب صافی پر ضرب لگائی، اُس کا کسی قدر اظہار حضورؑ نے اپنی تصنیف ’’تذکرۃ الشہادتین‘‘ میں نہایت دردناک الفاظ میں فرمایا ہے۔ اسی کتاب میں افغان قوم کے ایک اور مردِ جری حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ کا ذکرِخیر بھی موجود ہے جنہیں دنیائے احمدیت کا پہلا شہید ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ حضورؑ کی وفات کے بعد بھی افغانستان میں معصوم احمدیوں کی شہادتوں کا سلسلہ وقفے وقفے سے جاری رہا۔

مذکورہ کتاب میں نہ صرف افغانستان کے احمدی شہداء کی معلوم شدہ تاریخ کو جمع کرنے کی کامیاب سعی کی گئی ہے بلکہ سرزمین افغانستان کی ابتدائی تاریخ، اس کی سیاست، حکومت، معاشرت اور بعض دیگر اہم تمدنی پہلوؤں کو بھی مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ کتاب میں حضرت سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے حالات، واقعاتِ شہادت و فضائل نیز شہادت کے بعد آپؓ کے خاندان کی نہایت اعلیٰ درجہ کی قربانیوں کا بھی بیان ہے۔ اسی طرح حضرت سید احمد نور کابلی صاحبؓ (جو مصنف کے نانا بھی ہیں اور جنہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر حضرت سید عبداللطیفؓ شہید مرحوم کی لاش پتھروں کے ڈھیر سے نکالی تھی اور پہلے کابل میں اور پھر خوست میں تدفین کی تھی) کی زندگی کے واقعات اور اُن سے متعلق روایات کا ایمان افروز تذکرہ بھی محفوظ کیا گیا ہے۔ یہ امر قابل تحسین ہے کہ اِس کتاب میں تمام تر ایسے حقائق کا ہی بیان ہے جو کہ مستند ذرائع سے حاصل کئے گئے ہیں۔ تحریر کی زبان سادہ اور سلیس ہے اور انداز بیان شستہ اور رواں ہے۔ یہ کتاب ایک تاریخی دستاویز کے طور پر محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اِس کتاب کی تدوین میں جس مأخذ سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے وہ محترم بشیر احمد رفیق خانصاحب کی کتب ’’شہیدانِ راہِ وفا‘‘ اور ’’درس عبرت‘‘ ہیں۔

آیئے اِس ’’خونچکاں داستان‘‘ کے صرف اُن منتخب حصوں کا مطالعہ کرکے اپنے ایمان کی لَو بڑھائیں جن میں اُن بدقسمت بادشاہوں کے بدانجام کا ذکر ہے جن کے دَور میں معصوم احمدیوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے اور بے گناہ خون سرزمین افغانستان پر ناحق بہایا گیا۔ لیکن اِس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے سنگدل دشمنوں پر آنے والے دردناک عتاب کی جو خبر دی تھی وہ آج تک پوری ہوتی چلی آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس قوم کو اپنے کئے ہوئے بداعمال پر ندامت کے ایسے آنسو بہانے کی توفیق عطا ہوجائے جو درگاہ الٰہی میں مقبول ہوکر افغان قوم کی خونی تاریخ کا رُخ موڑ دیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ 600ق م میں ایک قبیلے کا سردار ’’سوئل‘‘ نامی یوروشلم سے ہجرت کرکے افغانستان میں آباد ہوا۔ اس کے ایک پوتے کا نام ’افغاناح‘ تھا جس کے نام پر اس ملک کا نام افغانستان رکھا گیا۔

امیر عبدالرحمٰن خان 1844ء میں پیدا ہوا۔ اُس کا بچپن جلاوطنی میں گزرا۔ یہ بھاری ڈیل ڈول، سرخ وسفید رنگت اور لمبے قد کا مالک تھا۔ ظاہری شکل وشباہت مسحورکن تھی اور پہلی ہی دفعہ دیکھنے اور ملنے سے لوگوں پر خوف طاری ہوجاتا تھا۔ انگریز مصنّف ہینری ایف مارٹن اپنی کتاب The Absolute Amir میں لکھتا ہے کہ امیر عبدالرحمٰن خان نے انگریزوں کی مدد سے حکومت حاصل کی لیکن بعد میں اُس نے انگریزوں کے ساتھ دو جنگیں لڑیں اور فتح حاصل کی۔ اس کے دَور میں ملک نے کافی ترقی بھی کی۔ تاہم وہ افغانستان کا ایک جابر اور ظالم بادشاہ تھا۔ اُس نے معمولی باتوں پر بھی مظالم کے پہاڑ توڑے اور سخت سزائیں دیں۔ ایک دفعہ اُسے کھانا کھاتے ہوئے نان میں نمک زیادہ محسوس ہوا تو اُس نے نانبائی کو جلتے ہوئے تنور میں پھینک دیا اور خود اس وقت تک اس کا نظارہ کرتا رہا جب تک کہ نانبائی تنور میں جل کر راکھ نہ ہوگیا۔ اسی طرح وہ سینکڑوں افراد کو لوہے کے پنجروں میں بند کرکے شہر کی گزرگاہوں پر لٹکا دیتا اور وہ بدنصیب کئی دن بھوک پیاس اور دھوپ کی تمازت اور سردی گرمی کی اذیتیں برداشت نہ کرکے وہیں مرجاتے اور اُن کی لاشیں کئی کئی دن تک بند پنجروں میں ہی لٹکتی رہتیں۔ وہ اپنے مخالفین کو چالیس پچاس فٹ گہرے تاریک کنوؤں میں ڈال دیتا اور پھر کسی کو بھی معلوم نہ ہوتا کہ کب یہ لوگ مرے اور ان پر کیا گزرتی رہی۔ اُس نے 21 سال حکومت کی۔

اپریل 1896ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فارسی زبان میں امیر عبدالرحمٰن کو خط لکھا جس میں اُس کو توجہ دلائی کہ وہ اسلام کی حمایت میں آپؑ کا ساتھ دے۔ مگر اس مغرور اور متکبّر انسان نے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں آکر اس خط کو ٹھکرادیا اور جواب میں ’’اینجا بیا‘‘ یعنی ’ادھر تو آئے‘ کے الفاظ استعمال کئے۔ اور پھر حضورؑ کے الہام اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کا مصداق بنا۔ خدائی تقدیر کے تحت 10 ستمبر 1901ء کو اُس پر فالج کا حملہ ہوا جس سے وہ محض لاشہ کی طرح ہوگیا۔ نہ پہلو بدل سکتا تھا اور نہ بات کرسکتا تھا۔ ہندوستان اور افغانستان کے بڑے بڑے حکماء اور ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود وہ عبدالرحمٰن جو ظاہری مردانہ حسن کا ایک اعلیٰ نمونہ تھا ایک مشت استخوان بن کررہ گیا۔ بیماری نے اس کے دماغ کو بھی متأثر کردیا۔ نقرس کی تکلیف بھی ہوگئی اور مرنے سے چند دن قبل اس کے پاؤں مفلوج ہوگئے جن سے شدید بدبو خارج ہوتی تھی۔ بالآخر 3/اکتوبر 1901ء کو اُس کی موت ہوگئی۔

امیر عبدالرحمٰن خان کے بعد اس کا بڑا بیٹا ولی عہد امیر حبیب اللہ خان افغانستان پر تخت نشین ہوا۔ سردار نصراللہ خان اُس کا چھوٹا بیٹا تھا جو ایک کنیز کی اولاد تھا لیکن تختِ شاہی کے لالچ میں وہ مُلّاؤں کی سرپرستی کیا کرتا تھا۔ لیکن حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیفؓ نے (جو عبدالرحمٰن کے بچوں کے اتالیق اور عام لوگوں میں بھی مذہبی وجاہت کے سبب ہردلعزیز تھے)، جب حبیب اللہ خان کو شاہی خلعت پہنائی اور دستاربندی کی تو سردار نصراللہ خان کے دل میں آپؓ سے بدلہ لینے کے لئے آگ سلگنے لگی۔

امیر حبیب اللہ خان کی تاجپوشی کی مذہبی رسومات حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ نے ادا کیں۔ عوامی تاجپوشی چند دن کے بعد کی گئی جس میں امیر نے اپنے چھوٹے بھائی سردار نصراللہ خان کو اپنا نائب مقرر کیا۔

مسٹر آرنلڈ فلیچر اپنی کتاب "Afghanistan high way of conquest" میں لکھتا ہے کہ امیر حبیب اللہ خان کی سب سے بڑی کمزوری اُس کی جنسی بے راہروی تھی۔ اُس کے اپنی بے شمار بیویوں اور لونڈیوں سے ایک سو سے زیادہ بچے پیدا ہوئے۔

1901ء میں حضرت عبدالرحمٰن صاحبؓ کی دردناک شہادت ہوئی اور 14 جولائی 1903ء کو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کو نہایت سفّاکی سے شہید کیا گیا۔ امیر حبیب اللہ مطمئن تھا کہ ان بزرگوں کی شہادت سے اُس نے مُلّاؤں اور نام نہاد علماء کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ لیکن یہ اطمینان جلد ہی ختم ہوگیا جب 1907ء میں وہ ہندوستان کی سیاحت پر آیا اور کچھ عرصہ بعد افغانستان واپس لوٹا تو اُنہی ملاّؤں نے اُس پر کفر کا فتویٰ لگایا اور اسے عیسائی اور مرتد قرار دیا اور اس کی بے راہروی پر اُسے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ یہ معاملہ اتنا بڑھا کہ مشرقی افغانستان میں اُس کو مرتد و کافر قرار دے کر بغاوت برپا کردی گئی۔ کئی سال وہ باغیوں سے برسرِپیکار رہا۔ فروری 1919ء میں جب وہ شکار کے لئے خیمہ میں مقیم تھا تو ایک رات کسی نامعلوم قاتل کی گولی کا نشانہ بن کر ہلاک ہوگیا۔

امیر امان اللہ خان 21/فروری 1919ء کو بادشاہ بنا۔ وہ 2 فروری 1891ء کو پیدا ہوا تھا۔ ظاہری علوم کے علاوہ اُسے سات زبانوں پر عبور حاصل تھا جن میں پشتو اور فارسی کے علاوہ عربی، ترکی، اردو، فرانسیسی اور انگریزی شامل تھیں۔ یہ مردانہ حسن کا بھی ایک کامل نمونہ تھا۔ تبحر علمی، علم دوستی اور کثرت سے زبانیں جاننے اور بولنے پر قدرت رکھنے کی وجہ سے اپنے عوام اور یورپین سفارتکاروں اور سیاحوں میں اس کی شہرت روزافزوں تھی۔

امیر حبیب اللہ کی ہلاکت پر اگرچہ سردار نصرللہ خان نے امارت پر قبضہ کرلیا تھا لیکن امان اللہ خان نے کابل میں فوج کی مدد سے اپنی امارت کا اعلان کردیا اور پہلا فرمان نصراللہ خان کی گرفتاری کا جاری کیا۔ اگرچہ اُس نے مذہبی آزادی کا بھی اعلان کیا لیکن 1924ء میں تین احمدیوں کو بادشاہ کے فیصلہ کے مطابق ہی ناحق شہید کردیا گیا۔ اس پر 1926ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے امیر امان اللہ خان کے لئے ایک خط بطور اتمام حجت بصورتِ کتاب تحریر فرمایا جس کا نام ’’دعوۃ الامیر‘‘ رکھا۔ لیکن احمدیوں کی شہادت کے نتیجہ میں اُسے اپنی حکومت مضبوط نظر آرہی تھی چنانچہ حضورؓ کی نصائح کا اُس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7/اپریل 2011ء میں مکرم طاہر عارف صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

عہدِ وفا ہے جان پہ اک قرض اب تلک
مجھ سے ادا نہ ہو سکا یہ فرض اب تلک
گونگے ہیں لفظ بات میں مطلب نہیں کوئی
میں کرسکا ہوں آپ سے نہ عرض اب تلک
دردِ فراق یار بھی بھانے لگا ہے کچھ
پیچھے لگا ہے عشق کا بھی مرض اب تلک
ہو اِذن گر تو اپنے بھی لہجے میں کچھ کہوں
اپنا رہا تھا آپ کی میں طرز اب تلک
چومے ہیں اس نے صاحبِ لولاک کے قدم
اِٹھلا رہی ہے ناز سے وہ ارض اب تلک
دہلیز سے ہے آپ کی طاہرؔ لگا کھڑا
جُھک جُھک کے کررہا ہے کوئی عرض اب تلک

1927ء میں امیر امان اللہ نے یورپ کا دورہ کیا اور واپسی آکر افغان لڑکیوں کو مزید تعلیم کے لئے مغربی ممالک میں بھجوانے، سرکاری ملازمت کرنے والی عورتوں کو حکماً پردہ اتارنے اور مغربی لباس پہننے کے احکام صادر کئے۔ تعدّد ازواج ممنوع قرار دیا۔ فوجیوں کو یورپین طرز کی معاشرت اختیار کرنے، داڑھیاں اُتروانے اور مغربی طرز کا ہیٹ پہننے کا حکم جاری کیا۔ جمعہ کے روز کی تعطیل کو منسوخ کر کے جمعرات کی چھٹی کا حکم جاری کیا۔ نیز پیری فقیری اور گدّی نشینی اور مزاروں پر چڑھاوے چڑھانے کو خلاف قانون قرار دیا۔ اس پر ملاّؤں کی طرف سے شدید ردّعمل ہوا اور اُس کے خلاف کھلم کھلا بغاوت ہوگئی اور 24/نومبر 1928ء کو کئی قبائل بھی بغاوت میں شامل ہوگئے۔ باغیوں نے بادشاہت کے لئے ایک بدنام زمانہ ڈاکو ''بچہ سقہ'' کا انتخاب کیا جو افغان فوج کا ایک معمولی سپاہی تھا اور ایک ماشکی کا بیٹا تھا۔ وہ کام سے چھٹی پر اپنے گاؤں جا رہا تھا تو اس کی مڈھ بھیڑ ڈاکوؤں سے ہوگئی اور ان کے ساتھ لڑائی میں اس کے ہاتھ سے ایک ڈاکو مارا گیا۔ جس کے بعد وہ ڈاکوؤں کا سردار بن گیا اور ملک بھر میں چوریاں اور ڈاکے مارنے شروع کر دیئے۔ بادشاہ نے جب بچہ سقہ کی حمایت میں نعرے لگتے دیکھے تو اُس نے نہایت پریشانی میں اپنے مشیروں اور مُلاّنوں کے مشورہ پر 14/جنوری 1929ء کو اپنے چھوٹے بھائی عنایت اللہ خان کو تخت پر بٹھا دیا اور خود پس پردہ چلا گیا تاکہ پھر مناسب وقت پر اپنی بادشاہت حاصل کر سکے۔ لیکن دراصل یہ مُلاّنوں اور بچہ سقّہ کی ملی بھگت اور ایک چال تھی۔ چنانچہ جب اُسے اس سازش کا علم ہوا تو اسی گھبراہٹ میں اُس نے اپنی نئی اصلاحات کو واپس لینے کا اعلان کر دیا۔ مگر پانی سر سے گزر چکا تھا۔ چنانچہ رات کی تاریکی میں فرار ہو کر پہلے اُس نے قندھار میں پناہ لی اور پھر چمن، کوئٹہ اور پھر بمبئی سے ہوتا ہوا اٹلی پہنچا۔ شاہی خاندان کے قریباً ایک سو افراد اُس کے ہمراہ تھے جن کی بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ کھانے اور پہننے کے لئے بھی اشیاء دستیاب نہ تھیں۔ اُس کی موت لمبے عرصہ کی جلاوطنی کے بعد 3/اپریل 1960ء کو ہوئی۔

سردار نصراللہ خان جو امیر عبدالرحمٰن خان کی کنیز کے بطن سے 1874ء میں پیدا ہوا تھا، وہ اعلیٰ درجہ کا سفارتکار ہونے کے علاوہ باریش اور عالم دین بھی تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی شہادت میں اُس کا کردار انتہائی ظالمانہ تھا۔ آپؓ کی شہادت کے اگلے روز جب آپؓ کی پیشگوئی کے مطابق کابل اور نواح میں ہیضہ پھیلا اور سینکڑوں لوگ ہلاک ہوئے تو اُن میں نصراللہ خان کی بیوی اور جواں سال بیٹا بھی شامل تھے۔ لیکن ان صدمات سے نصیحت حاصل کرنے کے بجائے اُس کے غلیظ دل میں شہید مرحومؓ کے خاندان کے خلاف غیظ وغضب اَور زیادہ بھڑک اٹھا اور اُس نے شہید مرحوم کے خاندان کو جیل میں بند کر کے بعد میں ترکستان کی طرف جلا وطن کر دیا اور صاحبزادہ شہید کی لاش مبارک کو قبر سے نکلوا کر غائب کروا دیا۔ سردار نصراللہ کا انجام یہ ہوا کہ امیر امان اللہ نے اپنے باپ کے قتل کے جرم میں اُس کو گرفتار کر کے اُس کی جائیداد چھین لی اور بھاری زنجیروں کے ساتھ قید تنہائی میں ڈال دیا۔ پھر لمبے عرصہ کی پُرتعفّن قید کے بعد اُس کو دم گھونٹ کر مار دیا گیا اور لاش غائب کر دی گئی۔

17/جنوری 1929ء کو بچّہ سقّہ نے امیر عنایت اللہ خان کو قتل کر کے افغانستان کی باگ ڈور سنبھال لی اور امیر عبدالرحمٰن اور اُس کی نسل کی 52 سالہ بادشاہت کا دَور اپنے انجام کو پہنچا۔ بچّہ سقّہ کا زمانۂ حکومت زیادہ تر لُوٹ مار یا بدامنی پر ہی مبنی رہا جو 1931ء میں اختتام پذیر ہوُا۔

محترم مبارک احمد طاہر صاحب شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 مئی 2011ء میں مکرم شاہد کریم صاحب کے قلم سے محترم مبارک احمد طاہر صاحب کا ذکرِخیر شامل اشاعت ہے جو 28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں شہید کر دیئے گئے۔

مکرم شاہد کریم صاحب لکھتے ہیں کہ محترم مبارک احمد طاہر صاحب قریباً 25 سال میرے پڑوسی رہے۔ آپ عمر میں مجھ سے تقریباً اٹھارہ سال بڑے تھے اور آپ کا مجھ سے سلوک حقیقت میں ایک انتہائی شفیق، ہمدرد اور مہربان بھائی جیسا تھا۔ آپ ایک متقی، رحم دل، ہنس مکھ اور خوف خدا رکھنے والے انسان تھے۔ ان کا وجود شرافت اور اخلاق کا بہترین نمونہ تھا۔ غیراحمدی اہل محلّہ بھی ان کی شرافت اور نرم رویّہ کی وجہ سے دل سے ان کے معترف تھے۔

شہید مرحوم آٹھ بہن بھائیوں میں سے دوسرے نمبر پر تھے جبکہ ان سے بڑی ایک بہن تھی۔ یہی وجہ ہے کہ میٹرک کے بعد ایک بینک میں ٹائپسٹ کی حیثیت سے انہیں ملازمت کا آغاز کرنا پڑا تاکہ بڑی فیملی کی معاشی ذمہ داریوں میں اپنے والد محترم کا ہاتھ بٹا سکیں۔ لیکن نامساعد حالات کے باوجود انہوں نے ملازمت کے دوران پہلے بی اے کیا پھر ایم اے کیا اور بینک کے مختلف کورسز بھی کئے۔ اپنی محنت، قابلیت، ایمانداری، پابندیٔ وقت، خدا کی راہ میں مالی قربانی اور والدین کی خدمت کی بدولت ترقی کرتے کرتے وہ وائس پریذیڈنٹ کے عہدہ تک جا پہنچے۔ بینک کے بہترین ملازم کا کیش پرائز بھی حاصل کیا۔ نیز سینئر پریذیڈنٹ کی پروموشن بھی ان کی Due تھی۔

آپ نے اپنے خاندان میں عملی طور پر بڑے بھائی کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنی چھوٹی 5 بہنوں کی تعلیم حاصل کرنے میں بھرپور حوصلہ افزائی کی بلکہ تعلیمی اخراجات بھی خود برداشت کئے اور چھوٹی بہنوں کی شادیوں کے تمام اخراجات بھی بڑی خوشدلی سے ادا کئے۔ نیز اپنے بیوی بچوں کی ذمہ داریاں بھی احسن رنگ میں ادا کیں۔ آپ حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے داماد تھے۔

شہید مرحوم کی والدہ محترمہ انتہائی متقی، پرہیزگار، شفیق اور تہجدگزار بزرگ خاتون ہیں۔ شہید مرحوم اپنی نرم مزاجی، ہمدردانہ رویہ، جماعت احمدیہ سے محبت، تقویٰ اور پرہیزگاری غرض ہر خوبی میں اپنی عظیم والدہ کی ہوبہو تصویر تھے۔ اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو بہت محبت کے ساتھ اور احسن رنگ میں ادا کرتے تھے۔ گھر کا ایک حصہ مرکز نماز کے طور پر مخصوص کیا ہوا تھا۔ اپنے بچوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے تھے کہ وہ جماعتی کاموں میں فعال کردار ادا کریں۔ مقامی جماعت کے اکثر اجلاسات ان کے گھر پر ہی منعقد ہوتے تھے۔ وہ جماعت کے کارکنان اور مربی سلسلہ کا بےحد احترام کرتے تھے۔ سماجی بھلائی کے کاموں پر بھی دل کھول کر خرچ کرتے تھے اور موصی ہونے کی حیثیت سے بھی اپنے چندوں کی بروقت اور بھرپور ادائیگی کا ہردم خیال رکھتے تھے۔

جب مبارک صاحب نے موٹر سائیکل خریدا تو اپنا سائیکل بینک کے چوکیدار کو صرف دس روپیہ میں فروخت کر دیا۔ جس پر ان کے بھائی نے (جسے سائیکل کی اشد ضرورت تھی) کہا کہ اس سے بہتر تھا کہ آپ سائیکل چوکیدار کو مفت دے دیتے۔ اس پر مبارک صاحب نے کہا کہ میں نے اسی وجہ سے 10 روپیہ میں فروخت کیا ہے کہ اُس کی عزت نفس متأثر نہ ہو۔ وہ یہ سمجھے کہ اس نے سائیکل خریدا ہے نہ کہ یہ سمجھے میں نے اس پر کوئی احسان کیا ہے۔

URGENTLY REQUIRED

POSITION VACANT IN CENTRAL AIMS DEPARTMENT

1. ORACLE DBA DEVELOPER - Based in London

Full time position for a WAQFE NAU only.

Central AIMS Department in London is looking for an energetic, hardworking team player to work in its international development team.

Knowledge and Experience:

a. Hold a degree in Software Development OR Database Development
b. A practical and working knowledge in Oracle.
c. Preferably few years post graduate experience in back end technology

Key Tasks and Activities:

a. Understanding of database schema and database relational architecture
b. Building a new database in Oracle
c. Understanding user requirements and translating into database tables
d. Work with international team of developers
e. Migration of current DB to Oracle and maintaining and enhancing it.

Personal Skills

a. Self-starter with the ability to work with minimal supervision
b. Ability to efficiently communicate
c. Ability to work under tight deadlines
d. A team player
e. Demonstrate confidence and a structured approach to problem solving

This is an urgent requirement so please apply with your CV and a Covering Letter, attested by your Local Jama'at President

URGENTLY REQUIRED

POSITION VACANT IN CENTRAL AIMS DEPARTMENT

1. PROJECT MANAGER - Based in London

Contract position - 12 Month rolling contract for the duration of the project. Central AIMS Department in London is looking for an experienced professional to fill this vacancy of a Project Manager which is a senior role responsible for managing a team of developers to work on data migration project.

Knowledge and Experience:

a. Hold a degree in Software Development OR Database Development
b. Preferable working knowledge of Oracle.
c. Experience in managing a team
d. Minimum 10-15 years post graduate experience
e. Experience in leading or playing a pivotal role in change projects/programmes
f. Experience of working on a large scale project and a good understanding of project management methodologies.

Key Tasks and Activities:

a. Documentation of a migration plan
b. Documenting policies for the migration of database
c. Review and monitor migration road map and report to senior management of progress
d. Understanding key deliverables and ensure objectives are translated into targets for the team
e. Manage team performance and ensure targets are met.

Personal Skills

a. Self-starter with the ability to work with minimal supervision
b. Ability to efficiently communicate
c. Ability to work under tight deadlines
d. A team player
e. Demonstrate confidence and a structured approach to problem solving

These are urgent vacancies so please apply with your CV and a Covering Letter, attested by your Local Jama'at President to:
Address:

Mirza Mahmood Ahmad
Central AIMS Department
22 Deer Park Road London, SW19 3TL
Or email: hr@cdcaims.org

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 04, 2015 – September 10, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 04, 2015

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 32-41 with Urdu translation.
00:30 Dars-e-Malfoozat
00:45 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 13.
01:05 Opening Ceremony Address At Khadeeja Mosque: Recorded on October 16, 2008.
01:55 Spanish Service: Programme no, 11.
02:45 Pushto Muzakarah
03:40 Tarjamatul Quran Class: Surah Al Baqarah, verses 75-88 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class No. 10. Rec. September 08, 1994.
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 149.
06:00 Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 42-48 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 14.
06:55 Reception In Calicut, India: Recorded on November 27, 2008.
07:40 Dua-e-Mustaja'ab: A programme about the acceptance of the prayers of the companions of the Promised Messiah (as).
08:20 Rahe Huda: Recorded on September 05, 2015.
09:55 Indonesian Service
10:55 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30 Live Transmission From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Transmission From Baitul Futuh
13:35 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 23-36.
13:45 Seerat-un-Nabi: An Urdu discussion about the honesty and high morals of the Holy Prophet (saw).
14:35 Shotter Shondane: Recorded on November 25, 2011.
15:20 Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 43.
15:45 Discover Alaska
16:20 Friday Sermon: Rec. September 04, 2015.
17:30 Dars-e-Hadith [R]
17:45 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
19:50 World News
20:10 Dars-e-Malfoozat
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rahe Huda [R]

Saturday September 05, 2015

00:00 World News
00:20 Tilawat [R]
00:35 Yassarnal Qur'an [R]
01:15 Reception In Calicut, India [R]
02:10 Friday Sermon [R]
03:20 Rahe Huda [R]
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 150.
06:00 Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 49-58.
06:10 In His Own Words: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as) about the need of an Imam.
06:40 Al-Tarteel: Lesson no. 53.
07:10 Jalsa Salana UK Address: Rec. July 27, 2008.
08:10 International Jama'at News
08:40 Story Time: Programme no. 53.
09:05 Urdu Question And Answer Session: Recorded on December 03, 1995.
10:05 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Rec. September 04, 2015.
12:20 Tilawat: Surah Al-A'raaf verses 37-47.
12:30 Al-Tarteel: Lesson no. 53.
13:00 Live Intekhab-e-Sukhan
14:00 Shotter Shondane: Rec. August 01, 2015.
15:05 Kuch Ya'adain Kuch Ba'atain
16:00 Live Rah-e-Huda
17:45 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
19:50 World News
20:05 Jalsa Salana UK Address [R]
21:05 Rahe Huda [R]
22:50 Friday Sermon [R]

Sunday September 06, 2015

00:05 World News
00:25 Tilawat [R]
00:35 In His Own Words [R]
01:05 Al-Tarteel [R]
01:35 Jalsa Salana UK Address [R]
02:35 Story Time [R]
03:00 Friday Sermon [R]
04:10 Kuch Ya'adain Kuch Ba'atain [R]
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 154.
06:00 Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 59-68.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatain Kaein: Prog. no. 14.
06:40 Yassarnal Quran: Lesson no. 14.
07:05 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class: Recorded on November 30, 2013.
08:00 Faith Matters: Programme no. 172.
09:00 Question And Answer Session: Recorded on May 27, 1989.
10:00 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on June 20, 2014.
12:20 Tilawat: Surah Al-A'raaf verses 48-60.
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Rec. September 04, 2015.
14:10 Shotter Shondane: Rec. November 26, 2011.
15:00 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
15:15 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class [R]
16:10 Seerat Sahabiyat-e-Rasool
17:00 Kids Time: Prog. no. 38.
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class [R]
19:30 Beacon Of Truth
20:35 Rabwah Ke Shab-o-Roz
21:00 Seerat Sahabiyat-e-Rasool [R]
22:00 Friday Sermon: Recorded on September 04, 2015.
23:10 Question And Answer Session: Recorded on May 27, 1989.

Monday September 07, 2015

00:05 World News
00:25 Tilawat [R]
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein [R]
01:05 Yassarnal Qur'an [R]
01:30 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class [R]
02:30 Friday Sermon: Recorded on September 04, 2015.
03:45 Seerat Sahabiyat-e-Rasool [R]
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 152.
06:00 Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 69-76.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 AL-Tarteel: Lesson no. 53.
07:00 Huzoor Tour To India: Recorded on November 27, 2008.
08:00 International Jama'at News
08:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55 French Mulaqat: A studio sitting of French speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Session no. 16. Recorded on December 23, 1997.
10:00 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on May 15, 2015.
11:05 Jalsa Qadian Speech
11:55 Tilawat: Surah Al-A'raaf verses 61-75.
12:10 Dars-e-Hadith [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
12:55 Friday Sermon: Recorded on October 09, 2009.
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Jalsa Qadian Speech [R]
15:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
16:00 Rah-e-Huda: Recorded on September 05, 2015.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:25 Huzoor Tour To India [R]
19:25 Somali Service: Programme no. 02.
19:55 Husn-e-Biyan
20:30 Rah-e-Huda [R]
22:05 Friday Sermon [R]
23:15 Jalsa Qadian Speech [R]

Tuesday September 08, 2015

00:00 World News
00:20 Tilawat [R]
00:35 Dars-e-Hadith [R]
00:50 Al-Tarteel [R]
01:20 Huzoor Tour To India [R]
02:20 Kids Time [R]
02:45 Friday Sermon [R]
03:50 Seerat HAzrat Masih-e-Ma'ood [R]
04:05 Medical Matters
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no 153.
06:00 Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 1-6.
06:15 In His Own Words
06:40 Yassarnal Quran: Lesson no. 15.
07:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class: Recorded on November 30, 2013.
08:00 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 20.
08:30 Australian Service
09:00 Question And Answer Session: Recorded on May 27, 1989.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on August 14, 2015.
12:05 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 76-88.
12:15 In His Own Words [R]
12:45 Yassarnal Quran [R]
13:00 Faith Matters: Programme no. 172.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spanish Service: Programme no. 05.
15:45 Aao Urdu Seekhain
16:00 Persecution Of Ahmadies
17:00 Braheen-e-Ahmadiyya
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class [R]
19:20 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on August 14, 2015.
20:20 Aao Urdu Seekhain [R]
20:45 Australian Service [R]
21:10 Persecution Of Ahmadies [R]
22:00 Faith Matters [R]
23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday September 09, 2015

00:00 World News
00:10 Tilawat [R]
00:20 In His Own Words [R]
00:50 Yassarnal Qur'an [R]
01:20 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class [R]
02:25 Aao Urdu Seekhain [R]
02:40 Story Time [R]
03:05 Noor-e-Mustafwi
03:15 Brhaeen-e-Ahmadiyya [R]
03:50 Persecution Of Ahmadies [R]
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 154.
06:00 Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 7-16.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein
06:40 Al-Tarteel: Lesson no. 53.
07:10 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on August 23, 2008.
08:15 Urdu Question And Answer Session: Rec. December 03, 1995.
09:15 Na'atia Mosha'airah
10:05 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on September 04, 2015.
12:10 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 89-103.
12:30 Al-Tarteel: Lesson no. 53.
13:00 Friday Sermon: Rec. September 04, 2015.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:55 Kids Time: Prog no. 38.
16:30 Faith Matters: Programme no. 172.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:25 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30 Horizons d'Islam
20:30 Deeni-o-Fiqahi Masail
22:05 Friday Sermon: Rec. September 04, 2015.
23:10 Intikhab-e-Sukhan: Rec. September 05, 2015.

Thursday September 10, 2015

00:15 World News
00:35 Tilawat [R]
00:50 Al-Tarteel [R]
01:20 Jalsa Salana Germany Address [R]
02:25 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
03:00 Na'atia Mosha'airah [R]
03:50 Faith Matters [R]
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 155.
06:05 Tilawat: Surah At-Tawbah verses 17-25.
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 15.
06:55 Huzoor Tour To India: Rec. November 26, 2008.
07:55 Beacon Of Truth: Rec. November 27, 2008.
09:00 Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 89-99 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class no. 11. Rec. September 14, 1994.
10:05 Indonesian Service
11:10 Japanese Service: Programme no. 20.
11:35 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 20.
12:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 104-129.
12:15 Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Beacon Of Truth: Rec. May 31, 2015.
14:00 Friday Sermon: Rec. September 04, 2015.
15:05 Aao Urdu Seekhain
15:20 Sidq Se Meri Taraf Aao
16:00 Persian Service: Programme no. 31.
16:30 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:30 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:20 Huzoor Tour To India [R]
19:10 Dars-e-Malfoozat [R]
19:30 Live German Service
20:45 Faith Matters: Programme no, 176.
21:50 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:00 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 04 September , 2015 | Issue No. 36

کوئی احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات سے جان بوجھ کر باہر نکلتا ہے وہ احمدی ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں پر عمل نہیں تو احمدی ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ احمدیت تو یہی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم اور ہر قول پر عمل کی حتی المقدور کوشش اور کامل اطاعت کا نام۔ کامیابیاں اور فتوحات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلنے والے اور ہر بات کو سن کر اطاعت کرنے والے ہیں اور جماعت کی کامیابی اور ترقیات بھی اسی سے وابستہ ہیں۔

مذہبی تعلیم کے ایک غیر مسلم پروفیسر کے اس سوال پر کہ آپ عورتوں کو مَردوں کے ساتھ ڈانس، گانے اور کلبوں میں جانے پر پابندی کیوں لگاتے ہیں، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز تبصرہ

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں حکمت ہے اور ہر حکم جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمارے فائدے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض پابند کرنے والے احکامات اگر عورتوں کو دیئے ہیں تو ان کے فائدے کے لئے ہی دیئے ہیں اور صرف عورتوں کو ہی پابند نہیں کیا گیا بلکہ مَردوں کو بھی پابند کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ وہ جب اپنی اطاعت کا اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیتا ہے تو ہمیں تباہی سے بچانے کے لئے حکم دیتا ہے۔ پس ایک حقیقی احمدی کو بڑی کوشش سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اسی میں ہماری زندگی اور بقا ہے۔

آج سے دس سال پہلے اس ملک میں جماعت کی جو پہچان تھی اب اس سے دس بیس گنا زیادہ پہچان ہے۔ پڑھے لکھے طبقے میں ہماری بات کا جواب وزن ہے اس سے پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ پس قوموں کی ترقی اسی طرح منزلیں طے کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر چڑھنے والا دن ہمیں اس ترقی کی منزل دکھاتا ہے۔ پس کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے کی ہر احمدی عورت اور مرد کو کوشش کرنی چاہئے اور اسی کی ضرورت ہے تاکہ ہم کامیابی کی منزلوں کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن سکیں۔

جتنا زیادہ کوئی خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا، اسے یاد کرے گا، اتنا ہی اس کے دل کو اطمینان نصیب ہوگا۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی تسکین قلب عطا کرتی ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس معاشرہ کے اثر میں آ کر ہم اطاعت سے باہر نکل کر پھر بے سکون زندگی کا تجربہ کریں پہلے ہی خدا تعالیٰ کی بات مان کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس دنیا کی بے حیائیوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں جس نے آزادی کے نام پر عورتوں کو ننگا کر دیا ہے۔ جس نے آزادی کے نام پر مَردوں کو دین اور خدا سے باغی کر دیا ہے۔ جس نے آزادی کے نام پر حیا اور بے حیائی کی تمیز مٹا دی ہے۔

مَیں یہاں نئی آنے والی احمدی عورتوں سے بھی کہتا ہوں کہ پردہ کی غرض حیا ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان ایک حجاب قائم کرنا ہے۔ اپنے آپ کو مَردوں کی غلط نظروں سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس لئے صرف بال ڈھانک کر اور نیچے تنگ لباس پہن کر یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آپ کی حیا کو قائم کرنا ہے۔ اسی طرح پاکستانی عورتوں کو بھی بہت زیادہ اپنے بالوں کی نمائش کی عادت ہے۔ وہ اپنے سر کی اوڑھنیوں کو ٹھیک کریں۔ پردہ کے مقصد کو پہچانیں۔

ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ ہمیں چاہے جو کچھ بھی کوئی کہے ہم نے اپنی تعلیم سے پیچھے نہیں ہٹنا۔
کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا دین ہمیں کیا کہتا ہے

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بمقام کالسروئے 06 جون 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

یہاں شروع میں جو آیات تلاوت کی گئی ہیں اس کی پہلی آیت ہی ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ تم جو مومن کہلاتے ہو، جو مومن اور مومنہ بننے کا دعویٰ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔ (الانفال: 21) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس اطاعت سے، ان احکامات سے منہ نہ پھیرو جبکہ تم سن رہے ہو۔ تم تک یہ احکامات پہنچائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں تم تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ یہ اطاعت کا سبق اور حکم تمہیں کیوں دیا جا رہا ہے؟ اس لئے کہ تا تم جہاں ان حالتوں کو سدھارنے والے بن سکو وہاں اس کی وجہ سے تم میں اِکائی پیدا ہو اور ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی تمہیں ترقیات اور کامیابیاں نصیب ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ اس نے اپنے احکامات کو قرآن کریم میں نازل فرما کر پھر آج تک انہیں محفوظ بھی رکھا ہوا ہے۔ اور یہ بھی فرما دیا کہ ہر زمانے کے لئے یہ احکامات ہیں۔ پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر ان احکامات کو کھول کر ہمارے لئے مہیا کرنے کے سامان بھی پیدا فرما دیئے اور پھر خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ کر کے ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے، اس کی اطاعت کرنے کی طرف توجہ دلانے کے سامان پیدا کئے وہاں یہ بھی فرما دیا کہ اس اطاعت کی وجہ سے تم ہمیشہ خلافت کے انعام سے

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں